تعلیمات

گرو رجنیش اوشو

تعلیمات
گرو رجنیش اوشو

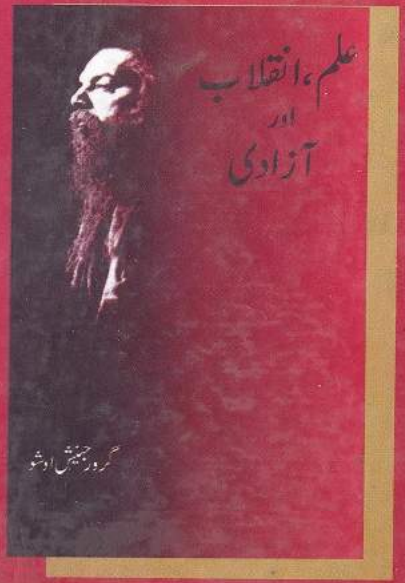

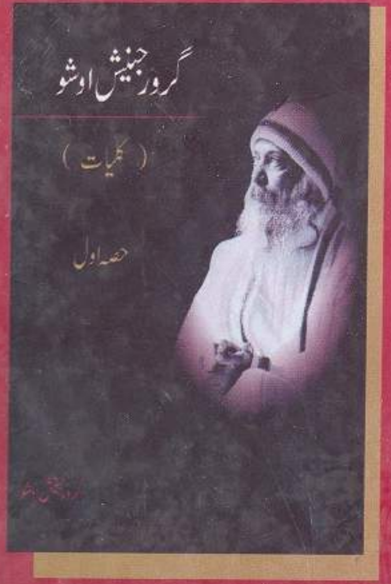

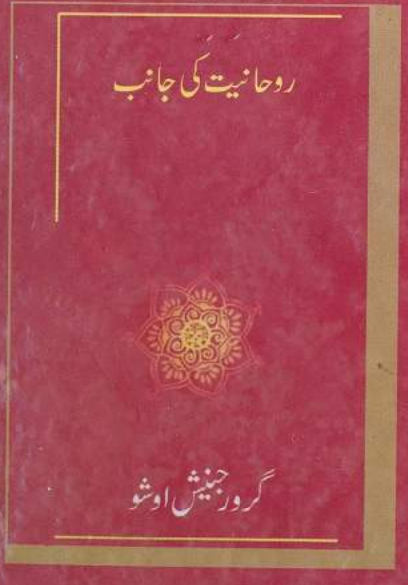

Rs 395/-

تعلیمات

گرو رجنیش اوشو

کتاب نما

علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

اس کتاب سے کوئی بھی مواد اخذ کر کے شائع کرنے کیلئے اجازت درکار نہیں

کتاب

تعلیمات

اشاعت----------دوسرا ایڈیشن

سال----------2102

کتاب نما

علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

مذہب

☆مذہب منفی نہیں، مثبت ہے۔ مذہب زندگی کو کاملاً اختیار کرنے کا آرٹ ہے، یہ نہی نہیں اَمر ہے۔ مذہب ترک نہیں اختیار ہے، مذہب عظیم ترین لفظ ہے، اندھیرے کا زائل ہونا مذہب نہیں ہے، یہ تو نُور ہے، نفی انحراف ہے خود اذیتی ہے جبکہ نجات، کتھارسس مثبت ہے۔

پوجا پاٹھ

☆لوگ پوجا پاٹھ میں کیا کرتے ہیں، ایک شخص کو مارچ کرنا سکھایا جاتا ہے، لیفٹ رائٹ، لیفٹ رائٹ، ٹرن، اباؤٹ ٹرن، اسے تین چار برس سخت تربیت دو اس کی امتیاز کرنے کی اہلیت ختم ہو جائے گی۔ پوجا پاٹھ کے اصول انسان کو ہلاک کر دیتے ہیں، اور پھر انسان اپنے ہی جیسے انسانوں کو مارنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

شراب

☆مذہب اس لئے شراب پینے کی ممانعت کرتا ہے کہ جو شخص شراب پیتا ہے وہ اپنے آپ کو بھلانے پر آمادہ ہوتا ہے، جو کوئی اپنے آپ کو بھلانے پر آمادہ ہوتا ہے وہ اپنی روح کو نہیں جان سکتا۔

باعث خیر

☆دوسروں کے لئے باعث خیر ہونا سوسائٹی کے لئے تو بہتر ہے لیکن خود تمہارے لئے سود مند نہیں ہے ___ کیا تم اپنے لئے خیر کا باعث ہو؟

ذہن سے بالاتر

☆ جوشخص ذہن کی سطح سے بالاتر ہو جاتا ہے ___ وہ ایک معصوم بچے کی طرح ہستی اور اُس کے حسن سے لطف اندوز ہوتا ہے وہ تخلیقی ہوتا ہے وہ تخریبی ہو ہی نہیں سکتا۔ وہ مصور، مجسمہ ساز، مغنی یا رقاص ہوسکتا ہے۔

کتاب ذات

☆ اگر تم جاننا چاہتے ہو کہ سچ کیا ہے تو کتابوں سے چھٹکارا حاصل کرو اور کتاب ذات کا مطالعہ کرو، اصولوں کو کوئی وزن دو اور نہ ہی واہموں سے راحت کشید کرو ___ بس اپنے آپ میں جھانکو۔

حقیقی فرد

☆ فرد ہونا محال ہے، فردیت اُس وقت پیدا ہوتی ہے جب خارج میں تمام تفریق اور عدم ہم آہنگی ختم ہو جائے۔ فرد کا المیہ یہی ہے کہ آخر الذکر وہ موجود ہی نہیں ہوتا۔ اگر باطن میں کثرت موجود ہے تو انسان ہونے کے باوجود نہیں ہوتا۔ فرد تو ہجوم ہوتا ہے، جو شخص رازِ ہستی کو پانا چاہتا ہے اُسے سب سے پہلے حقیقی فرد بننا ہوگا، اکائی میں ڈھلنا ہوگا۔

نوجوان

☆ جب لوگ نوجوان ہوتے ہیں تو اُس وقت انہیں بیوی یا خاوند کی اتنی ضرورت محسوس نہیں ہوتی لیکن جب عمر زیادہ ہوتی ہے تو ضرورت بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ نوجوانی میں یہ ایک جنسی رشتہ ہوتا ہے لیکن جتنی تمہاری عمر بڑھتی جاتی ہے اتنا ہی یہ ایک جیون رشتہ بنتا جاتا ہے۔

پھول

☆ موت پھول ہے، زندگی کچھ نہیں ہے سوائے ایک شجر کے، اور شجر پھول کے لئے ہوا کرتا ہے، پھول شجر کے لئے نہیں ہوتا، شجر کو خوش اور رقصاں ہونا چاہئے، جب پھول کھلے۔

متفرق

☆ اداکاری: احمق لوگ عظیم لیڈر ہونے کی اداکاری کررہے ہیں۔

☆ عذاب: ہر عذاب تمہیں زیادہ شعور عطا کرتا ہے، زیادہ آسانی پیدا کرتا ہے۔

☆ تعلق: تعلق قائم کرنا خوبصورت عمل ہے رشتے قائم کرنا ایک مختلف مظہر ہے، رشتے مردہ ہوتے ہیں۔

☆ ایک تصور: میاں بیوی میں علیحدگی کا تصور ہی جھگڑوں کو جنم دیتا ہے۔

☆ ادراک: ہر چیز کو اپنی فطرت کا ادراک پانے کی ضرورت ہے اس کے بغیر زندگی خوشی نہیں ہوتی میلہ نہیں ہوتی۔

☆ گندا کھیل: جب تم کسی کا موازنہ کرتے ہو، تم ایک گندا کھیل شروع کر دیتے ہو۔

☆ اعلیٰ: یہ تصور ہی غیر انسانی ہے کہ میں تم سے اعلیٰ ہوں۔

☆ جاہل: انسان ایسا جاہل ہے کہ وہ خود اپنے افعال میں فرق نہیں کرسکتا۔

☆ موازنہ: لوگ ناقابل موازنہ ہیں منفرد ہیں، تم برتر یا کمتر کے طور پر ان کا موازنہ نہیں کرسکتے۔

☆ گرد: تمہاری آنکھیں علم کی گرد سے اَٹی ہوئی ہیں۔

☆ بچپن: بچپن بے حساب شفافیت کا حامل ہوتا ہے اس شفافیت میں ساری دنیا اُسے ایک معجزہ دکھائی دیتی ہے۔

☆ تم: تم عمیق ترین گہرائی میں ایک راز ہو، تم محض ایک فرد نہیں کائنات ہو۔

☆ نام: نام تو اتنا گہرا نقش ہوتا ہے کہ تمہارے لاشعور تک بھی پہنچ جاتا ہے، لیکن یہ ایک فکشن ہے۔

☆ ناموں کی ضرورت دوسروں کو ہوتی ہے تاکہ وہ پکار سکیں۔

☆ اخلاقی خیر: تمہارا اخلاقی خیر اَنا کا ہی حصہ ہوتا ہے۔

☆ نشئی: شراب کے نشئی کی طرح کام کے نشئی بھی ہوتے ہیں۔

☆ قید: چھوٹے چھوٹے بچے تعلیم کے لئے سکولوں میں قید کر دیئے جاتے ہیں۔

☆ نصاب: موجودہ تعلیمی نصاب کا 90 فیصد حصہ بے کار ہے، باقی کے دس فیصد کو بھی بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔

☆ پنڈت: پنڈتوں نے بھگوان اور تمہارے درمیان براہِ راست رابطہ توڑنے کے لئے تم پر پابندیاں عائد کی ہیں۔

☆ پنڈت نے تمہارے داخلی سرچشموں کو تباہ کر دیا ہے۔

☆ کوہ پیمائی: کوہ پیمائی جتنی خطرناک ہے اُتنی ہی خوبصورت ہے۔

☆ اداکار: گرجا گھروں اور مندروں کو جانے والے لوگ مذہبی نہیں ہوتے، اداکار ہوتے ہیں۔

☆ داخل: داخل ہی اپنے آپ کو خارج میں ظاہر کرتا ہے۔

☆ سائنسدان: سائنسدان فطرت کے ساتھ زیادہ متشدد ہوتا ہے۔

☆ مادہ: ساری کائنات خوشی کے مادے سے بنی ہے۔

☆ بے کار: تعلیم کا مقصد تمہیں ہر طرح کے بے کار ہنر سکھانا ہے۔

☆ ابدی: جو لمحہ بھر کے لئے رونما ہو سکتا ہے وہ ابدی بھی ہو سکتا ہے۔

☆ طفیلیے: خیالات کی اپنی زندگی نہیں ہوتی وہ طفیلیے ہوتے ہیں۔

اکیلا پن

☆ اکیلا پن مطلق ہے اس کے سوا کوئی راستہ نہیں۔

☆ بچہ ماں کی کوکھ سے نکلتا ہے تو اُسے اکیلے پن کا پہلا تجربہ ہوتا ہے، کیونکہ اُسے اپنا گھر جو چھوڑنا پڑا ہے۔

☆ اکیلا پن محبت تخلیق نہیں کرتا۔

☆ اکیلے لوگوں کے پاس دینے کو کچھ نہیں ہوتا۔

☆ اکیلا پن ایک منفی حالت ہے دوسرا نہیں ہے اور تم دوسرے کو تلاش کر رہے ہو، جبکہ تنہائی میں دوسرے کی حاجت نہیں ہوتی۔

☆ اکیلا آدمی فقیر ہوتا ہے اُس کا دل کاہل ہوتا ہے۔

☆ تمہاری ساری زندگی اکیلے پن کے احساس کا طویل عمل ہے۔

سکون

☆ سکون خود پیدا ہوتا ہے اُسے پیدا کرنے کی کوشش بذاتِ خود ایک ٹینشن ہے۔

☆ کامل سکون حتمی ہوتا ہے اُس لمحے انسان بدھ بن جاتا ہے۔

☆ ساری ہستی سکون کے ساتھ حرکت کر رہی ہے، ہر چیز پُرسکون انداز میں حرکت کر رہی ہے نہ کوئی جلدی ہے نہ کوئی نقصان، سوائے انسان کے، کیونکہ انسان اپنے ذہن کا شکار ہو گیا ہے۔

☆ سکون اور آگہی ایک ہی سکے کے دو رُخ ہیں۔

☆ گیان بھی تب آتا ہے جب تم حقیقتاً پُرسکون ہوتے ہو۔

☆ سکون وہ زرخیز مٹی ہے جس میں گیان کے گلاب کھلتے ہیں۔

گیان

☆ گیان وفا کے لئے ممکن نہیں ہے۔

☆ گیان تمہاری داخلی ہستی ہے، تمہاری فطرت ہے۔

☆ چند لوگوں کو اتفاقاً گیان حاصل ہوا، لاکھوں لوگ کوششیں کر رہے ہیں انہیں کچھ نہیں مل رہا۔

☆ گیان مشکل اور ناممکن نہیں، بس لمحہ بھر کے لئے پُرسکون ہو جاؤ اور سب کچھ بُھول جاؤ۔

☆ گیان کوئی منزل نہیں اور یہ ایک انچ بھی دُور نہیں ____ یہ تو تم خود ہو۔

☆ عین تمہاری فطرت ہی گیان ہے۔

☆ اگر تم آزادی چاہتے ہو تو گیان واحد آزادی ہے۔

اَنا

☆ حُسن کے ایک نظارے سے بھی اَنا غائب ہو جاتی ہے۔

☆ اَنا ایک موازنہ ہوتی ہے عزتِ نفس اور فخر موازنہ نہیں ہوتے۔

☆ اَنا ایک سراب ہے۔

☆ اَنا موازنے کرتی ہے اس لئے گندی اور بیمار ہوتی ہے۔

☆ اَنا کا درست متضاد بھی اَنا ہی ہے۔

☆ اَنا کے بغیر ہونا بھگوان ہی ہونا ہے۔

☆ دُنیا میں علم تمہاری اَنا کو بے پناہ توانائی دیتا ہے۔

☆ اَنا تو فقط آگہی کا عدم ہوتی ہے۔

☆ اَنا واحد ایسی چیز ہے جو جعلی ہے اور اُسے مَر جانا ہے۔

☆ بے اَنا شخص بے خوف بھی ہوتا ہے۔

☆ اَنا محض ایک مفید فکشن ہے، اسے استعمال کرو، لیکن اس سے دھوکا مت کھاؤ۔

☆ غریب آدمی بُری اَنا کا متحمل نہیں ہو سکتا۔

عزت و وقار

☆ وقار کسی کے بارے کچھ نہیں کہتا، وہ صرف اتنا کہتا ہے کہ میں اپنی عزت کرتا ہوں اور مجھے اس پر

فخر ہے میرا اس خوبصورت وجود میں ہونا ہی فخر ہے۔

☆ عزتِ نفس ایسی عزت ہے جو موازنے کے بغیر ہوتی ہے۔

☆ فخر و وقار ہوتا ہے، وقار یہ احساس ہے کہ ہستی تمہیں چاہتی ہے۔

☆ خود پر فخر کرنے والا کبھی دوسرے کو پست نہیں سمجھتا۔

عاجزی

☆ جھوٹی عاجزی محض دبائی ہوئی اَنا ہوتی ہے۔

☆ عاجزی کی ادا کا دعویٰ کرتے ہوئے لوگ سب سے برتر ہونے کے آرزومند ہوتے ہیں۔

☆ مصدقہ عاجزی اَنا کی عدم موجودگی ہے۔

☆ عاجزی کسی سے برتر ہونے کا دعویٰ نہیں کرتی یہ تو سادہ اور خالص آگہی ہے۔

☆ عاجزی، شخصیت اور تصنع کو ختم کرتا ہے۔

☆ عاجز انسان کچھ نہیں جانتا وہ حیرت سے معمور ہوتا ہے، وہ ہر طرف راز ہی راز دیکھتا ہے۔

☆ عاجز انسان بچے جیسا ہوتا ہے وہ کوئی دعویٰ نہیں کرتا، وہ صرف شکر کرتا ہے۔

شرم

☆ شرم غلامی کی طویل روایت کی عکاس ہے۔

☆ شرم ایک طوق ایک زنجیر ہے، آزادی کے لئے اسے توڑنا ضروری ہے۔

☆ شرم اَنا کو خوب تسکین دیتی ہے۔

☆ بے اَنا شخص کبھی شرم محسوس نہیں کرتا۔

دل

☆ دل کی سنتے ہوئے تم درست سمت میں سفر کرنے لگو گے۔

☆ کتابوں پر توجہ مت دو اپنے دل کی سنو۔

☆ بنی نوع انسان کا سارا فن اس پر ہونا چاہئے کہ دل کو پورے شعور اور توجہ کے ساتھ سنا جائے۔

قانون

☆ قانون اُن لوگوں کو ایجاد کردہ ہے جو تم پر حکومت کرنا چاہتے ہیں۔

☆ باہر سے تھوپے جانے والے قوانین کی پیروی مت کرو۔

☆ بدھ، یسوع اور کرشن نے دُنیا کو قوانین نہیں محبت دی تھی۔

آ گہی

☆ آ گہی نیکی ہے، عدم آ گہی واحد گناہ ہے۔

☆ عدم آ گہی کے اندھیرے میں تم میں دشمن دَر آتے ہیں۔

☆ عدم آ گہی میں تمہارے نیک کام بھی نیکیاں نہیں ہوں گے۔

☆ آ گہی کے بغیر تم صرف منافق ہو، دکھاوا ہو۔

☆ آ گہی شاہ کلید ہے یہ ہستی کے سارے قفل کھول دیتی ہے۔

☆ آ گہی کا مطلب حال میں، لمحہ موجود میں ہونا ہے۔

☆ تم جتنے آ گاہ ہو گے، اتنی ہی تمہاری زندگی، خاموشی، سکون اور محبت سے بھری ہو گی۔

دولت

☆ ہمارا سارا رویہ دولت کی بنیاد بن گیا ہے۔

☆ اقتدار اور دولت کا مریض شخص فقیر ہوتا ہے۔

☆ دولت سب سے زیادہ غیر تخلیقی چیز ہے۔

☆ دولت اور اقتدار غیر تخلیقی ہیں بلکہ تخریبی ہیں۔

☆ جو شخص دولت کا آرزومند ہوتا ہے وہ تخریب کار بن جاتا ہے۔

دنیاوی کامیابی

☆ اس نام نہاد دنیا میں کامیاب ہونا گہرائی میں ناکام ہونا ہے۔

☆ اپنی ذات کو گنوا کر کامیابی حاصل کرنا بے کار ہے۔

نیند

☆ جو لوگ سو نہیں سکتے وہ بڑے غمزدہ لوگ ہوتے ہیں۔

☆ خوابوں سے خالی نیند اور سمادھی میں کوئی زیادہ فرق نہیں ہے۔

☆ خوابوں سے خالی نیند میں اَنا غائب ہو جاتی ہے۔

☆ نیند کا بند دروازہ آفاقی توانائی سے انقطاع ہے۔

☆ نیند سے محروم لوگوں نے بھگوان سے رابطے کا ایک فطری ذریعہ کھو دیا ہے۔

☆ کچھ لوگ نیند کو بھی ماضی کا خمار قرار دینے لگے ہیں۔

جنس

☆ بے اَنا تجربوں کا دوسرا عظیم ترین سرچشمہ جنس ہے۔

☆ کاملیت سے جنسی عمل کرنے سے اَنا غائب ہو جاتی ہے، یہ جنسی عمل کا حُسن ہے۔

☆ جنسی عمل میں تم باشعور ہوتے ہو، ذہن کے بغیر باشعور۔

سنجیدگی

☆ سنجیدگی نے زندگی کو گند آلود کر دیا ہے۔

☆ جو لوگ زندگی کو سنجیدگی میں ضائع کر رہے ہیں وہ ہستی کے احسان فراموش ہیں۔

☆ سنجیدگی سوائے بیماری کے اور کچھ نہیں، یہ روح کا سرطان ثابت ہو چکی ہے۔

☆ سنجیدگی موت کا سایہ ہے، یہ اداسی کا دوسرا نام ہے۔

☆ سنجیدگی نے نوعِ انسانی کو ہلاک کر دیا ہے۔

بھگوان

☆ بھگوان حقیقی طاقت ہے اور وہی تمام طاقتوں کا سرچشمہ ہے۔

ذہانت

☆ ذہانت تمہاری ہستی کی ایک صفت ہے۔

☆ ذہانت ہستی کے خزانے کا صرف ایک حصہ ہے۔

☆ ذہن تو ذہانت کے اظہار کا ایک وسیلہ ہے۔

☆ نابرابری ذہانت کے ضرورت سے زیادہ استعمال سے پیدا ہوئی۔

☆ ذہانت ایسی اشیاء کی بصیرت ہے جس کے بارے تم کچھ نہیں جانتے۔

☆ ذہانت کا پتہ اُس وقت چلتا ہے جب تمہارا سامنا معلوم سے ہوتا ہے۔

☆ ذہانت مشاہدے کی صفت ہے۔

☆ ذہانت تمہارے داخلی سرچشمہ اور یادداشت سے باہر آتی ہے۔

مراقبہ

☆ تمہارا خود اپنی ہستی میں مسرور ہونا مراقبہ ہے۔

☆ مراقبہ فقط ہونا ہے کچھ کرنا نہیں، نہ کوئی میں نہ کوئی جذبہ۔

☆ مراقبہ تمہارا اپنے ساتھ ہونا اور مہربانی ہستی کا پھیلاؤ ہے۔

☆ مراقبہ تمہاری ہستی کو آقا اور ذہن کو محض ایک خادم بنا دیتا ہے۔

☆ مراقبہ تمہیں تمہاری صلاحیت سے آگاہ کروا سکتا ہے۔

☆ مراقبہ میں مشاہدہ سفر کا آغاز اور لاذہنی اختتام ہے۔

آزادی

☆ ہر شخص آزادی سے خوفزدہ ہے یہی وجہ ہے کہ ساری دنیا میں غلامی باقی ہے۔

☆ آزادی بہت بڑا خطرہ ہے۔

☆ آزادی کے لئے امتزاج کی کوئی ضرورت نہیں۔

☆ لوگ آزادی کی بات تو کرتے ہیں لیکن وہ حقیقتاً آزاد نہیں ہونا چاہتے۔

☆ آزادی میں تم اپنے ہر عمل کے ذمہ دار ہوتے ہو۔

☆ آزادی زندگی کی عظیم ترین چیز ہے۔

مشاہدہ

☆ مشاہدہ بچوں کے مانند ہوتا ہے۔

☆ مشاہدہ راستہ ہے۔

لاذہنی

☆ لاذہن کا مطلب ہے کہ ذہن کو الگ اور درست مقام پر رکھ دیا گیا ہے۔

☆ لاذہن شخص ذہن کو آرام میں رکھتا ہے۔

☆ لاذہن شخص کے الفاظ میں جادو ہوتا ہے اُس کی نثر اور شاعری بھی مختلف ہوتی ہے۔ ان میں ایک تیقن ہوتا ہے۔

☆ مراقبہ یقینی طور پر لاذہنی کی طرف لے جاتا ہے۔

☆ لاذہن کا مطلب ہے ___ گیان، آزادی، ہر بندش سے آزادی، لافانیت کا تجربہ۔

خدا

☆ خدا ایک ازلی حقیقت ہے کوئی انسان کبھی اس سے باہر نہیں رہا۔

☆ اگر کوئی خدا کو ہر جگہ موجود سمجھتا ہے تو اُس کے لئے ہر جگہ عبادت گاہ ہے۔

☆ خدا بازار میں بکنے والی کوئی جنس نہیں۔

☆ خدا کی موجودگی کو ہر جگہ تسلیم کیا جائے تو زمین پر موجود ہر جگہ عبادت گاہ میں تبدیل ہو جائے گی۔ ہم جس چیز پر بھی نگاہ ڈالیں گے وہ عبادت گاہ ہو جائے گی۔

☆ جب تک کوئی خدا کو اپنے اندر محسوس نہیں کرے گا وہ اُس کو کہیں بھی نہیں پہچان سکتا۔

☆ ہر چیز میں خدا کا مشاہدہ کرنا صرف تصوراتی طور پر ممکن ہے اور تصوربات کی تہہ تک پہنچنے کے مترادف نہیں۔

☆ ہونے کا نام ہی خدا ہے۔ یہ کہنا کہ خدا ہے، محض الفاظ کا کھیل ہے، جو صحیح نہیں۔

☆ ہر طرف خدا سازی کی ایک وسیع صنعت پھیلی ہوئی ہے لوگ اپنے اپنے گھروں میں اپنے لئے خدا بنا لیتے ہیں وہ اپنے خدا خود تخلیق کرتے ہیں۔

☆ جب تک میں ہوں میرا مذہب، میرا خدا تمام لوگوں سے الگ ہوگا۔

☆ مندر میں بھی وہی خدا ہے جو مسجد میں ہے، قتل گاہوں میں بھی وہ اتنا ہی موجود ہے جتنا کسی معبد میں، چور کے اندر بھی وہی ہے اور درویش کے اندر بھی، راون کے اندر بھی ہے اور رام کے اندر بھی۔

☆ جانوروں، انسانوں، پودوں، پہاڑوں سب کے انداز جدا ہیں مگر حقیقت میں سب میں وہی ایک خدا ہے۔

☆ ہم جس کو اپنا خدا کہتے آ رہے ہیں وہ خود ہمارے تصورات کا عکس ہے۔

☆ جب تک انسانوں کا تخلیق کردہ خدا ہمارے سامنے رہے گا ہم اُس کو شناخت نہیں کر سکیں گے جس نے ہم کو تخلیق کیا ہے۔

☆ حقیقی خدا کو جاننے کے لئے انسانوں کے بنائے ہوئے خداؤں سے نجات حاصل کرنا ہوگی۔

☆ اپنے گھروں میں تخلیق کئے گئے خداؤں سے خود کو بچانے کی کوشش کرو۔

☆ خدا، علم اور نجات پہلے سے تیار شدہ اشیاء نہیں، زندگی کا ثمر ہیں۔

☆ اَنا کے خول سے باہر آ کر ہی خدا تمہارے تجربے میں آ سکتا ہے۔

☆ مادے کی حقیقت یہ ہے کہ ہر ذرہ خدا ہے۔ یہ یقین کہ ہر ذرے میں خدا موجود ہے، ذرّے اور خدا کو اکٹھا دیکھا ہی نہیں جا سکتا۔

☆ جس کو عبادت گاہ کے علاوہ کہیں خدا دکھائی نہیں دیتا اُس کو خدا کے بارے کوئی علم ہی نہیں۔

☆ جس نے خدا کے وجود کا اقرار کر لیا اُسے ہر جگہ خدا ملے گا۔

عرفانِ ذات

☆ مَیں کی دیوار گرے گی، تو پھر وہ مَیں آپ کو نہیں خدا کو دیکھ رہی ہوگی۔

☆ اپنے اندر جھانکو اور نزدیک سے دیکھو، اندر ہی کہیں مَیں موجود ہے، اُس کو پہچانو۔

☆ جب ہم اپنے اندر جھانکیں اور ہوشیاری سے تجزیہ کریں تو جان لیں گے کہ مَیں ایک فریب کے سوا کچھ نہیں۔

☆ مَیں اُسی وقت تک غالب رہتی ہے جب تک آپ اپنے اندرون پر نظر نہیں ڈالتے۔

☆ جب آپ اپنے اندر جھانکنا شروع ہوں گے تو سب سے پہلے وہاں سے آپ خود غائب ہو جائیں گے۔

☆ ایک کو علیحدہ رکھنے سے یہ شبہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ کوئی دوسرا بھی ہے واحد کی پہچان ہی دوسرے سے ہے۔

☆ جب اپنے آپ کی نفی ہوتی ہے ہر غیر کی نفی خود بخود ہو جاتی ہے۔

☆ تُو تو میری مَیں کے ردِ عمل میں تخلیق ہوتا ہے۔

☆ ہم جیسے ہی اپنے آپ میں سما جاتے ہیں تو ہماری مَیں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

☆ تُو واقعتاً مَیں کی گونج ہے۔

☆ جب ہم اپنے اندر داخل ہوں گے تو ہمارے اندر سے مَیں کے ساتھ تُو بھی غائب ہو جائے گا۔
باقی جو بچے کا وہ ''کُل'' ہوگا۔

☆ مَیں و تُو کا فرق صرف اُسی وقت تک رہے گا جب تک ہم اپنے اندر کا مشاہدہ نہیں کرتے۔

☆ مَیں کو اپنی ذات کا عرفان حاصل ہو جاتا ہے وہ ہر چیز کی حقیقت جان لیتا ہے۔

☆ وجود کی شدید خواہش اپنی حقیقی ذات کو جاننا ہے۔

☆ ذات کا مطلب وہ چیز جو آپ کے سب سے زیادہ نزدیک ہے۔

☆ شدید تلاش کے باوجود بھی تم کسی جگہ اپنی مَیں کو نہیں پا سکتے۔

☆ اپنی ذات میں داخل ہونے کا مطلب ہر کسی کے اندر داخل ہونے کے مترادف ہے۔

☆ ہم باہر ایک دوسرے سے لاکھ مختلف سہی اندر سے بالکل ایک ہیں۔

☆ مَیں اصل میں بہت سی توانائیوں کا مرکب ہے۔

☆ کُل ___ مَیں اور تُو کا حاصل جمع نہیں یہ تو وہ کیفیت ہے جب مَیں اور تُو دونوں تحلیل ہو جاتے ہیں۔

☆ جب تک مَیں ختم نہیں ہوتی مَیں اور تُو کو جمع کیا جا سکتا ہے مگر اس کا حاصل جمع حقیقت پر مبنی نہیں ہوگا۔

☆ جب تک مَیں موجود ہے آفاقیت کے دروازے میں داخل ہونا ممکن نہیں۔

☆ جس کو ہر وقت مَیں کہا جاتا ہے وہ ہر آن فنا ہو رہی ہے۔

محبت

☆ محبت رواں دواں شفاف پانی اور اَنا جمی ہوئی برف ہے۔

☆ محبت میں جینا اور مرنا آسان ہے لیکن اس کے متعین معنی بیان کرنا مشکل ہے۔

☆ پچھلے چار پانچ ہزار سال میں محبت پر باتیں ہوئی ہیں کیا کچھ ہے جو محبت کی تحقیق میں نہیں ہوا، لیکن ___ اس کے باوجود انسانی زندگی میں محبت کے لئے کوئی جگہ نہیں۔

☆ محبت ایک سیال شے کی مانند ہے جس کے ذریعے کسی کے اندر داخل ہوا جا سکتا ہے۔

☆ انسانی زبان میں محبت سے زیادہ جھوٹا لفظ کوئی اور نہیں۔

☆ ستم تو یہ ہے کہ عوام کی اکثریت ان راہنماؤں کا انتخاب کرتی ہے جنہوں نے محبت کو جھٹلایا ہے جنہوں نے محبت کے چشمے کو جوہڑ بنا ڈالا ہے۔

☆ انسانیت کی محض اتنی کامیابی ہے کہ اُس نے محبت کے سب دروازے بند کر دیئے ہیں۔

☆ محبت انسانی زندگی میں ابھی تک ظہور نہیں کر سکی اور اس کا جرم بھی انسان ہی ہے۔

☆ انسانی ذہن کے زہریلے ہونے کی بنا پر محبت نمو نہیں پا سکی۔

☆ اگر محبت پچھلے دس ہزار برس میں نمو نہیں پا سکی تو اس تہذیب اور مذہب کی اَساس پر آئندہ بھی کسی محبت کرنے والے کا ظہور ممکن نہیں۔

☆ محبت کی پیدائش کا بنیادی امکان ہی مذہب نے ختم کر دیا ہے۔

☆ محبت کو انسانوں سے بڑھ کر ان پرندوں، جانوروں اور پودوں میں دیکھا جا سکتا ہے جن کا نہ کوئی مذہب ہے نہ تہذیب۔

☆ محبت ترقی یافتہ اور مہذب لوگوں کے بجائے پسماندہ اور غیر متمدن لوگوں میں آج بھی زیادہ ہے۔

☆ محبت انسان کے باطن میں ہوتی ہے اسے درآمد یا برآمد نہیں کیا جا سکتا۔

☆ محبت روزمرہ استعمال کی چیز نہیں جسے ہم کہیں بھی بازار سے لا سکتے ہیں۔

☆ محبت تو زندگی کی خوشبو جیسی ہے، جو ہر شخص کے اندر ہوتی ہے۔

☆ محبت تو انسان کے اندر بند ہے، اُسے کھولنے کی ضرورت ہے۔

☆ محبت ہماری موروثی فطرت ہے۔

☆ دیکھنا محبت کا ذریعہ ہے۔

☆ کوئی شخص بھی محبت کو دبا نہیں سکتا، یہ تو لازمی جُزو ہے۔

☆ انسان خود رکاوٹیں کھڑی نہ کرتا تو محبت کا دریا آزادی سے بہہ سکتا تھا اور خداوند کے سمندر تک پہنچ سکتا تھا۔

☆ محبت خداوند سے وصل کے لئے بلند ہو سکتی ہے خداوند جو ارفع و عظیم ہے۔

☆ جنس کی مخالفت نے انسان میں محبت کی پیدائش کے امکان کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔

☆محبت جنس کی توانائی کے قلب کی طاقت ہے۔

☆جب تک انسان خود کو جعلی پند و نصائح سے آزاد نہیں کروالیتا، محبت کا پیدا ہونا معدوم ہی رہے گا۔

☆مذہب کی اقلیم میں محبت تو ایک عیب دار ہوتی ہے۔

☆انسان نے جو کچھ بھی جانا ہے محبت کے طفیل جانا ہے۔

☆جن کو مرنا ہے انہیں محبت کی ضرورت ہے۔

☆ہر شخص کو محبت کی ضرورت ہے کسی کو آپ کی محبت کی ضرورت ہے اور کوئی آپ کے لئے دل میں محبت رکھتا ہے۔

☆ٹوٹے ہوئے باہمی رشتوں کو ایک ایک کر کے دوبارہ جوڑنے کا نام محبت ہے۔

☆محبت کے ساتھ گرمی وابستہ ہے، ٹھنڈے پیار کے کوئی معنی نہیں، اسی لئے تو محبت میں گرم جوشی کا اظہار ہوتا ہے۔

مذہب

☆مذہبی ہو جانا ایک بہت بڑا انقلاب ہے۔

☆مذہب ہمارے نزدیک آتا ہے تو اَنا فنا ہو جاتی ہے۔

☆غیر فطری مذہبی فرائض پر عمل درآمد میں انسان کی باطنی نااہلی کے سبب ہی انتشار نے جنم لیا ہے۔

☆مذہب نے بتایا ہے کہ ہماری مَیں کا کہیں کوئی وجود نہیں، سائنس بتاتی ہے کہ مادے کا کوئی حقیقی وجود نہیں۔

☆ہمارا ذہن مستقبل پرست ہے نہ کہ ماضی پرست۔

☆اگر مذاہب تخلیق کرنے کی آزادی ہوتی تو اس وقت دُنیا میں اتنے ہی مذاہب ہوتے جتنے انسان ہیں۔

☆مذہبی آدمی میں ایک بنیادی کمزوری ہوتی ہے وہ دوسروں کو اپنے جیسا بنانا چاہتا ہے۔

☆لوگ دوسروں کو مذہب کی طرف گھسیٹ لانے میں بے حد اطمینان محسوس کرتے ہیں۔

☆مذہبی آدمی بہت آسانی سے غصے میں آجاتا ہے، جب وہ عبادت گاہ میں بیٹھا ہو تو اور بھی زیادہ۔

☆اگر کسی وجہ سے گھر کا ایک فرد مذہب کی چادر اوڑھ لیتا ہے تو دوسروں کی زندگی عملاً عذاب کر دیتا ہے۔

☆مذہب کا نسل پرستی سے دُور کا بھی واسطہ نہیں۔

☆مذہب کا مقصد خود کو فنا کر دینا ہے۔

☆مذہب کے قواعد وضوابط کے مطابق زندگی بسر کرنا ہی زندہ مذہب کی علامت ہے۔

فطرت

☆ہر گاہ فطرت میں ایک اساسی وحدت اور ہم آہنگی موجود ہے۔

☆فطرت کی راہ میں حائل رکاوٹیں دراصل اُس کو اُبھارنے والے چیلنجز ہیں۔

☆فطرت کی راہ میں کھڑی کی گئیں رکاوٹیں انسان کی پیدا کردہ ہیں۔

جنس

☆زندگی کی عبادت گاہ میں جنس ناقابلِ انکار حقیقت ہے۔

☆جنس کا پاگل پن خدا نے ہی انسان میں پیدا کیا ہے۔

☆جنس شہوت پر غالب آجائے تو محبت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

☆جنس کی فصل بہار کو مزید پاکیزہ بلندی تک پہنچانا چاہئے۔

☆جنس کے ساتھ دشمنی نہیں دوستی کرنی چاہئے۔

☆ساری کی ساری زندگی تمام افعال، رویے، جذبے، رجحانات، گل افشانیاں اپنی نہاد میں بہتی توانائی ہیں۔

☆جنس کا اسفل ترین نکتہ تجرد ہے۔

☆جنس محبت کا نقطہ آغاز ہے۔

☆جنس محبت کی جانب سفر کی شروعات ہے۔

☆جنس کی توانائی سفر کرتی ہے تو محبت کے سمندر تک پہنچ جاتی ہے۔

☆محبت کے گلاب جنس کے بیج سے پھوٹتے ہیں۔

☆صرف جنس کی توانائی ہی مکمل محبت کی صورت کھول سکتی ہے۔

☆جنس سے معاندت نے محبت کے امکان کو برباد کر کے رکھ دیا ہے۔

☆ذہن بھی انسان کے اندر ہے اور جنس بھی انسان کے اندر ہے، تاہم انسان سے یہ توقع بھی کی گئی ہے کہ وہ داخلی جھگڑوں سے آزاد ہیں۔

☆جنس ایک خبط، ایک مرض، ایک کج روی بن چکی ہے۔

☆انسان کو جنس سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا، جنس تو اُس کی بنیاد ہے۔

☆خدا نے جنس کی توانائی کو تخلیق کے نکتہ آغاز کے طور پر قبول کیا ہے۔

☆پھول کا کھلنا دراصل جذبے کا اظہار ہے ایک صنفی عمل ہے۔

عبادت گاہیں

☆عبادت گاہیں جب تک سیاست کے اکھاڑے بنے رہیں گی ہماری بدقسمتی کا بھی سبب بنی رہیں گی۔

☆جب کسی خاص مذہب یا گروہ کے لئے عبادت گاہ بنائی جاتی ہے تو وہ ازخود سیاست کی آماجگاہ بن جاتی ہے۔

☆عبادت گاہوں کے خدا کی علامت ہونے کے تصور میں ملاوٹ آ چکی ہے۔

☆ہر گاؤں میں ایک معبد ہونا چاہئے جو خود آگاہی اور دھیان کے لئے کافی ہو۔

☆زمانہ موجود میں مساجد اور منادر فقط انتشار اور بدنظمی پھیلانے کے مراکز بن کر رہ گئے ہیں۔

☆مسجد یا مندر ہندو یا مسلمان کے ہاتھوں میں نہیں مذہبی لوگوں کے ہاتھ میں ہونے چاہئیں۔

☆سب عمارتیں خدا کا گھر ہیں لیکن وہاں اُس کی جھلک بھی دکھائی دینی چاہئے۔

☆جن عناصر نے مندروں کو گھیر رکھا ہے ان عناصر کو صفحۂ ہستی سے نابود کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

زندگی

☆زندگی بھگوان کا تحفہ ہے۔

☆پرانے دھرم زندگی اور اُس کی خوشیوں کے مخالف ہیں۔

☆زندگی اور بھگوان ہم معنی ہیں لیکن زندگی بھگوان سے بہتر لفظ ہے۔

☆بھگوان محض ایک فلسفیانہ اصطلاح ہے جبکہ زندگی حقیقی ہے، وجودی ہے۔

☆زندگی تمہارے اندر اور باہر ہے، درختوں میں، بادلوں میں، ستاروں میں، یہ ہماری ہستی زندگی کا رقص ہے۔

☆زندگی تمہارے خون میں رواں ہے، وہ تم میں سانس لے رہی ہے، وہ تمہاری ذات ہے، تم اس سے فرار نہیں ہو سکتے۔

☆زندگی سے لطف اندوز ہونا ضروری ہے ہر چیز کو جینا ضروری ہے، کوئی چیز پاک ہے نہ ناپاک، ہر چیز پاک ہے، حقیقی ہے۔

☆موت زندگی کا اختتام نہیں زندگی کا عروج ہے، زندگی کی کاملیت ہے۔

☆زندگی ہر چیز کا مقصد ہے لہٰذا زندگی کا اپنے سوا کوئی دوسرا مقصد نہیں ہو سکتا۔

☆زندگی کو ترک کرنے کا مطلب ہے موت کو قبول کرنا۔

☆جانوروں کا، درختوں کا زندگی کے سوا کوئی دھرم نہیں، کُل ہستی زندگی پر بھروسہ کرتی ہے۔

☆زندگی ہی سب کچھ ہے، ہر چیز غیر اہم ہے۔

☆ہر شخص کو ہجوم کے پیچھے چلے بغیر اپنی زندگی کو پانا ہوتا ہے۔

☆ہر انسان منفرد ہے، اور ہر منفرد زندگی ایک منفرد حسن کی حامل ہوتی ہے۔

☆زندگی کا مقصد خود زندگی ہے، زیادہ زندگی، زیادہ گہری، زیادہ بلند زندگی —— ہمیشہ زندگی۔

☆انسان زندگی کے وجدانی احساس کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔

☆زندگی ایک رقص کے بجائے پنگھوڑے سے قبر تک سسکنے کا عمل بن چکی ہے، لوگ پھر بھی جئے چلے جا رہے ہیں۔

☆انسان کا اپنے اصلی چہرے کو جاننا، زندگی کی شروعات ہے۔

☆زندگی ایک رقص، ایک میلہ ہو سکتی ہے، ضرورت صرف اتنی ہے کہ تم درست طرزِ زندگی اپناؤ۔

☆زندگی باہم انحصار کا نام ہے، کوئی شخص آزاد نہیں ہے۔

☆زندگی کسی آخری نکتے کو نہیں جانتی آرام کی جگہیں تو ٹھیک ہیں لیکن منزل ٹھیک نہیں۔

محبت

☆محبت نور ہے۔

☆محبت خود آگہی ہے۔

☆محبت چھلکتی ہوئی خوشی ہے۔

☆محبت یہ ہے کہ تم خود کو دیکھو کہ تم کیا ہو۔

☆محبت یہ ہے کہ تم دیکھ لو کہ تم ہستی سے الگ نہیں ہو۔

☆محبت کوئی تعلق نہیں یہ تو ہونے کی ایک حالت ہے۔

☆انسان محبت کرتا نہیں وہ تو محبت ہوتا ہے۔

☆محبت کا متضاد نفرت نہیں خوف ہے۔ محبت میں انسان وسیع ہوتا ہے اور خوف میں سمٹ جاتا ہے۔

☆محبت سے بڑا کوئی مذہب نہیں۔

☆محبت ہماری ہستی پر مہربانی کرنے کی ایک گہری خواہش ہے۔

☆محبت جتنی بھی ہو بہت ہوتی ہے اسے بہتر بنانے کی ضرورت نہیں، یہ جیسی ہو کامل ہوتی ہے۔

☆محبت مقدار نہیں کیفیت ہے، کیفیت کی پیدائش نہیں کی جا سکتی۔

☆محبت کوئی حیاتیاتی تقاضا نہیں، وہ تو شہوت ہے۔

☆محبت ایک خاموش، پُرسکون، مراقباتی دل کی خوشبو ہے۔

☆محبت شعور کی اعلیٰ ترین اقالیم میں اُڑان کا نام ہے، مادے سے پرے اور جسم سے ماوراء۔

☆محبت ابھرتے ہوئے شعور کی ایک ضمنی پیداوار ہے۔

☆محبت پھول کی خوشبو جیسی ہے، اسے جڑوں میں مت ڈھونڈو۔

☆محبت داناؤں کا تجربہ ہوتی ہے بے شعور لوگوں کا نہیں، جن سے دنیا بھری ہوئی ہے۔

☆محبت جب بھی آتی ہے ہمیشہ کامل ہوتی ہے۔

☆محبت ایک روحانی تجربہ ہے، اس کا اصفہان سے اور اوہام سے کوئی تعلق نہیں، اس کا تعلق انتہائی داخلی ہستی سے ہے۔

☆محبت دانائی اور شعور کا عکس ہے۔

☆محبت ایک مہمان ہے، یہ انہی کے ہاں آتا ہے جو اس کی میزبانی کے لئے تیار ہوتے ہیں۔

☆تم اور محبت کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے، دونوں کی ایک ساتھ موجودگی ممکن نہیں۔

☆محبت کا تعلق تو بادشاہوں کی دنیا سے ہے فقیروں کی نہیں۔

☆محبت کو کامل خاموشی میں بھی بیان کیا جا سکتا ہے۔

☆محبت کو بیان کی حاجت نہیں ہوتی یہ اپنا اظہار خود ہوتی ہے۔

☆خالص محبت کے سوا کوئی بھگوان نہیں ہے۔

☆محبت آگہی کی حالت ہے۔

☆محبت دو قطبین کے درمیان بندھی رَسّی ہے۔ یہ قطبین ایک جنس ہے اور دوسرا پُوجا۔

☆ہم جس کو لاعلمی میں محبت کہتے ہیں، وہ تعلق داری ہوتی ہے۔

☆محبت کو محدود نہیں کشادہ ہونا چاہئے۔

☆محبت رنج بھی ہے اور راحت بھی، یہ اذیت بھی ہے اور مُسرت بھی۔

☆محبت زمین اور آسمان کا ملن ہوتی ہے۔

☆محبت وہ سرحد ہے جو مادے اور شعور کو علیحدہ علیحدہ کرتی ہے۔

☆محبت کی جڑیں زمین میں اور شاخیں آسمان میں ہوتی ہیں۔

☆محبت کوئی اکیلا مظہر نہیں، یہ دوہرا مظہر ہے۔

☆جو لوگ محبت نہیں کرتے، عذاب نہیں سہتے وہ کبھی بھگوان کے متلاشی نہیں بنتے۔

☆محبت زندگی کی اعلیٰ ترین قدر ہے اسے پست کر کے احمقانہ رسموں میں نہیں کھونا چاہئے۔

محبت اور دوستی

☆ محبت میں تھوڑا بہت لالچ کا ہونا لازم ہے جبکہ دوستی میں سارا لالچ غائب ہو جاتا ہے۔

☆ محبت انسانی کم حیوانی زیادہ ہوتی ہے، دوستی مطلق انسانی ہوتی ہے۔

☆ محبت کے پیچھے ایک فطری جبلت ہوتی ہے، دوستی کے پیچھے کوئی جبلت نہیں۔

☆ محبت لاشعوری ہوتی ہے اور دوستی شعوری۔

☆ اگر تم کُل میں ملنا چاہتے ہو تو تمہیں محبت کرنا ہوگی۔

☆ محبت ایک قبولیت ہے یہ تنہائی سے جنم لیتی ہے۔

☆ محبت امکانات کا مظہر ہے جس میں تم باشعور ہو جاتے ہو۔

☆ محبت میں تم فرد نہیں رہتے کُل کی توانائی میں گم ہو جاتے ہو۔

☆ محبت اور مراقبہ ایک ہی سکے کے دو رُخ ہیں۔

تخلیقیت

☆ تخلیقیت وہ صفت ہے جو تم اپنی سرگرمی کو عطا کرتے ہو، یہ ایک رویہ ہے، ایک انداز ہے۔

☆ تخلیقیت کبھی لاپرواہی نہیں برتتی، وہ ہمیشہ توجہ دیتی ہے۔

☆ تخلیقیت محبت اور توجہ کا عمل ہے۔

☆ تخلیقیت کو جذبے، جانداری اور توانائی کی ضرورت ہوتی ہے۔

☆ تخلیقیت پُوجا ہے، مراقبہ ہے، زندگی ہے۔

☆ تخلیقیت ہی بھگوان ہے۔

☆ تم جتنے زیادہ تخلیقی ہوتے ہو، اتنے ہی زیادہ الوہی ہو جاتے ہو۔

مراقبہ

☆ جب تم تنہا ہوتے ہو تو مراقبہ فطری ہوتا ہے، ڈساڈ اور بے ساختہ ہوتا ہے۔

☆ مراقبہ ایک ایسی آگ ہے جو ماضی کے اکٹھے کئے ہوئے کچرے کو جلا ڈالتی ہے۔

☆ مراقبہ کرنے والا نہ تو ماضی کی فکر کرتا ہے جو ہو چکا ہے اور نہ مستقبل کی فکر کرتا ہے جو ابھی آیا ہی نہیں، وہ حال پر توجہ مرکوز کرتا ہے جو کچھ بھی اُس کے پاس ہے اُسی سے لطف اندوز ہوتا ہے۔

☆ مراقبہ کرنے والا ذہن کسی آئینے کی طرح کام کرتا ہے، آئینے کے سامنے جو کچھ آتا ہے وہی منعکس کرتا ہے۔

☆ مراقبہ محبت کو روشنی کی طرح پھیلاتا ہے۔

جنس

☆ جنس تمہیں تمہاری حیوانیت یاد دلاتی ہے اس لئے یہ تکلیف دہ ہے۔

☆ جنس فطرت کی اپنے آپ کو دوام دینے کی حکمت عملی ہے—— جنسی عمل سطحی ہوتا ہے۔

☆ کوئی شخص مرضی سے جنسی عمل نہیں کرتا سب ہچکچاتے ہوئے اس میں مبتلا ہوتے ہیں۔

☆ جنس انسانی وقار کے خلاف ہے کیونکہ یہ ذلت آمیز ہے۔

☆ جنسی عمل کرتے ہوئے مراقبہ کرو۔

کاملیت

☆ مکمل چیز مردہ ہوتی ہے۔

☆ جب کوئی شخص کامل بننے کی کوششوں کا آغاز کرتا ہے وہ ہر چیز سے کامل ہونے کی توقع کرنے لگتا ہے۔

☆ مذاہب نے کاملیت کے تصور سے تمہاری ہستی کو زہر آلود کر دیا ہے۔

☆ جب تک کوئی انسان کسی اُلوہی چیز کا تجربہ نہیں کرتا وہ کامل نہیں ہو سکتا۔

☆ کاملیت کوئی ڈسپلن نہیں یہ ایسی چیز نہیں جس کی تم مشق کر سکو۔

☆ چونکہ تم کامل نہیں ہو سکتے اس لئے تم غلطی کے احساس کا شکار ہو جاتے ہو۔

قبولیت

☆ قبولیت ذہن کی نفی کی حالت ہے۔

☆ قبولیت الوہیت کا دروازہ ہے۔

☆ قبولیت کا مطلب اُس گند کو دُور پھینکنا ہے جسے تم اپنے سر میں اُٹھائے ہوئے ہو۔

☆ جب خاموشی اور آگہی ملتی ہیں اور ایک ہو جاتی ہیں وہی قبولیت ہے۔

☆ قبولیت سب سے اہم مذہبی صفت ہے۔

عمل

☆ عمل کرنے والا ختم ہو جاتا ہے عمل جاری رہتا ہے۔

☆ جب عمل کرنے والا نہیں رہتا عمل بے ساختہ ہو جاتا ہے۔

☆ تم ان نتائج کی بنیاد پر عمل کرتے ہو جنہیں تم نے ماضی سے اخذ کیا ہے۔

☆ علم کا حامل انسان دُنیا کا سب سے زیادہ بنیا انسان ہوتا ہے کیونکہ وہ اپنے علم کی بنیاد پر عمل کرتا ہے۔

تنہائی

☆ تنہا آدمی شہنشاہ ہوتا ہے، گوتم بدھ تنہا تھا۔

☆ تنہائی سے فرار داخلی خزانے سے فرار ہے۔

☆ تنہائی مزید گہرا اُترو، اور دیکھو کہ یہ اول و آخر ہے کیا؟

☆ تنہائی اداسی کو تخلیق نہیں کرتی بلکہ یہ تصور کہ تمہیں تنہا نہیں ہونا چاہئے، اداسی کو تخلیق کرتا ہے۔

☆ تنہائی مطلق آزادی ہے۔

☆ جب تم تنہا ہوتے ہو تو امیر ہوتے ہو جب تم اکیلے ہوتے ہو تو غریب ہوتے ہو۔

وزن

☆ مردہ جسم کے اندر بہت سے ارتعاشات داخل ہو جاتے ہیں جو آپ کی موجودگی میں اندر داخل نہیں ہو سکتے تھے۔

☆ جس لمحے آپ جسم چھوڑتے ہیں اسی وقت اُس میں کوئی اور شے داخل ہو جاتی ہے۔

☆ جب شعور جسم سے رخصت ہوتا ہے تو جسم غیر محفوظ ہو جاتا ہے، اس میں کوئی چیز بھی داخل ہو سکتی ہے۔

☆ زندہ جسم بہت سی چیزوں کی راہ میں مزاحم ہوتا ہے۔

☆ بے وزنی دراصل بے جسمی ہے۔

☆ جب آپ خوش ہوتے ہیں تو خود کو ہلکا پھلکا محسوس کرتے ہیں رنجیدہ ہوتے ہیں تو خود کو بوجھل محسوس کرتے ہیں کیونکہ مسرت انگیز لمحات میں جسم کو فراموش کر دیا جاتا ہے جبکہ مشکل حالات میں جسم کو نظر انداز کرنا مشکل ہوتا ہے، تو پھر اُس کا وزن بھی محسوس ہونے لگتا ہے۔

☆ خوشی کے لمحات میں کم وزن اور دکھ اور سوت میں انسان بوجھل ہو جاتا ہے۔

☆ مادہ وزن ہے اور آپ کا کوئی وزن نہیں۔

علم

☆ علم ایک لازمی بدی ہے، اس سے فرار ممکن نہیں۔

☆ علم و آگہی سے فرار اور علم پر قابو پانا دونوں بلوغت کے راستے ہیں۔

❀❀❀

قوت

☆ اندھیرا روشنی اور روشنی اندھیرے کا جزو ہے ___ ایک ہی کیفیت کے دو امتزاج۔

☆ زندگی اور موت، محبت اور نفرت، اچھائی اور برائی ایک ہی قوت کے حصے ہیں، ایک ہی چیز کے مختلف آمیزے ہیں۔

شیطان

☆ عین خدا کے پیچھے شیطان چھپا ہوا ہے۔

☆ مذہبی پیشوا خدا کو تسلیم کرتے ہیں اور شیطان کے خلاف ہیں۔

☆ صرف خدا کا وجود ہے شیطان انسان کا پیدا کیا ہوا ہے۔

☆ کوئی مذہب شیطان کے بغیر باقی نہیں رہ سکتا۔

☆ شیطان کا خاتمہ خدا کا بھی خاتمہ ہوگا۔

☆ غصہ: غصے کو تسلیم کرنا از حد مشکل ہے ___ تسلیم کا مطلب ہے غصہ بذات خود کوئی عمل نہیں ہے۔

☆ ہونا: ہونا آپ میں اور اپنے ہونے کو دریافت کرنا زندگی کی شروعات ہیں۔

☆ شادی: ماضی میں شادی کی حیثیت پلاسٹک کے پھول جیسی تھی۔

☆ نئے شعور میں شادی کے ادارے کے لئے کوئی احترام نہیں ہوگا۔

☆ مشرق: مشرق میں لوگ اتنے فاقہ زدہ ہیں کہ وہ شعور کے بارے سوچ ہی نہیں سکتے۔

☆ مشرق کی غربت میں آگہی کی بات عیاشی محسوس ہوتی ہے۔

☆ شعور: انسانی شعور کی فطرت آزادی ہے۔

☆ شعور میں وقت کی اہمیت نہیں کیونکہ شعور غیر مادی ہے۔

نفرت

☆ نفرت کا وجود ماضی یا مستقبل میں ہوتا ہے۔

☆ نفرت غلامی ہے۔

☆ جب آپ کسی سے نفرت کرتے ہیں تو اُس کے دل میں نفرت کا بیج بوتے ہیں۔

☆ نفرت کا ماضی میں کوئی نہ کوئی حوالہ ہوتا ہے۔

☆ نفرت وہ حصار ہے جو خود آپ نے اپنے گرد بنایا ہوتا ہے۔

☆ نفرت نفرت کو جنم دیتی ہے۔

☆ نفرت اسی وقت پنپ سکتی ہے جب آپ ماضی کو یاد رکھیں گے۔

☆ نفرت کے ذریعے نفرت کو ختم نہیں کیا جاسکتا۔

☆ صرف محبت ہی نفرت کو ختم کرسکتی ہے۔

☆ محبت ذات کی روشنی اور نفرت آپ کی ذات کی تاریکی ہے۔

☆ شعوری طور پر آپ کسی سے نفرت کی کوشش کریں تو یہ نفرت نہیں ہوسکتی۔

آنکھ

☆ آنکھ تو صرف ایک کھڑکی ہے، ایک روزن ہے۔

☆ دیکھنا آنکھ کا کام نہیں۔

☆ آنکھ کے ذریعے کوئی اور دیکھتا ہے۔

☆ تعصب والی آنکھ اندھی ہوتی ہے۔

سچ

☆ سچ ایک نظریہ یا مفروضہ نہیں یہ ایک تجربہ ہے، اس لئے میرا سچ آپ کا سچ نہیں ہوسکتا۔

☆ سچ کوئی بانٹا نہیں جاسکتا اس میں اشتراک بھی نہیں ہوسکتا اس کو صرف محسوس کرسکتے ہیں۔

☆ سچائی آپ کو بنیاد فراہم کرتی اور آپ کا کل سے رابطہ کراتی ہے۔

☆ لوگوں کو قائل کرنے کا سچائی کا اپنا طریقہ کار ہے۔

☆ سچ دلائل نہیں دیتا، یہ نغمہ ہے منطق نہیں۔

☆ جھوٹ تو بے شمار ہیں جبکہ سچائی صرف ایک ہے۔

☆ سچ نیا یا پرانا نہیں ہوتا، یہ تو ازل سے ایک ہی جیسا ہے۔

کام

☆ صرف اداس لوگوں کو کام پر مجبور کیا جا سکتا ہے۔

☆ کام کو ہی زندگی کی منزل بنا دیا گیا ہے۔

☆ انسانی دماغ کو صرف کام کرنے کی تربیت دی گئی ہے۔

علم

☆ علم ایک مردہ شے ہے جبکہ سیکھنے کی صلاحیت ایک زندہ عمل ہے۔

☆ صرف علم ہی سمجھ پیدا کرتا ہے۔

☆ علم کا مطلب محض معلومات نہیں۔

☆ علم کا مطلب تمام صلاحیتوں میں ہم آہنگی اور ربط ہے۔

اَنا

☆ اَنا روح کا کینسر ہے۔

☆ اَنا مکمل عدمِ آگہی کا نام ہے۔

☆ اَنا کی شکست کسی چیز سے اتنی نہیں ہوتی جتنی زندہ دلی اور ہنسی سے۔

☆ اَنا نمبر ایک پر رہنا چاہتی ہے وہ باقی سب کو اپنے سے نیچے دیکھنا چاہتی ہے۔

☆ جب آپ زندگی کو تماشہ کے طور پر لیں گے تو اَنا مر جائے گی۔

☆ اَنا اپنی اور دوسروں کی تکمیل کا تقاضا کرتی ہے۔

☆ اَنا ایک مرض ہے اور اس کی بقاء کے لئے اداسی کا ماحول ہونا ضروری ہے۔

☆ اَنا معمولی چیزوں کے ساتھ خوش نہیں رہتی۔

☆ اَنا کا بیج اداسی کی مٹی میں ہی نمو پاتا ہے۔

☆ اَنا ناممکن کا حصول چاہتی ہے۔

☆ لطائف اَنا کے لئے زہر کا کام کرتے ہیں۔

☆ عام زندگی مقدس ہے لیکن اَنا اُسے گھٹیا کہہ کر ٹھکرا دیتی ہے۔

☆ عبادت اَنا کو ختم نہیں کرتی بلکہ اُسے اور بھی مقدس بنا دیتی ہے۔

مراقبہ

☆ مراقبہ میں ذہانت زندگی کے آخری سانس تک بڑھتی جاتی ہے۔

☆ مراقبہ کے بغیر ارفع فطرت کا علم نہیں ہو سکتا۔

☆ مراقبہ حالت شعور ہے۔

☆ امیر آدمی غریب سے زیادہ بہتر طریقے سے مراقبہ کر سکتا ہے۔

دل

☆ دل کی دل سے آنکھ کی آنکھ سے ایک خاموش وابستگی ہونی چاہئے۔

☆ نتائج سے بھرا ہوا دل مُردہ ہوتا ہے۔

سچائی

☆ ہر دور کو اپنی سچائی خود دریافت کرنا ہوگی۔

☆ سچائی وہی ہے لیکن اُس کی دریافت ہر مرتبہ نئی ہوتی ہے۔

عقل

☆ کند ذہانت کو ہی عقل کہا جاتا ہے۔
☆ عقل تو مردہ جسم کی طرح ہے، مردہ تو مردہ ہی رہے گا۔
☆ بے عقلی برف کی ڈلی کی طرح منجمد ہوتی ہے۔
☆ بے عقلی منجمد ہوتی ہے اس لئے واضح ہوتی ہے۔
☆ عقل نہ تو رکاوٹ ہے، نہ پُل، عقل غیر جانبدار ہے، لیکن اس سے منسلک ہو جائیں تو رکاوٹ بن جاتی ہے۔

ذہانت

☆ ذہانت زندگی ہے، بے ساختگی ہے کشادگی ہے۔
☆ ذہانت آ گہی کی علامت ہے، جتنی زیادہ آ گہی اُتنی ہی ذہانت۔
☆ ذہانت عدم تحفظ ہے، غیر جانبداریت ہے۔
☆ ذہانت ذات کا کھلا پن ہے۔
☆ ماضی کے بوجھ کو اٹھائے نہ پھرنا ذہانت ہے۔
☆ ذہانت نتائج کی پروا کیے بغیر عمل کا حوصلہ ہے۔
☆ ذہانت چیزوں کے ساتھ پہلے سے قائم نظریات کے بغیر تعلق قائم کرنے کی صلاحیت ہے۔
☆ ذہانت کا سب سے عظیم کام اپنی ذات کے انتہائی اندرون میں داخل ہونا ہے۔
☆ ذہانت حالات کے مطابق تبدیل ہوتی رہتی ہے۔
☆ سیال رہنے کا مطلب ذہین ہونا ہے منجمد ہونے کا مطلب احمق ہونا ہے۔
☆ حقیقی اور عملی زندگی میں حافظے کی نہیں ذہانت کی ضرورت ہوتی ہے۔

☆ آپ جتنے زیادہ غیر مستقل مزاج ہیں اتنے ہی زیادہ ذہین ہیں۔

جنت اور جہنم

☆ جنت اور جہنم آپ کے اندر ہیں، ان کے دروازے ساتھ ساتھ ہیں۔
☆ ذہن کی تبدیلی سے آپ کا وجود جنت سے جہنم اور جہنم سے جنت میں منتقل ہو جاتا ہے۔
☆ پوری آ گہی سے کام کریں تو آپ جنت میں ہیں لاشعوری طور پر کام کریں تو دوزخ میں ہیں۔

دماغ

☆ دماغ ایک شاندار غلام ہے۔
☆ دماغ ایک مشین ہے اسے استعمال کرو لیکن اس کو خود پر غلبہ نہ کرنے دو۔
☆ دماغ ایک معجزہ ہے۔
☆ دنیا کے بہترین کمپیوٹر بھی دماغ کے بالمقابل کھلونے ہیں۔

گناہ

☆ گناہ صرف ایک ہی ہے، اور وہ بے خبری ہے۔
☆ گناہ کا حقیقی مطلب یہ نہیں کہ کوئی غلط کام کیا جائے۔
☆ گناہ کا مطلب ہے کوئی کام کرنا اور وہاں موجود نہ ہونا۔

محبت

☆ محبت ناول نہیں، جس کا ایک آغاز اور ایک انجام ہے۔

☆ محبت کو تو آزادی دینی چاہئے۔

☆ محبت کرنے والے ختم ہو جاتے ہیں محبت جاری رہتی ہے۔

☆ محبت محبوب کو زیادہ سے زیادہ آزاد کرے گی۔

☆ محبت بال و پر عطا کرتی اور کھلا آسمان فراہم کرتی ہے۔

☆ محبت کبھی قید خانہ نہیں بن سکتی۔

☆ محبت ایک مستقل ایڈونچر ہے۔

☆ محبت نسبت کا نام نہیں محبت تعلق قائم کرتی ہے، نسبت تو انتہا کا نام ہے۔

نیا مذہب

☆ جب کبھی بھی دنیا کے شعور میں ایک نیا موڑ آتا ہے ایک نئے مذہب کی ضرورت پڑتی ہے۔

☆ مذہب کی سچائی کو بار بار دریافت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

☆ دنیا کو توہمات سے پاک مذہب کی ضرورت ہے۔

☆ میں ایک نئی مذہبیت کا پرچار کر رہا ہوں جو کہ حقیقی مذہب ہے۔ اسلام میں صوفی ازم، بدھ ازم میں اسے 'زین' کہتے ہیں اور یہودیت میں 'ہاسڈازم' کہتے ہیں۔

مستقبل

☆ مستقبل حال ہی کے بطن سے جنم لیتا ہے۔

☆ حال خوبصورت ہے تو مستقبل بھی خوبصورت ہوگا۔

☆ مستقبل احمقوں کی جنت ہے۔

☆ مستقبل ایک غیر متعلق چیز ہے۔

خوف

☆ خوف ایک کو سکڑنے پر مائل کرتا ہے، سرخوشی میں پھیل جاتے ہیں۔

☆ خوف زدہ انسان خود کو ہر وقت خطرے میں گھرا محسوس کرتا ہے۔

نیند

☆ نیند کی بے خبری انسان کے لئے نئی توانائی فراہم کرنے کا باعث بنتی ہے مگر وہ خود اس عمل سے لاعلم ہوتا ہے۔

☆ کسی کو سونے نہ دینا بدترین سزا ہے۔

☆ جب ایک انسان کو سونے نہیں دیا جاتا تو وہ زندگی کے دھارے سے کٹ جاتا ہے۔

☆ جب تک انسانی زندگی میں بے خوابی بڑھتی رہے گی لامذہبیت کو فروغ ملتا رہے گا۔

☆ جو شخص پچھلی رات گہری نیند سویا ہوگا وہ اگلا دن پُرسکون گزارے گا۔

☆ مغرب میں لامذہبیت کی بنیادوں میں سائنس نہیں کم خوابی، بے سکونی اور بے آرامی ہے۔

☆ ہزار دو ہزار سال میں ایسا وقت آنے والا ہے جب ہر انسان قدرتی نیند سے محروم ہو جائے گا۔

☆ جب نیند چھن جائے گی تو مکمل لاقانونیت کا دور دورہ ہو جائے گا۔

☆ نیند سے محروم دنیا میں مذہب کے لئے کوئی امید باقی نہیں۔

☆ نیند ہمیں بے ہوشی کی حالت میں اُس نکتے تک لے جاتی ہے جہاں ایک مخصوص وقت کے لئے ہی سہی، ہم خدا سے مل جاتے ہیں۔

☆ ایسے بے شمار لوگ ہیں جو نیند سے محروم ہیں اور خواب کی حالت میں رہتے ہیں۔

☆ نیند سے محرومی نے زندگی کو بوجھل کر کے ذہنی دباؤ اور الجھنوں میں اضافہ کر دیا ہے۔

☆ خدا کے بعد نیند ہی سب سے بڑا اسرار ہے۔

☆ جب نیند طاری ہوتی ہے تو انسان خود کہیں نہیں ہوتا، انسان اُس وقت تک ہے جب تک نیند نہیں ہے۔

☆ نیند کے دوران آپ اپنی مَیں سے نکل جاتے ہیں تو اَنا کو پھیلنے کا موقع مل جاتا ہے۔

☆ اَنا پرست انسان چوبیس گھنٹے اَنا کے حصار میں قید ہونے کی وجہ سے نیند کا استحقاق کھو بیٹھتا ہے۔

☆ جب تک مَیں موجود ہوگی نیند آنا ممکن نہیں۔

☆ نیند کے ذریعے ہم آگہی کے بغیر خدا کے مصداق ہو جاتے ہیں لیکن خدا کی معرفت حاصل نہیں ہوتی۔

☆ کروٹیں بدلتے رہنا نیند کی ضروریات میں نہیں، یہ بے آرام اور بے سکون ذہن کی ضرورت ہے۔

☆ گہری نیند میں تقریباً دس منٹ تک ہر شے مفقود ہو جاتی ہے لیکن یہ دس منٹ مکمل طور پر صحت مند لوگوں کو حاصل ہوتے ہیں۔

☆ اندر آگہی کا چراغ روشن ہو تو نیند کی گرفت گہری نہیں ہوگی۔

☆ استغراق اور نیند کی ابتدائی حالتیں کم و بیش یکساں ہوتی ہیں۔

☆ جیسے جیسے سونے میں دشواری پیدا ہوتی جائے گی تکیوں کی ضرورت بھی بڑھتی جائے گی

☆ نیند بے ہوشی کا کام ہے اور استغراق ہوش کا۔

☆ سونے کا ہی دوسرا سرا جاگنا ہے۔

☆ جو ٹھیک سے سو پائے گا وہ ٹھیک طرح سے اُٹھ بھی سکے گا۔

فنا

☆ اس مَیں اور اس جسم کے اندر کوئی ایسا ہے جو کبھی فنا نہیں ہوتا۔

☆ جسم ضرور فانی ہے مگر اس جسم کے اندر کچھ ایسا بھی ہے، جس کو موت نہیں آتی۔

توہم پرستی

☆ مذہب پرست ہی نہیں لامذہب بھی توہمات کا شکار ہیں ہر کسی کے اپنے اپنے توہمات ہیں۔

☆ سائنسی نکتہ نظر میں ہزاروں ایسی باتیں درست مانی جاتی ہیں جو درحقیقت توہم پرستی ہے۔

☆ توہم پرستی وہ ہے، جو ہم عدم واقفیت کی بناء پر صحیح یا غلط سمجھتے ہیں۔

☆ ہر عہد کے اپنے توہمات ہوتے ہیں، یا وہ مختلف شکلیں اختیار کر لیتے ہیں۔

☆ لوگ پرانے توہمات چھوڑ کر نئے اختیار کر لیتے ہیں مگر ان سے ہمیشہ کے لئے پیچھا نہیں چھڑاتے۔

☆ توہمات میں مبتلا رہنا بھی لطف اندوزی کا باعث ہوتا ہے اور اس کی مخالفت بھی۔

☆ توہم اس وقت تک پیچھا نہیں چھوڑیں گے جب تک انسان اپنی عقل کے اندھے پن پر مطمئن ہے۔

☆ توہم پرست جہاں تک زندہ ہے نئی نئی زنجیریں بناتا رہے گا، وہ ان کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔

☆ اگر اندھے پن کے رجحان، اندھی تقلید اور شخصیت پرستی کا کچھ سدِ باب ہو جائے تو تمام توہمات خاک میں مل سکتے ہیں۔

☆ ہم سادگی سے ایک وہم ترک کرتے ہیں لیکن فوراً ہی کوئی دوسرا واہمہ ہمیں گھیر لیتا ہے۔

☆ توہمات کی افزائش کرنے والے ذہن کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے، تاکہ ایک نیا انسان پیدا ہو۔

☆ سائنسی ذہن بالکل معصوم ہوتا ہے توہم پرست بہت ہوشیار اور چالاک ہوتا ہے۔

☆ مذہبی تشدد کی جڑیں توہم پرستی سے جا کر ملتی ہیں۔

☆ جہاں کہیں بھی اختلافات ہوں وہاں توہم پرستی ہوتی ہے، علم کی بنیاد پر لوگ جھگڑوں میں نہیں پڑتے۔

☆ توہم پرست انسان جھگڑا کر کے ہی اپنے آپ کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

☆ توہم پرست کے پاس کوئی نظریہ نہیں۔ وہ تو بس اتنا جانتا ہے، جس کی لاٹھی اُس کی بھینس۔

☆ توہم پرست ذہنیت کا خاتمہ کئے بغیر نئے توہمات پیدا ہوتے رہیں گے۔

☆ توہم پرست جلد سے جلد نتیجہ حاصل کرنے کی فکر میں رہتا ہے۔

جنسیت

☆انسان جتنا زیادہ گھٹیا، سطحی، پست اور غلیظ جذبات میں گھرا ہوگا اتنا ہی وہ جنسیت زدہ ہوگا۔

☆انسان میں حد سے زیادہ جنسیت کج رو تعلیمات کا نتیجہ ہے۔

☆انسان کے شعور میں تلاطم پیدا کرنے والی جنس کو جنسیت سے گدلا کر دیا گیا ہے۔

☆انسان کا ضمیر زیادہ سے زیادہ جنسی ہو رہا ہے۔ کسی جانور کی آنکھ میں جنسیت نہیں ہوتی جبکہ انسان کی آنکھ میں جنس کی غلیظ شہوت کے سوا کچھ نہیں۔

☆ہمارے گیت، نظمیں، مصوری، یہاں تک کہ عبادت گاہوں میں سجے بتوں کے اجسام بھی جنسی مرکز ہیں۔

☆عالم انسانیت کے جنسیت کے اس بے محابا سیلاب کا باعث نام نہاد واعظ اور راہنما ہیں۔

☆جس معاشرے میں جنس پر پابندی ہوگی وہ جنسیات میں ڈھل جائے گا۔

☆جہاں پاکیزگی پر زیادہ زور دیا جائے گا وہاں دماغ پر جنس کا غلبہ بڑھتا جائے گا۔

ارتکاز

☆ارتکاز کا بھی ایک مخصوص ہدف ہوتا ہے۔

☆آپ اور حقیقت کے درمیان کوئی مخالف قوتیں نہیں ہیں۔

☆ارتکاز، رضا کارانہ طور پر فنا ہو جانے کا نام ہے۔

☆ارتکاز اصل میں موت سے رضا کارانہ ملاقات کا نام ہے۔

☆دھیان کا تجربہ ہے جو بتدریج رضا کارانہ موت کی طرف ہماری راہنمائی کرتا ہے۔

☆دھیان ہم کو خود اپنی ذات کے اندر داخل ہو کر جسم کو چھوڑ دینا سکھاتا ہے۔

☆دھیان ایک دریا کی مانند ہے جو سمندر تک پہنچتا ہے اور اُس کا پہنچنا یقینی ہے۔

☆دھیان کا مطلب کسی نکتے پر خصوصیت سے اپنی توجہ مرکوز کرنا۔

☆دھیان میں ڈوب جاؤ اتنا کہ تم کو زندگی بھی ایک خواب کی مانند لگنے لگے۔

☆دھیان کی عبادت گاہ ہے جس کے در و دیوار نہیں۔

☆ارتکاز علاج کے لئے ہوتا ہے۔

☆ارتکاز دوا ہے۔

☆دھیان ہی ہمیں خدا سے آشنا کرتا ہے۔

☆ارتکاز کے لئے ماضی کو چھوڑنا ضروری ہے۔

جسم

☆جسم جتنا صحت مند ہوگا اتنا ہی فرمانبردار ہوگا۔

☆جسم ہمارے پیچھے سایے کی طرح چلتا ہے۔

☆اکثر صورتیں مادی جسم کے بغیر بھی قابل حصول ہیں۔

☆جسم بھی دراصل ایک لباس ہے۔

☆جسم کی دیواریں بن کر وہ خود بڑے وقار کے ساتھ دُور بیٹھا ہوا ہے دیواریں فانی ہیں جبکہ اندر موجود لافانی ہے۔

☆جسم ایک کمزور اور غریب وجود ہے جس کو جہاں لے کر جانا چاہیں لے جا سکتے ہیں۔

☆جسم کا زمینی حقائق سے واسطہ نہیں ہوتا وہ بس حکم کی تعمیل کرنا جانتا ہے۔

خدائی

☆خدائی سو فیصد ایک شعوری کیفیت ہے۔

☆خدائی اور مادّی وجود میں کچھ فیصد کا فرق ہے وہ بھی ____ مقدر کا نہ کہ معیار کا۔

☆مادی وجود خدا کے رُوپ میں جلوہ گر ہو سکتا ہے۔

شعور

☆ہم نے شعور کو اپنی ''مَیں'' کی دیواروں کے ذریعے بانٹ دیا ہے۔
☆ہم سب شعور کے سمندر کی لہریں ہیں۔

زندگی

☆زندگی اضداد کا مجموعہ ہے یہ ایسی نہیں جیسی ہم اسے سمجھتے ہیں۔
☆زندگی کی خوبصورت حقیقت یہ ہے کہ اسے جیا جا سکتا ہے، جانا جا سکتا ہے لیکن اس کے متعین معنی بیان کرنا مشکل ہے۔
☆صرف وہی لوگ زندہ رہنے کا دعویٰ کر سکتے ہیں جن کے ذہنوں سے موت کے سائے ہمیشہ کے لئے محو ہو چکے ہوں ایک خوفزدہ اور لرزیدہ ذہن کیسے زندہ رہ سکتا ہے۔
☆زندگی سچ ہے تو موت اس کے یقیناً برعکس ہو گی۔ اور اگر موت حق ہے تو پھر زندگی فریب کے علاوہ کچھ نہیں۔
☆زندگی کے کسی بھی حصے میں موت کی کوئی گنجائش نہیں۔
☆جو بہتر طریقے پر زندگی گزارے گا وہ بہتر طریقے پر فنا ہو سکے گا۔
☆زندگی کے معبد کی دیواروں پر موت کے نقش بنے ہوئے ہیں۔
☆زندگی پر اختیار کا دارومدار موت کی دیواروں میں قید ہے۔
☆زندگی ایک قدم ہے تو موت دوسرا۔
☆پوری زندگی کے تمام جوابات مصدقہ ہیں ان سے امن اور مسرت نہیں مل سکتی۔
☆موت اور زندگی کے درمیان چلتے رہنا، خیال و خواب کے درمیان گردش کا نام ہے۔
☆موت وحیات کے چکر سے نکل جانے کا نام ہے۔ اصل جگہ پر واپسی۔
☆زندگی کے خاتمہ کا موقع اس کا سب سے بڑا سچ ہے۔
☆ہم نے زندگی کی مضبوط اکائی کو ٹکڑوں میں تقسیم شدہ فرض کر لیا ہے۔

☆جس کو آپ زندگی کہتے ہیں اس سے بالکل مختلف ایک زندگی اور ہے جس میں موت کا گزر نہیں۔
☆انسان کو مستقبل میں پاگل ہونے سے بچانے کے لئے زندگی کو مکمل طور پر اپنانا ہو گا۔

انسان

☆یہ انسان ہی ہے جس نے نقطار سے بھرے ہوئے برتن کو زہر میں بدل ڈالا ہے اور اس جرم کا ارتکاب کرنے والے سب نام نہاد معلم مقدس لوگ اور ولی و واعظ شامل ہیں۔
☆انسان مَیں کی کثافت سے آلودہ ہو کر خدا سے خالی ہو گیا ہے۔
☆انسان کل بھی وہی ہو گا جو آج ہے، گو رسمی ادب آداب، تمدن اور جدید ٹیکنالوجی اُسے ہر دور میں نیا ظاہر کرتی ہے۔
☆جدید انسان تہذیب اور مذہب کے اُن بیجوں کا پھل ہے جو گذشتہ دس ہزار برسوں میں بوئے اور پروان چڑھائے گئے۔
☆معاندت، مخالفت اور جبر کی وجہ سے انسان اندر سے مرجھا چکا ہے۔
☆انسان ہر صورت خوشیوں کے سمندر میں غوطہ زن رہنا چاہتا ہے۔
☆انسان کے علاوہ کوئی مخلوق گھروں میں نہیں رہتی۔
☆جس انسان کو یہ تجربہ ہو جائے کہ پیدائش کیا ہے، زندگی کیا ہے، موت کیا ہے، وہ نجات حاصل کر لیتا اور موت وحیات کے چکر سے آزاد ہو جاتا ہے۔
☆ہر انسان میں خدا اور شیطان دونوں موجود ہوتے ہیں۔
☆انسان دوسروں سے ہی نہیں خود سے بھی جھوٹ بولتا اور اپنے لئے نئی بیماریاں تخلیق کرتا ہے۔
☆اپنے رجحانات کا جائزہ لینے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ بیشک اب ہم جانور نہیں لیکن ابھی انسان بھی نہیں۔
☆انسان زمین پر رہتے ہوئے بھی اپنی پناہ گاہ آسمان پر بنانے کا خواہشمند ہے۔
☆ہر انسان میں جنت اور دوزخ امکانی طور پر موجود ہوتے ہیں۔
☆بیٹے کے اندر کوئی ایسی چیز ہے جو بیٹا نہیں، وہ لافانی ہے، اسی طرح باپ کے اندر کوئی ایسی چیز

ہے جو باپ نہیں وہ لافانی ہے۔

☆انسان تو وہی ہے اس کے کھلونے تبدیل ہو گئے ہیں۔

☆انسان حیات نو کی تخلیق کے لئے مسلسل کوشاں ہے۔

☆اس انسانی ذہنیت کو بدلنے کی ضرورت ہے جو چیزوں پر عقیدے جما دیتی ہے۔

☆ہندو مسلمان یا عیسائی کے پردے میں بہرحال ایک انسان ہی ہے۔

☆تمام نوع انسانی مالیخولیا میں مبتلا ہے، انسان کا دماغ چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم ہو گیا ہے۔

☆انسان کج رَو ہے، اس کی جڑیں زہریلی کر دی گئی ہیں۔

☆مندر یا مسجد میں جانے والے بہرحال انسان ہیں، چہرے بدلے ہوئے ہیں اور یہ چہرے مصنوعی ہیں۔

☆عطائیوں کی وجہ سے انسان میں بہت سارا زہر بھر گیا ہے۔

☆انسان کتنا بے بس ہے ایک خواب بھی تخلیق نہیں کر سکتا۔

☆انسان جتنا زیادہ رئیس ہوں، وہ غرور اور جھوٹ میں گھرا ہو گا اتنا ہی زیادہ اُس کی توانائیاں کمزور اور ناتواں ہوں گی۔

☆انسان ایک حیرت انگیز جانور ہے وہ ایک طرف تو مرے ہوؤں کی باتیں سن کر خوش ہوتا ہے اور دوسری طرف زندوں کو ہلاک کرنے کی دھمکیاں دیتا ہے۔

☆موجودہ دور کا تہذیب یافتہ انسان درحقیقت نامرد ہے۔

موت

☆خدا کے معبد پر لفظ موت کھدا ہوا ہے لیکن اس کے اندر حیات پوری طرح موجزن ہے۔

☆جس دن کو ہم یوم پیدائش کہتے ہیں وہ موت کا پہلا دن ہوتا ہے۔

☆جس کو ہم زندگی کہتے ہیں وہ بتدریج موت کی طرف بڑھتے رہنے کا نام ہے۔

☆سوچ کے ذریعے موت کے بارے کچھ نہیں جان سکتے، اس کو جاننے کے لئے اس کا مشاہدہ کرنا ہو گا۔

☆ہم اپنے سفید بال رنگ کر موت کو دھوکہ نہیں دے سکتے۔

☆جسے موت کا علم نہیں اُسے کیا معلوم کہ زندگی کیا ہے؟ موت اور نیند صفاتی اعتبار سے دونوں ایک ہیں۔

☆موت اُس دائرے کا محیط ہے جس کا مرکز زندگی ہے۔

☆موت ایک زندگی سے دوسری زندگی تک کا معاملہ ہے زندگی سے زندگی تک کی نیند۔

☆جو موت سے آگاہ ہو جائے گا رفتہ رفتہ زندگی سے بھی آگاہ ہوتا جائے گا۔

☆موت زندگی کو سمجھنے کا داخلی دروازہ ہے۔

☆ہمارا کل کبھی نہیں مرتا ہمارے اندر مرنے کی ہمت ہی پیدا نہیں ہوتی۔

☆موت کو جھوٹ سمجھنا زندگی کو جھوٹ سمجھنا ہے۔

☆مرنے کے ہُنر کے لئے ضروری ہے مردہ اشیاء کو بُھلا دیا جائے۔

☆موت سے خوفزدہ شخص اُس سے پیار کیسے کر سکتا ہے۔

☆جو شخص ابھی تک موت سے مانوس نہیں ہوا وہ زندگی سے کب محبت کر سکے گا۔

☆موت ایک عام سی سطحی واقع ہے اور زندگی ایک نہایت گہرے احساس کا نام ہے۔

☆اپنی خوشی سے موت کے پہلو میں جگہ بنائیں تاکہ زندگی تک آپ کی رسائی ہو سکے۔

☆موت سے خوفزدہ لوگ ہی اَنا میں مبتلا ہوتے ہیں۔

☆موت ہی زندگی کو سمجھنے اور اُس کو پہچاننے کا داخلی دروازہ ہے۔

☆جو موت سے ڈرتے ہیں وہ اندر سے سکڑے ہوئے ہوتے ہیں۔

☆جو لوگ موت کی تلاش میں رہتے ہیں یہ اُن کو غچہ دیتی رہتی ہے۔

☆موت سے خوفزدہ انسان کے اندر میں بیدار ہو جاتی ہے۔

☆موت ایک گہری نیند ہے۔

☆ایک جانب سے موت دکھائی دینے والی دوسری طرف سے زندگی ہے۔

☆نیند موت کا ایک مختصر وقفہ ہے۔

☆زندگی کے حقائق سے متعلق عدم تحفظ، ناکامی، شکست اور موت کو تسلیم کرنے کا مطلب ہے، ہم نے ان سب پر فتح پالی۔

☆ موت ہماری مکمل شکست ہے۔ بڑی سے بڑی شکست میں آپ پھر بھی بچ سکتے ہیں مگر موت آپ کو معدوم کر دیتی ہے۔

☆ موت سب سے بڑی شکست ہے اسی وجہ سے ہم اپنے دشمن کو جان سے مار دینا چاہتے ہیں اس کے بعد دشمن کے جیتنے کا کوئی امکان باقی نہیں رہتا۔

☆ جو اپنی موت سے بھاگتا رہے گا وہ لوگوں کو قتل کرنے میں لگا رہے گا۔ جتنا وہ دوسروں کو قتل کرتا رہے گا اس کے احساس تحفظ میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

☆ جو کوئی بھی خود کو موت سے بچانا چاہتا ہے وہ کبھی امن پسند نہیں ہو سکتا۔

☆ غروب حقیقتاً طلوع میں پوشیدہ ہے۔ اسی طرح موت بھی زندگی میں ہی پوشیدہ ہے۔

☆ جو اچھی زندگی نہیں گزارے گا اس کو اچھی موت بھی نصیب نہیں ہوگی۔ وہ کچرے کا ڈھیر ہو جائے گا۔

☆ موت گہری نیند کے سوا کچھ نہیں۔ جو خود ہی فنا پر آمادہ ہے موت اُس کے ساتھ اور کیا سلوک کر سکتی ہے۔

☆ ہم نے ایسی زندگی، ایسا معاشرہ ایسا خاندان بنالیا ہے جس میں زندگی کا مزا کم اور موت کا خوف زیادہ ہے۔

☆ جس کو موت کا ڈر ہے وہ جی نہیں سکتا۔

☆ موت و حیات ایک ہی کیفیت کے نام ہیں۔

☆ موت مددگار اور خوبصورت ہے کیونکہ یہ نئی زندگی کا تحفہ دیتی ہے۔

☆ جب آپ کو موت کا ادراک ہوگا آپ تسلیم کر لیں گے کہ موت نہیں ہے۔

☆ عدم واقفیت کا تجربہ ہی موت ہے، شعور و آگہی کا تجربہ لافانیت ہے۔

☆ جس کو مرنے کا فن آتا ہے اُس کے لئے جینا بے حد آسان ہے۔

☆ جو مرنے کے لئے تیار ہے وہی اعلیٰ ترین زندگی گزارنے کا اہل ہے۔

☆ موت کے گنبد سے فرار ہونے والا کبھی زندگی کے عبادت خانہ تک نہیں پہنچ سکتا۔

☆ جب تک ہم خدا کے خوف میں مبتلا رہیں گے دائمی حیات کے تصور سے نابلد رہیں گے۔

☆ موت کے قلعہ میں رضا کارانہ داخل ہونے والا ابدی زندگی چاہتا ہے۔

☆ موت و حیات دو علیحدہ علیحدہ واقعات نہیں، ایک ہی سکّے کے دو رُخ ہیں۔

☆ اگر موت لاعلمی کے عالم میں ہوگی تو لامحالہ زندگی بھی لاعلمی میں ہی ہوگی۔

☆ ہم لوگ بے خبری میں ہی مارے جاتے اور بے خبری کے عالم میں ہی پیدا ہوتے ہیں۔

☆ آگہی کے سفر کے لئے ضروری ہے کہ اُس کی ابتداء موت کے آنے سے پہلے کر لی جائے۔

☆ پیشگی تیاری کے بغیر انسان ہوشمندی کے ساتھ موت سے نبرد آزما نہیں ہو سکتا۔

☆ موت بھی ایک عظیم الشان سرجری ہے۔

☆ قدرت نہیں چاہتی کہ ہمارے حافظے میں موت کے مرحلے سے گزرنے کی یادداشت باقی رہے۔

☆ آخری لمحہ میں ہی آگہی ہوتی ہے کہ ہم مادی وجود ہیں۔

☆ جب موت ہمیں چاروں طرف سے گھیر لیتی ہے عین اُس وقت ہمارے اندر مرکز میں زندگی اپنی پوری آب و تاب سے جلوہ گر ہوتی ہے۔

☆ جب موت پوری شعوری حالت میں آتی ہے تو انسان کی روح اپنا دوسرا جنم بھی پوری شعوری حالت میں لیتی ہے۔

☆ انسان کے اندر در حقیقت کوئی چیز ہلاک نہیں ہوتی، بس ایک فاصلہ پیدا ہو جاتا ہے۔

☆ انسان مرنے کے فوراً بعد ایک نئی دنیا میں داخل ہو جاتا ہے جو ہمارے ماضی کے تجربات سے بالکل علیحدہ ہے۔

☆ ہم مادی اجسام کی دنیا میں رہتے ہیں، ہم جیسے ہی یہ دنیا چھوڑتے ہیں اس سے جڑی دوسری دنیا میں داخل ہو جاتے ہیں۔

☆ ہم اسی کیفیت میں پیدا ہوتے ہیں جس کیفیت میں ہماری موت واقع ہوتی ہے۔

☆ موت یقیناً آئے گی اس سے زیادہ یقینی کوئی اور بات نہیں ہے۔

☆ دنیا میں ایسے لوگ ہیں جو خدا کے بارے ابہام میں مبتلا ہیں لیکن کوئی ایسا شخص نہیں جس کو موت کے بارے شبہہ ہو۔

☆ موت پر فتح حاصل کر لینے کا سادا سا مطلب ہے کہ موت کا کوئی وجود نہیں۔

☆ جو موت سے لڑے گا وہ رہ جائے گا جو موت کی حقیقت جان لے گا وہ اُس پر فتح پائے گا۔

☆ موت سے بڑا کوئی سچ نہیں۔

☆موت اتنی بڑی حقیقت ہے کہ اس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

☆لوگوں کے اختیار کئے ہوئے ہتھکنڈے بظاہر موت کو جھٹلانے میں کامیاب نظر آتے ہیں، مگر کبھی کامیاب نہیں ہوتے، کیونکہ موت بہر حال موجود ہے۔

☆موت سے دور بھاگنے کا مطلب بھی یہی ہے کہ آپ اُسی کی طرف دوڑ رہے ہیں۔

☆ہر آنے والے دن کے ساتھ موت نزدیک آتی جاتی ہے۔

☆موت کا مستقبل سے کوئی تعلق نہیں یہ تو ہر لمحہ واقع ہو رہی ہے۔

☆موت کبھی ایک دم نہیں آتی اس کا آغاز تو پیدائش کے لمحے سے ہی ہو جاتا ہے۔

☆موت کی ابتداء پیدائش ہے اور موت بذاتِ خود انتہا۔

☆اگر موت اور حیات دو علیحدہ چیزیں ہوتیں تو دونوں علیحدہ علیحدہ راستے پر گامزن ہوتیں دونوں کی راہیں کبھی ایک نہیں ہو سکتی تھیں۔

☆موت سے بڑا کوئی فریب نہیں۔ اس کے باوجود موت ایک ازلی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔

☆موت ہی زندگی کا بنیادی سچ ہے۔

☆موت و حیات دو متوازی لکیریں ہیں دونوں کبھی آپس میں نہیں ملتیں، لیکن دونوں ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہیں۔

☆تمام زندگی بحیثیت مجموعی موت کے گھیرے میں ہے۔

☆موت ہر حال میں ہمارے بہت نزدیک رہتی ہے ـــــ جتنا نزدیک ہم سے ہمارا سایہ، بلکہ سایے سے بھی نزدیک تر۔

☆یہ موت کا خوف ہی ہے جو معاشرے، وطن، خاندان اور دوستوں کے قیام کا سبب ہوتا ہے۔

☆یہ موت کا خوف ہی ہے جو عبادت گاہوں اور معبد کے قیام کا سبب ہے۔

☆یہ موت ہی ہے، جس کی وجہ سے لوگ گھٹنوں کے بل جھک کر دعائیں مانگتے ہیں۔

☆جب تک موت کا خوف غالب رہے گا ہماری زندگی حقیقت کا روپ نہیں دھار سکے گی۔

☆ہم اپنے مُردوں کے مدفن خواہ اپنی آبادیوں سے کتنے ہی دور کیوں نہ بنالیں، اس کے باوجود موت اپنے درشن کراتی رہے گی۔

☆کسی کی موت بیک وقت خود ہماری موت بھی ہوتی ہے۔

☆جو عبادت گاہیں موت کے خوف سے تعمیر ہوئی ہیں وہ خدا کے معبد نہیں۔

☆موت سے منہ موڑے اُس سے فرار حاصل کرنے کی خواہش ہمیشہ ہمارے دل میں ہوتی ہے۔

☆موت بھی ہمارا سایہ ہے، نہ کوئی شخص اپنے سایے سے فرار حاصل کر سکتا ہے نہ اس پر قابو پا سکتا ہے۔

☆موت زندگی کا سایہ ہے زندگی جیسے جیسے آگے بڑھتی ہے سایہ بھی اُس کے ساتھ بڑھتا جاتا ہے۔

☆موت زندگی کی پرچھائیں ہے جو ہمیشہ زندگی کے پیچھے رہتی ہے۔

☆خوف میں مبتلا رہنے کی وجہ سے جب ہمارا سامنا موت سے ہوتا ہے تو ہم حواس کھو بیٹھتے ہیں۔

☆موت وحیات محض ایسے مقامات ہیں جہاں سفر کے لئے گاڑیاں تبدیل کی جاتی ہیں۔

☆حیات وموت کی تمام کارروائی بے ہوشی کی حالت میں ہوتی ہو تو کوئی زندگی کو ہوش مندی سے کیسے گزار سکتا ہے۔

☆موت کو سمجھنے اور اُس سے آگہی کے لئے اس سے سامنا کرنا ضروری ہے، لیکن اگر کوئی موت کو اپنے مرنے کے وقت دیکھے گا تو اُس کو سمجھنے کی مہلت اُسے کیسے ملے گی؟

☆اپنے اندر سے اپنے جسم کو علیحدہ کر کے موت کے واقع ہونے کا تجربہ باآسانی کیا جا سکتا ہے۔

☆جو انسان حملہ آور اجل کو رضا کارانہ گلے لگاتا ہے وہ موت کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا بھی ہے اور خود بھی فی نفسہٖ موجود ہوتا ہے۔

☆جب تک موت سے بھاگتے رہو گے یہ تم پر غالب آتی رہے گی۔

☆ہم پر ہر دم خود اپنی موت کا سایہ منڈلاتا رہتا ہے۔

☆موت سے آزادی کی ضرورت ہے نہ فتح مندی کی، موت سے صرف واقفیت کی ضرورت ہے یہ واقفیت ہی آزادی کی نوید ہے۔

☆موت سے آگہی موت کو فنا کر دیتی ہے۔

☆جو ارادتاً موت سے ہمکنار ہوں وہ اچانک زندگی کو جان لیتا ہے۔

☆موت آنے سے پہلے جو موت کی تلاش میں نکلتا ہے وہی حقیقی زندگی کا سراغ پاتا ہے۔

☆جیسے ہی کسی کی موت آتی ہے اس کی رُوح دوسرے قالب میں ڈھل جاتی ہے۔

جنس

☆انسانی وجود کے بنیادی لوازم جنسیاتی ہیں اس لئے انسان کا ذہن جنس کے گرد ہی گھومتا ہے۔

☆انسان نے جنسی خواہش کی تکمیل کے لئے اَن گنت آلات ایجاد کیئے ہوئے ہیں۔

☆جنس کے جبر نے آدمی اور عورت کے درمیان فرق کو نمایاں کر دیا ہے۔

☆جنس انسان کے اندر بجلی سے زیادہ تابندگی رکھتی ہے۔

☆زندگی جنس کی توانائی ہے۔

☆جنس ایٹم بم سے زیادہ طاقتور ہے، یہ ایٹم ایک نیا زندہ انسان تخلیق کر سکتا ہے۔

☆جنسی توانائی کے ایک انتہائی معمولی سے جرثومے میں بڑی بڑی قد آور شخصیات پوشیدہ ہوتی ہیں۔

☆جنس ایک سچائی ہے، ٹھوس عددی حقیقت ہے، سفر کا نقطہ آغاز ہے۔

☆انسان کی کل ہستی کا مدار جنسی مشغولیات پر ہے اور وہ جنس کی توانائی سے بھرا ہوا ہے۔

☆جنسی ملاپ میں سب سے پہلے اَنا غائب ہوتی اور بے اَنائی جنم لیتی ہے۔

☆تجرد تک رسائی کے لئے جنس کا شعور ضروری ہے۔

☆جنسی تجربہ میں تفاخر رخصت ہو جاتا ہے، یہ خود شناسی کا ایک مرحلہ ہے۔

☆جنسی تجربہ میں ایک لمحہ کے لئے ہی سہی وقت رک جاتا ہے، عدم وقتی جنم لیتی ہے۔

☆جنسی تجربہ میں جسمانی معمول کی نسبت زیادہ لطیف شعور موجود ہے۔

☆مراقبے کا اولین ادراک صرف جنسی تجربہ کے ذریعہ ہوتا ہے۔

☆ہر شخص کم یا زیادہ تناسب سے جنس کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔

☆ہم جنس پرستی، جنس کے ساتھ جنگ کا نتیجہ ہے۔

☆جنس کی طلب کو گناہ نہیں ثواب سمجھا جائے۔

☆جبر کی وجہ سے جنس کی توانائی غلط راستوں سے پھوٹ رہی ہے۔

☆جنس خدا کا مقناطیسی بلاوا ہے۔

☆اس سرطان زدہ معاشرے کو تبدیل کرنے کے لئے جنس کو الوہی تسلیم کرنا ہوگا۔

☆مذہب کے نام پر جنس کے سمجھنے کے امکان کو برباد کر دیا ہے۔

☆جنس کوئلہ ہے جبکہ تجرد ہیرا ہے۔

☆جنس فطری ہے مگر جنسیت، جنس مخالف تعلیمات کی پیداوار ہے۔

☆جنس کو درست طور پر سمجھ لینے والا جنس سے بالاتر ہو جاتا ہے۔

☆موجودہ جنس پرستی معصوم جنس پرستی کا ہی حتمی نتیجہ ہے۔

☆جنس کے اندر لامحدود امکانات پوشیدہ ہیں، اس کو روح تک راہنمائی کرنی چاہئے۔

☆تعلیمات نے ہزاروں برس سے جنس کے باب نجات کو بند کر رکھا ہے۔

☆جنسی توانائی فطرتاً فقط نشیب کو بہتی ہے۔

☆انتشار زدہ انسان جنس کا قدرتی راستہ استعمال نہیں کرتا۔

☆جنس کو غلط طریقے سے استعمال کیا جائے تو یہ آپ کے مخالف ہو جائے گی۔

☆توانائی کے حصول کا ذریعہ مقعد اور توانائی کے نکاس کا ذریعہ آلاتِ تناسل ہیں۔

☆زندگی نے جنس کو موت کے عوض پایا ہے۔

☆جنس کے راستے کی بندش سے قبل ایک نیا راستہ کھولنا ضروری ہے تاکہ توانائیاں نئی سمت میں مُڑ جائیں۔

☆ہماری حیوانیت، قوت حیات اور توانائیوں کا آسان ترین ذریعہ نکاس جنس ہے۔

☆جنس مخالف نظریات کی تکرار جنس کے دروازے کو کمزور تر کر کے رکھ دے گی۔

☆انسان کا بنیادی وحشیانہ پن جنسیات کی وجہ سے ہے۔

☆جنس کی ملامت نہ کرو بلکہ مراقبے کی تعلیم و تربیت سے جنس اور مراقبے میں فرق واضح کرو۔

☆جنس بغیر دانش اور فہم کے جاری ہے۔

☆جنس پر جبر کے نتیجہ میں خاوند بیوی سے برگشتہ ہے اور بچے والدین کے نافرمان ہو چکے ہیں۔

☆جنسی اعتبار سے ہندو اور مسلمان مختلف نہیں۔

☆جنسی توانائی نہ برائی ہے نہ خود بری ہے یہ قدرتی توانائی ہے۔

☆جنسی خواہشات کے پیچھے اصل خواہش اکائی میں تبدیل ہو جانے کی ہے۔

☆جب تک انسان جنس کے محور کو تبدیل نہیں کرتا وہ معتدل اور قدرتی نہیں ہو سکتا۔

☆ جنس کے خلاف جتنا نبرد آزما ہوں گے اتنا ہی آپ دوسرے مرکز کی طرف رجوع کرتے جائیں گے جس کے بعد جنس آپ کی فطرت کا مرکز نہیں رہتی۔

☆ جنسی بھوک کی وجہ سے ایک عام ذہن جنسیت کے معاملے میں صحت مند نہیں ہوتا۔

☆ عام آدمی جب جنس کو استعمال کرتا ہے تو یہ اس کی دشمن ہو جاتی ہے اس کو تباہ کر دیتی ہے اور وہ اس کا اسیر ہو کر رہ جاتا ہے۔

☆ انسان جنسی وحشت کی بنا پر جنسی حرکات کا مرتکب ہوتا ہے۔

☆ ہم جنسی عمل سے گزر تو چکے ہیں لیکن احساس گناہ کے ساتھ۔

☆ لوگ جنسی عمل سے مطمئن نہیں ہوتے لیکن پھر بھی اس کو ترک نہیں کرتے۔

☆ جنس سے جتنا گریز ہوگا اتنی ہی زیادہ کشش محسوس ہوگی۔

☆ انسان گذشتہ پانچ ہزار سال سے خود کو جنس سے محفوظ رکھنے کی کوشش کر رہا ہے لیکن وہ ہر جگہ جنس اور اُس کی مختلف شکلوں سے متصادم ہے۔

☆ جنس اور تجرد ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں جیسے ابتدائی سرا اور انتہائی سرا۔

☆ انسان جیسے جیسے جنس کی سیڑھی پر چڑھتا جائے گا، آخر کار وہ مجرد زندگی میں داخل ہو جائے گا۔

☆ جنس کی ڈگری کو زیرو لیول پر کرنے کا نام تجرد ہے۔

☆ جنس سے تحقیر کے عمل نے ساری فضا کو آلودہ کر دیا ہے۔

☆ جب کوئی جنس سے بے تعلق ہو کر سنیاسی بن جاتا ہے تو خوابیدہ جنسی جذبات اس میں مؤثر کردار ادا کرتے ہیں۔

☆ سنیاس کے لئے جنس بہر حال پہلی سیڑھی ہے۔

☆ ستم تو یہ ہے کہ تخلیقی عمل کا نام جنس رکھ دیا گیا ہے۔

☆ جنسی تقاضوں کو دبانا، ان کا گلا گھونٹنا اس کو تباہ کرنے کے مترادف ہے۔

☆ جنس اور جنس زدگی میں نمایاں فرق ہے۔

☆ جب تک فطری جنس کو تحفظات کے بغیر قبول نہیں کیا جاتا محبت پنپ نہیں سکتی۔

☆ نوے فیصد ذہنی بیماریوں کا باعث جنس کا دباؤ ہے۔

☆ جنس الوہی ہے، جنس کی برتر و اعلیٰ توانائی خدا کی عکاس ہے۔

☆ جنس کو سمجھنے کے بعد ہی ہم جنس سے ماوراء ہو سکتے ہیں۔

☆ جنس سب سے زیادہ پُراسرار قوت ہے۔ یہ خدا کے اسرار میں سے ایک ہے۔

☆ نئی زندگی تخلیق کرنے کی تمہاری قوت الوہی اثاثہ ہے، یہ مقدس ہے، قابل پرستش ہے۔

☆ اگر زندگی میں محبت کی برسات دیکھنا چاہتے ہو تو جنس کے ساتھ جھگڑے کو ختم کرنے کا اعلان کر دو۔

☆ تم جس قدر جنس کو تسلیم کرو گے اسی قدر تم اُس سے آزاد ہو جاؤ گے۔

☆ تمام انسانی تخلیقات جنس سے متعلق خیالات سے بھری ہوئی ہیں۔

زندگی

☆ زندگی کی روح وقف کرنا ہی راستی ہے۔ زندگی کو اپنانا ہی حقیقی مذہب ہے۔

☆ یہ زندگی اپنے وقت پر ختم ہو جائے گی لیکن حقیقی زندگی سے فرار ممکن نہیں۔

☆ زندگی ارتقاء کی داخلی تمنا کی حامل ہے۔

☆ ہم کسی بھی سطح پر فطری زندگی نہیں گزارتے کیونکہ ہم نے زندگی کو مصنوعی طریقوں سے گزارنا سیکھا ہے۔

☆ زندگی میں ہر چیز ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہے۔

☆ زندگی کو اُس کی اصلی اور فطری شکل میں تسلیم کرو اور اُس کی کاملیت کے لئے کوشش کرو۔

☆ زندگی بہت سے پُراسرار معاملات کا مجموعہ ہے۔

☆ خدا کو پہنچنے والا زینہ زندگی سے ہی پایا جا سکتا ہے۔

☆ ہم زندگی کے ساتھ پیوست ہو گئے ہیں، لیکن اس پیوستگی میں توازن مفقود ہے۔

☆ زندگی تخلیقیت ہے ایک خود تخلیقی کا عمل ہے۔

☆ اگر ایک بار جینے کا گُر سیکھ لیا تو مرنا خود بخود آ جائے گا۔

☆ جس دن زندگی اور موت ساتھ رہنے پر رضامند ہو جائیں گے، تو زندگی نہایت ارفع اور اعلیٰ ہو جائے گی۔

☆ بھرپور طریقے سے پوری زندگی کو ایک لمحہ میں بھی جیا جا سکتا ہے۔

☆ زندگی بسر کرنے کا درست طریقہ معلوم ہو جائے تو زندگی مسرتوں کی برسات کر دیتی ہے۔

☆ ہم پوری زندگی دوڑتے ہی رہتے ہیں، کیوں؟ ہم بھرپور طریقہ سے زندہ رہنے کے بھی قابل نہیں رہے اور دوسری طرف موت کا خوف بھی ہمیں گھیرے ہوئے ہے۔

☆ زندگی کے معبد پر موت کے نام کی تختی لٹکا دی گئی ہے۔

☆ زندگی میں حتمی سچ کا ادراک ہی نجات کا پہلا قدم ہے۔

☆ زندگی کا سب سے بڑا راز ہی یہ جاننے میں ہے کہ مرا کیسے جائے۔

☆ زندگی دست نگر نظر آتی ہے تو اُس کی وہ زندگی کا غیر خالص تناظر ہے۔

☆ زندگی شعوری یا غیر شعوری طور پر بے انائی اور عدم وقتی کے لئے مسلسل کوشاں ہے۔

☆ رام کے لئے اُس کی اصل زندگی بھی ایک کردار تھی۔

☆ زندگی کی فصیل پر تو جنس ہوتی ہے لیکن اندر خدا کا گھر ہوتا ہے۔

☆ جب آپ ہر چیز کو مقدر سمجھتے ہیں تو پھر زندگی ایک ڈرامہ کے علاوہ کیا رہ جاتی ہے۔

☆ ہماری زندگی خسارے کی درد بھری کہانی ہے۔

☆ ہر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ وہ زندگی گزار رہا ہے یہ زندگی نہیں ہے، یہ صرف ایک کردار ہے جو معاشرے نے دیا ہے۔

☆ زندگی کی واحد سچائی موت ہے، باقی ہر شے غیر یقینی ہے۔

☆ زندگی خوابوں کے مصالحے سے تیار کی گئی ہے۔

☆ اگر ہر چیز کا فیصلہ ہو چکا ہے آپ کو صرف اداکاری کرنی ہے تو پھر ہر چیز ڈرامہ ہے۔

دُنیا

☆ دنیا صرف خارجی اشیاء کی دنیا نہیں ہے یہ ہمارے خوابوں کی دنیا ہے۔

☆ دنیا فی نفسہ ایک بڑا خاندان ہے لیکن جنس کی ملامت کر کے اس خاندان کی زندگی تباہ کر دی گئی ہے۔

☆ دنیا اناؤں کا بے ہنگم ہجوم بن کر رہ گئی ہے جس میں ہر کوئی اکیلا ہے، محض اغراض کے رشتوں سے بندھا ہوا۔

☆ پانچ ہزار سال کی مذہبی تعلیمات کے بعد بھی دنیا بد سے بدترین کی طرف گامزن ہے۔

ازدواجی تعلق

☆ جہاں شادیاں بغیر محبت کے ہوتی ہیں جنس جسمانی سطح پر جامد ہو جاتی ہے۔

☆ جہاں جسم شادی کی بنیاد ہوتا ہے وہاں شادی کا نظام زیادہ مضبوط ہوگا۔

☆ روایتی تعلیمات نے دنیا بھر میں ازدواجی حیات کو برباد کر کے رکھ دیا ہے۔

☆ محبت نہ ہو تو شادی بھی خریداری ہی رہے گی، خواہ ایک دن، خواہ عمر بھر کے لئے۔

☆ جب شادی شدہ زندگی ہی متعصبانہ اور زہریلی ہوگی تو محبت کا امکان کہاں ہوگا۔

☆ اگر خاوند اور بیوی ہی آپس میں محبت نہیں کر سکتے تو پھر دوسرا کون محبت کرے گا۔

☆ بیوی اپنے بیٹے سے محبت کے قابل تبھی ہو سکتی ہے جب وہ اپنے شوہر سے محبت کرتی ہو کیونکہ بیٹا باپ ہی کا عکس ہوتا ہے۔

لباس

☆ لباس اگر عریانی کے خوف سے پہنا جاتا ہے تو یہ بڑی تحقیر کی بات ہے۔

☆ لباس کا عریانی کی دہشت کی بنا پر پہنا جانا نسبتاً بڑی عریانی کی نشاندہی ہے۔

☆ تہذیب، تاریخ، کلچر کا بانی انسان کپڑوں کے اندر بھی برہنہ رہتا ہے۔

☆ آجکل لباس صرف جنسیت کو نمایاں کرنے کے لئے ڈیزائن کئے جاتے ہیں۔

☆ ایک شخص لباس کے باوجود عریاں اور ایک شخص عریاں ہونے کے باوجود بالباس ہو سکتا ہے۔

محبت

☆ خود سے محبت تمام محبتوں کی ابتداء ہے۔

☆ جو شخص خود سے محبت کرتا ہے جلد یا بدیر محبت سے چھلکنے لگتا ہے۔

☆ یہ محض ایک واہمہ ہے کہ محبت ہر جگہ موجود ہے یہاں کوئی کسی سے محبت نہیں کرتا۔

☆ محبت میں حال ہی کل وقت ہوتا ہے، نہ ماضی نہ مستقبل۔

☆ اگر تم محبت میں، قابو نہ آ سکنے والا سچ جاننا چاہتے ہو، تو کھلے دل کے ساتھ خدا کے وجود کو مکمل طور پر تسلیم کرو۔

☆ محبت ایک ایسی مسرت ہے جس میں دوئی کی زنجیریں ٹوٹ جاتی ہیں۔

☆ محبت سے بھرا شخص بے جان چیزوں کو بھی زندہ کر دیتا ہے۔

☆ محبت کا تجربہ تو حائل دیواروں کا انہدام ہے۔

☆ محبت بادشاہ گر ہے اور اَنا فقیر ساز۔

☆ محبت پہلا قدم ہے اور خدا منزل، نفیس، اعلیٰ ترین اور دائمی منزل۔

☆ محبت اور مراقبہ اکٹھے خدا سے وصال پاتے ہیں۔

☆ محبت تب جنم لیتی ہے جب انفرادیت ختم ہو جاتی ہے۔

☆ محبت غرض کی تابع نہیں محبت اپنا صلہ آپ ہے۔

☆ جہاں محبت کے گلاب کھلتے ہیں وہ سرزمین اَنا کی نہیں ہوتی۔

☆ محبت رواں رہتی اور تشنگی کو مٹاتی ہے۔

☆ محبت ہمیشہ مسرور ہوتی ہے جب وہ کچھ دے پاتی ہے۔

☆ جو شخص محبت کی طمانیت سے آشنا ہو گا وہ متبادل کی تلاش نہیں کرتا۔

☆ محبت کسی ایک کو راحت دے کر مسرور ہوتی ہے اَنا ہر کسی کو اذیت دے کر مسرور ہوتی ہے۔

☆ محبت شرکت میں سپردگی میں ممنون ہوتی ہے۔

☆ محبت انسان کو لافانی بنا دیتی ہے۔

☆ محبت، محبوب بننے کی تعلیم ہے۔

☆ محبت کچھ دے کر ہی شکریہ پا لیتی ہے اسے لفظوں میں شکریہ ادا کروانا مطلوب نہیں ہوتا۔

☆ محبت خدا سے نزدیک تر ہے۔

☆ محبت ایثار کی زبان ہے جبکہ اَنا لینے کی زبان سمجھتی ہے۔

☆ محبت ہونا زندگی کی فطرت ہے۔

☆ محبت کا کوئی صحیفہ ہے، نہ کوئی چارٹ اور نہ ہی کوئی نعمت، نہ ہی کوئی مرتب اصول۔

☆ محبت کو اندر سے اُبھرنا چاہیئے۔

☆ جو شخص جتنا زیادہ محبت سے بھرا ہو گا اُس کے باطن میں اُتنا ہی زیادہ گہرا اطمینان ہو گا۔

☆ صرف انسانوں سے محبت کرنا ہی کامل ہونے کے لئے کافی نہیں اس کے لئے سرتاپا محبت سے معمور ہونا پڑتا ہے۔

☆ جو سب سے محبت نہیں کر سکتا وہ ایک سے بھی محبت نہیں کر سکتا۔

☆ جو محبت سے معمور نہیں وہ انسان نہیں۔

☆ محبت کسی تعلق کا نام نہیں یہ تو ایک ذہنی کیفیت ہے۔

☆ محبت تو شخصیت ساز ہے۔

☆ انسان میں انسانیت اس وقت جنم لیتی ہے جب اُس کا دل محبت سے معمور ہو۔

☆ محبت اور مراقبے سے بابِ الٰہی وَا ہوتا ہے۔

☆ غیر مشروط محبت کے لمحات ہی سکون آمیز طمانیت کے لمحات ہوتے ہیں مشروط محبت کوئی محبت نہیں ہوتی۔

☆ جتنی تمہارے اندر محبت بڑھتی جائے گی جنس کا امکان کم ہوتا جائے گا۔

☆ محبت کا مقام دل ہے اور دل جسم کی طرح مضبوط نہیں ہوتا۔

☆ گہری محبت میں دماغ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے۔

☆ محبت کے ساتھ ہی واحدانیت کا تصور وابستہ ہے۔

خدا

☆ خدا اور رُوح سے متعلق سارا شور شرابا خالی خولی یقین ہے۔

☆سُنی سُنائی بات پر یقین کر کے، حاصل شدہ خدا بھی کتاب کے آخر میں لکھے ہوئے کسی سوال کے جواب کے مترادف ہوگا، ایسا خدا زندگی سے محروم، مُردہ، ناکارہ اور کسی کام کا نہیں ہوگا۔

☆اگر خدا نہیں ہے صرف مادہ ہے تو پھر ہر زندگی بخش چیز جس سے زندگی میں بہار ہے، ختم ہو جائے گی۔

☆ایک کے بعد ایک ہر چیز ختم ہو جائے گی۔ آخرالامر معدومیت بچے گی، محبت اسی معدومیت کی زائیدہ ہے، اور یہی معدومیت خدا ہے۔

☆انتشار، بے سکونی، عدم تکمیل، اضطراب، سب میں کے جھلملاتے سایے ہیں۔

☆اَنا سے نجات میں نروان ہے۔

☆جب تک مَیں باقی ہے اردگرد کی ساری دُنیا دوسرا ہے۔

☆اَنا قربتوں، یکجائیوں اور اپنائیت کی دشمن ہے یہ قربت میں بھی افتراق و اختلاف کو برقرار رکھتی ہے۔

☆اَنا فاصلوں، اجنبیت اور دوری کو جنم دیتی ہے۔

☆جب تک اندر مَیں موجود ہے تُو کے احساس سے چھٹکارا ناممکن ہے۔

☆اَنا ہی کی وجہ سے گہرا جنسی تجربہ بھی لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب نہیں لاتا۔ جسم تو نزدیک تر ہوتے ہیں لیکن لوگ حقیقتاً دور ہوتے ہیں۔

☆جتنی جس کی اَنا مضبوط ہوگی وہ اتنا ہی دوسروں سے روابط قائم کرنے سے معذور ہوگا۔

☆انسان بُرا ہو یا نیک اَنا سب میں برابر موجود ہوتی ہے۔

اَنا

☆اَنا پرست ایک سہمی ہوئی شخصیت ہوتا ہے۔

☆اَنا کا احساس تو ہو سکتا ہے لیکن اس کی جائے وقوع تلاش نہیں کی جا سکتی۔

☆جب اَنا ختم ہو جاتی ہے تو صرف زندگی باقی رہتی ہے۔

☆اَنا تو رخت اور ویرانے تخلیق کرتی ہے۔

☆اَنا جھوٹی ہے، اُسی کو موت ہے، مگر ہم اُس کا سہارا لئے ہوئے ہیں۔

☆آپ جتنا لڑیں گے اَنا اُتنی ہی مضبوط ہوگی۔

☆باقی لوگوں کے ساتھ زندہ رہنے کے لئے اَنا کو ختم کرنا پڑتا ہے۔

☆اَنا کو عشق کی توفیق ارزاں نہیں ہوتی اور عشق توفیق ہے کفارہ نہیں۔

☆اَنا سب سے علیحدگی کا تقاضا کرتی ہے۔

☆اَنا آزادی نہیں جبر کو جنم دیتی ہے۔

☆کسی کی اَنا کو توڑنے سے خود اپنی اَنا کو تقویت ملتی ہے۔

☆اَنا دولت مانگتی ہے کیونکہ وہ طاقت کی طلبگار ہوتی ہے۔

☆ہم جتنا کسی کی اَنا کو ٹھیس پہنچاتے ہیں اتنی ہی ہماری اَنا کی تسکین ہوتی ہے۔

متفرقات

☆زہر: جو اپنی خوشی سے زہر کو قبول کرتا ہے وہ اس کے لئے زہر نہیں آبِ حیات بن جاتا ہے۔

☆پیر: دونوں پیر ایک ہی وجود کا حصہ ہیں ایک کو چلنا ہے، ایک کو رکنا ہے۔

☆مادہ پرست: مادے پر یقین رکھنے والے لوگ اس حال کو پہنچ چکے ہیں جہاں عالمگیر خودکشی کا واضح امکان موجود ہے۔

☆توانائی: تمام توانائی مزاحمت سے پیدا ہوتی ہے۔

☆دکھ: دکھ کو خوش آمدید کہنے والوں کے لئے دکھ دکھ نہیں رہتا۔

☆وحدت: طاقت اور توانائی کے پیچھے وحدت کا قانون کارفرما ہے۔

☆ذہن: ذہن کوئی چیز نہیں الجھن کی کیفیت ہے انتشار کی علامت ہے اس کا ہونا ہی ایک بیماری ہے۔

☆سنیاسی: سنیاسی کی آنکھوں کی میجک اس کی جنسی توانائی کی غماز ہے۔

☆عافیت: عافیت کا طلبگار کبھی پُرسکون نہیں رہتا۔

☆ہمت: غصے کی شدت سے کہیں زیادہ ہمت معاف کرنے کے لئے درکار ہے۔

☆تیزی: ہر شخص جہاں ہے وہاں سے بھاگ جانا چاہتا ہے کیونکہ وہ خوفزدہ ہے۔

☆ غصہ: جوکوئی غصہ کے اظہار کے خلاف ہے اُس کی معافی اور درگزر غیر حقیقی ہوگی۔

☆ دماغ: الجھن کا ہی دوسرا نام دماغ ہے۔

☆ معاہدہ: حالات کی حقیقی تصویر دیکھنے کے لئے تصور کا اپنی ذات سے بہت گہرا معاہدہ ہے۔

☆ خیالات: انسان کے خیالات اُس کی آسانیوں کے پس منظر سے اُبھرتے ہیں۔

☆ آگہی: جب دماغ کی الجھنیں ناپید ہو جائیں تو جو باقی بچتا ہے وہ آگہی ہوتی ہے۔

☆ عبادت: عبادت مطلق پیار ہے۔

☆ امن وسکون: دکھ بھری زندگی سے بھی مطمئن رہنے والوں کے لئے امن وسکون کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

☆ درگذر: غصہ کی انتہائی تخفیف کا نام ہی درگذر ہے۔

☆ بے چینی: بے چینی کو تسلیم نہ کرنے میں ہی بے چینی کی جڑیں ہیں۔

☆ تضاد: اس دنیا میں تضاد نام کی کوئی شے نہیں۔

☆ فرسودہ نظریات: تمام فرسودہ نظریات نے انسانیت کو دوزخ میں معلق کر رکھا ہے۔

☆ میرا خیال: اگر خیالات سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہو تو میرا خیال کہنا ترک کر دو۔

☆ ترک: ترک کا پرچار کرنے والے سب لادین ہیں۔

☆ بھیڑ: بھیڑ تنہائیوں کا میلہ ہے۔

☆ طوائفیت: طوائفیت، انسان کے تہذیبی ارتقاء کا نتیجہ ہے۔

☆ خلا: ایک خلا میں ہی دوسرے خلا کا انضمام ہو سکتا ہے۔

☆ خلا: ہر چیز کی دیواریں ہوتی ہیں لیکن خلا کی نہیں۔

☆ انتباہ: جس دن ہم دولت کے لالچ میں مبتلا ہو گئے ہمیں بھی کمزور اور احمق انسانوں کی طرح معبدوں کو جانا پڑے گا۔

☆ تخلیق نو: تمام فطرت تخلیق مسلسل میں تخلیق نو کا عمل جاری رکھے ہوئے ہے۔

☆ تخلیقیت ہی طمانیت کی برسات کرتی ہے۔

☆ بیج: بچوں کو طویل عرصہ تک عریاں رہنا چاہیے تاکہ پاگل پن کا کوئی بیج ہی نہ رہے۔

☆ جبر: جبر کے نتائج کبھی صحت مند نہیں ہوتے۔

☆ جبر کو یقینی صورت دینے کے لئے اس پر خوبصورت غلاف چڑھائے جاتے ہیں۔

☆ جفت: جفت کمزوروں کے لئے قطعاً نہیں ہے۔

☆ تلاش حق: بانجھ اور بنجر تلاش حق کی مہم میں شامل نہیں ہو سکتے۔

☆ ایجاد: زندگی کے تحفظ کے لئے منہ اور نسل کے تحفظ کے لئے جنس کو ایجاد کیا گیا تھا۔

☆ ذہنیت: ہر شخص کو بے لباس جینے کی ذہنیت پیدا کرنی چاہئے۔

☆ بچے: جو بچے والدین پر یقین کھو بیٹھیں ان میں خدا کا یقین بھی کبھی پیدا نہیں ہوتا۔

☆ بچے والدین کی راست روی سے ہی خدا کا پہلا شعور حاصل کرتے ہیں۔

☆ نفرت: نفرت سے بھرا ہوا شخص کبھی مطمئن نہیں ہو سکتا۔ وہ ہمیشہ بے چین رہتا ہے۔

☆ نفرت بھرے شخص کے لئے انسان بے جان اشیاء ہوتے ہیں۔

☆ بربادی: بربادی کبھی خوشی سے بھرپور نہیں ہوتی۔

☆ خوشی: خوشی صرف دوسروں کو فائدہ پہنچا کر ہی حاصل ہو سکتی ہے۔

☆ آگ: خواہشوں کی آگ میں جلنے والا شخص ایک عہد سے دوسرے کی طرف بھاگتا رہتا ہے۔

☆ تحفہ: کسی کو تحفہ دینے کا صلہ مسرت ہے۔ اس میں رشتے اور تعلق کی کوئی قید نہیں۔

☆ پہلا قدم: جب تک جھوٹ عیاں نہیں کر دیئے جاتے سچ کی طرف پہلا قدم بھی اٹھایا نہیں جا سکتا۔

☆ سفنی: سفنی کثرت سے دہرائے جانے پر پتھر ہو جاتی ہے۔

☆ فرق: بغیر محبت کی شادی اور طوائف کے ہاں جانے میں معمولی سا بھی فرق نہیں۔

☆ مشترک: ہندو دہشت اور مسلمان دہشت میں کوئی فرق نہیں، دونوں ایک ہیں، صرف شکلیں بدلی ہوئی ہیں۔

☆ احمقانہ تصور: خدا آپ سے باپ کی طرح پیار کرتا ہے یہ انتہائی احمقانہ تصور ہے۔

☆ نہریں: نہر مربوط اور پابند ہے اُس کا سفر متعین ہے، لیکن دریا آزاد ہے اُسے بھی کہیں پہنچنا ہے لیکن اُس کی منزل متعین نہیں۔

☆ یادداشت: یادداشت کبھی محو نہیں ہوتی، یا تو یہ پوشیدہ رہتی ہے یا نمایاں۔

☆ چراغ: چراغ کا کوئی ہدف نہیں ہوتا، اُس کی روشنی چاروں طرف پھیل جاتی ہے۔

☆ یادیں: جب ایک بار یادوں کی لہر کو آزادی مل جاتی ہے تو پھر اس کو روکنا ممکن نہیں ہوتا۔

☆ اواگون: ضروری نہیں کہ جو اس زندگی میں نیک اور باکردار ہے وہ پچھلی زندگی میں بھی ایسا ہی رہا ہو۔

☆ رَو: ہمارے خیالات کی عمومی رو آنے والے وقت کی طرف ہوتی ہے، یہی زندگی کے حق میں بہتر بھی ہے۔

☆ سرشت: ایک معین سمت میں واقعات کی لہر کو دیکھنا ہی ہماری سرشت میں شامل ہے۔

☆ ثقل: کسی کو اپنی طرف کھینچنے کا مطلب ہے اُس کو اپنے سے دور بھگانا۔

☆ بوجھ: ذہن یادوں کا غیر معمولی بوجھ برداشت نہیں کرسکتا۔

☆ وقت: خواب میں وقت بہت تیزی سے گزرتا ہے روزمرہ زندگی کے اوقات سے مختلف ___ خواب کے ایک لمحے میں اَن گنت سال گذر جاتے ہیں۔

☆ مایا: مایا کا وجود محض ایک فریب ہے صرف اُسے دیکھنے والا حقیقی ہے۔

☆ خواب: مہاتما، یا ایک نیک صفت درویش بن جانا بھی ایک چور بن جانے جیسا خواب ہے۔ اچھے خواب بھی دیکھے جاسکتے ہیں اور برے بھی۔

☆ قرب: گنہگار خدا کا قرب حاصل کرلیتا ہے لیکن نیک آدمی اس میں کامیاب نہیں ہوتا۔

☆ تہہ خانے: ہماری پچھلی زندگیاں ان تہہ خانوں کی مانند ہیں جہاں کبھی ہم وا کرتے تھے۔

☆ پہاڑ: پہاڑ بھی کوئی شعور نہ رکھنے کے باوجود زندہ ہیں وہ ننانوے فیصد خود آگہی کے حامل اور ایک فیصد بے حس۔

☆ ملغوبہ: ہمارا وجود پچھلے جنموں کی ان تمام خصوصیات کا ملغوبہ ہے جو ہم گزار چکے ہیں۔

☆ عکس: ہم جو کچھ ہیں وہ اُس کا عکس ہیں جو ہم ماضی میں رہ چکے ہیں۔

☆ شام تک: شام ہونے تک لوگوں کا انسان بنے رہنا عملاً ممکن نہیں۔ وہ تھک تھکا کر ایک وحشی جانور کا روپ دھارن کرلیتا ہے۔

☆ صبح کے تازہ دم انسان سے توقع ہوتی ہے کہ وہ خدا کی طرف رجوع ہوگا، شام کو تھکے ہوئے انسان سے یہ اُمید کم ہوجاتی ہے۔

☆ درخت: ایک درخت کا مطلب تمام پتوں کے ڈھیر سے کہیں زیادہ ہے۔

☆ لامحدود: انسانی ذہن میں اپنے آپ کو دھوکہ دینے کی لامحدود گنجائش ہے۔

☆ فریب: زندگی میں پیش آنے والے تمام فریب تیزی سے گھومتی ہوئی اشیاء کی بدولت وقوع پذیر ہوتے ہیں۔

☆ مادہ: جیسے جیسے سائنس مادے کے نزدیک آ رہی ہے مادے کا وجود تحلیل ہوتا جارہا ہے۔

☆ بیہودگی: کسی کو اپنے جیسا بنانے کی کوشش کرنا بڑی بیہودگی ہے۔

☆ روحانی جارحیت: کسی کو زبردستی اپنا ہم خیال بنانا روحانی جارحیت اور پُرتشدد عمل ہے۔

☆ چراغ: دنیا میں صرف ایک چراغ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کی لَو نیچے کی طرف نہیں جھکتی اس کا رُخ ہمیشہ اوپر کی طرف رہتا ہے۔

☆ جو بھی بلند ہوگا وہ معدوم ہوگا۔

☆ سیاست: سیاست کی بنیاد ہی نسل پرستی اور ذات پات کے مسائل کو فروغ ہے۔

☆ نفرت: نفرت خون خرابہ چاہتی ہے۔

☆ روح: اعلیٰ درجے کی رُوحیں اپنے لئے جسم کو قید سمجھتی ہیں۔

☆ اچھی رُوحوں کو نئے جنم کے لئے موزوں کوکھ حاصل کرنے میں دشواری ہوتی ہے۔

☆ دشمن: ہمارے کچھ دشمن ایسے ہیں جن میں حقیقت میں کوئی وجود نہیں۔

☆ مجسمہ: مجسمہ پتھر کے اندر ہوتا ہے، مجسمہ بنانے کے لئے اُس کی کثافت کو دور کرنا پڑتا ہے۔

☆ کوئی مجسمہ بنایا نہیں جاتا، اُسے تو دریافت کیا جاتا ہے، اُسے اندھیرے سے روشنی میں لایا جاتا ہے۔

☆ صحت: دنیا کا کوئی ڈاکٹر ایسا نہیں جو بتا سکے کہ صحت کیا ہے؟

☆ صحت انسان کے اندر پوشیدہ ہوتی ہے انسان اُس کی تعریف متعین نہیں کرسکتا۔

☆ صحت کسی تعریف کو خاطر میں نہیں لاتی۔ صحت ہمارے اندر ہے، صحت ہماری فطرت ہے۔

☆ کوئلہ: کوئلہ ہزاروں برس کے عمل سے گزر کر ہیرا بن جاتا ہے۔

☆ کوئلہ اور ہیرا ایک ہی عنصر کے دو مقامات ہیں۔

☆ جبر: انسان کو اُس کی اپنی ہی قوت کے ساتھ جھگڑے میں جبراً شامل کرلیا گیا ہے۔

☆ تضاد: انسان کو ایک طرف تو پاگل بنانے کا سامان ہے تو دوسری طرف اُس کو بہتری کے لئے

پاگل خانے بھی بنائے گئے ہیں۔

☆قسمیں: ہر شخص کو اُن لوگوں سے محتاط رہنا چاہئے جو بہت زیادہ قسمیں کھاتے ہیں ان کے اندر زیادہ گہری چالاکی ہوتی ہے۔

☆عزم: اگر ذہن کے دس حصے ہوتے ہیں تو صرف ایک حصہ ہوگا جو پختہ عزم کرتا ہے جبکہ باقی نو حصے اس کے الٹ ہوتے ہیں۔

☆تھکن: تھکن طاری کرنے والا معاملہ کبھی زندگی کا فطری راستہ نہیں ہوتا۔

☆تصرف: کوئی جتنا زیادہ صاحب تصرف ہوگا اتنا ہی زیادہ خطرناک ہوگا۔

☆وقفہ: اگر تم جبر کرتے ہو تو آرام کا ایک وقفہ لازم ہوگا۔

☆کامیابی: کامیابی اور ناکامی کا دارومدار ناواقفیت پر ہوتا ہے۔

☆ناکامی: ناکامی اندھیرے کا نتیجہ ہوتی ہے، روشنی ہو تو ناکامی ممکن نہیں ہوتی روشنی خود کامیابی کی علامت بن جاتی ہے۔

☆نظام حیات: موت کو صحیح سمجھتے ہوئے جو بھی نظام حیات بنایا وہ غلط ثابت ہوا۔

☆کائنات: خدا کی کائنات خوشیوں، مسرتوں اور دلکشیوں سے لبریز ہے۔

☆خوف: ہم تنہائی میں خوفزدہ ہو جاتے ہیں، ہم اپنے آپ سے خوفزدہ ہوتے ہیں دنیا میں کوئی ایسا نہیں جس سے ہم خود سے بڑھ کر خوفزدہ ہوں۔

☆بے آبرو: خود کو دوسروں کے سامنے غیر مطمئن ظاہر کرنا دراصل اپنی بے آبروئی کا اعتراف، نقصان اور شکست تسلیم کرنے کے مترادف ہے۔

☆اصل: ہم بیرونی طور پر خوش نظر آنے کے باوجود اندر سے وہی ہوتے ہیں جو اصل میں ہیں۔

☆آغاز: انسان کو معمولی درجے کی تکلیفوں سے اپنے تجربات کا آغاز کرنا چاہئے۔

☆مشکل: خوشیوں میں تکلیفوں کی نسبت حواس قائم رکھنا زیادہ مشکل ہوتا ہے۔

☆روزہ: روزے کا مطلب، خود سے نزدیک تر رہنا اور جسم و جاں کے درمیان زیادہ فاصلہ پیدا کرنا ہے۔

☆بھوک کے احساس کو خود سے دُور رکھنا ایک نفسیاتی آگہی کا نام ہے اسی کا نام روزہ ہے۔

☆مہمان: گھر میں آنے والا مہمان گھر کا حصہ نہیں ہوتا۔

☆خبردار: مسرت یا پریشانی میں مبتلا ہونے سے پہلے ان کی طرف سے خبردار رہو۔

☆کبھی نہیں: جن خوشیوں کے ہم متلاشی ہوتے ہیں وہ کبھی نہیں آتیں، اور اگر آ بھی جائیں تو دروازے سے باہر ہی کھڑی رہتی ہیں۔

☆سیاہی: رات جتنی کالی ہوگی ستارے اتنے ہی چمکدار ہوں گے۔

☆بیداری: ایک بیدار ذہن ہی اپنے لئے اپنی پسند کا بطن اختیار کر سکتا ہے۔

☆مفکر: مشاہدہ کرنے والا شے کے اندر کا جائزہ لیتا ہے جبکہ مفکر اُس کے اطراف میں چکر لگاتا ہے۔

☆لباس: محض کپڑے تبدیل کر لینے سے زندگی میں کوئی انقلاب نہیں آجاتا۔

☆تبدیلی: بنیادی سوال لوگوں سے ایک چیز چھڑا کر دوسری چیز پر لگانے کا نہیں بلکہ ان کی ذہنیت تبدیل کرنا کا ہے جو اُن کو بعض عادتوں کا اسیر بناتی ہے۔

☆معدہ: جب معدہ خراب ہوتا ہے تو انسان کو خدا کی ذات میں کوئی دلچسپی نہیں رہتی۔

☆ناراضگی: ناراضگی بھی ایک قسم کا رشتہ قائم کرتی ہے۔

☆خالی جگہ: ہم خالی جگہ سے ڈرتے ہیں اسی لئے کوئی خالی جگہ نہیں رہنے دیتے، اُسے مختلف چیزوں سے بھرتے رہتے ہیں۔

☆درست: کوئی کسی کا سر قلم کر کے خود کو درست ثابت نہیں کر سکا۔

☆کامیابی: کسی دوسرے کی کامیابی کبھی آپ کی کامیابی نہیں ہو سکتی۔

☆شاگرد: جو لوگ شاگرد لئے پھرتے ہیں انہوں نے تو ابھی خود کو بھی نہیں پایا ہے وہ تو خود دوسرے گروؤں سے امیدیں لگائے پھر رہے ہیں۔

☆روش: مانگنے کی روش چھوڑو حاصل کرنے کی جدوجہد اپناؤ۔

☆اہمیت: کسی جگہ پہنچنا اہم نہیں، اہمیت یہ ہے کہ آپ خود وہاں پہنچنے کی ہمت پیدا کریں۔

☆بقائے دوام: بقائے دوام کا تجربہ بھی پھول کی مانند ہے پہلے پودے کی دیکھ بھال کرنا پڑتی ہے پھر پھول کھلتے ہیں۔

☆مستقبل: مستقبل؟؟ ہمارے اطراف کل موجودات کا حاصل جمع ہے۔

☆سوچنا: سوچنا اصل میں حقائق کے بارے شکوک و شبہات پیدا کرنا ہے۔

☆ کوئی حقیقت محض سوچنے سے آشکارا نہیں ہوگی۔

☆ سوچنے کا مطلب ہے ذہن میں پہلے سے موجود باتوں کا اعادہ۔

☆ سوچ کبھی نئی نہیں ہوتی۔

☆ سوچنا اپنے حافظے کو ٹٹولنے کے علاوہ کچھ نہیں۔

☆ سوچ کبھی اصل نہیں ہوتی دیکھنے والا اصل ہوتا ہے۔

☆ خودکشی: خودکشی کرنے والے موت سے زیادہ زندگی سے ڈرتے ہیں۔

☆ تصور: تصور ہمیشہ سچائی کی عکاسی کرتا ہے، خیال ہمیشہ آسانی تلاش کرتا ہے۔

☆ تعلق: تعلق کا یہ مطلب نہیں کہ ہم کسی کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں تعلق کا مطلب ہے اب ہمارے درمیان کوئی دوسرا نہیں۔

☆ لہر: لہر، برف کا تودہ بن کر باقی تو رہ سکتی ہے لیکن سمندر سے جدا ہو کر____ لیکن اُسے بھی تو پگھلنا ہے۔

☆ لہر معدوم ہونے کے باوجود پورے سمندر کی حیثیت میں موجود رہتی ہے۔

☆ لہر ہونا اس بات کی علامت ہے کہ عدم اُس کی منزل ہے۔

☆ سمندر لہر کے بغیر ممکن ہے مگر لہر سمندر کے بغیر ممکن نہیں۔

☆ اپنی ذات میں تنہا لہر اپنی فنا سے خوفزدہ ہوتی ہے۔

☆ کیفیت: متحرک رہنا بھی ایک کیفیت ہے اور آرام کرنا بھی ایک کیفیت ہے۔

☆ خودغرض: سب سے کٹ جانے کا مطلب ہے خودغرضی۔

☆ سہولیات خیالات میں تبدیلی کا باعث بنتی ہیں۔

☆ پانی: پانی جتنا ٹھنڈا ہوتا جائے گا سخت ہوتا جائے گا۔ (برف کی شکل میں)

☆ سادہ: جو شخص جتنا گرم ہوگا اتنا ہی سادہ ہوگا۔ اُس میں اتنی ہی ملائمت ہوگی۔

☆ سردمزاج: سردمزاج آدمی سخت ہو جاتا ہے اُس کے دل میں کوئی داخل نہیں ہو سکتا۔

☆ گھر: شاید ہی کوئی ایسا گھر ہو جہاں باپ بیٹوں کے درمیان محبت کا رشتہ قائم ہو۔

☆ خوف: کوئی جتنا زیادہ خوفزدہ ہوگا اتنا ہی اُس کو اپنے تحفظ کی فکر زیادہ ہوگی۔

☆ دہشت گردی: دہشت گردی کی بنیادی وجہ دوسروں کو قتل کر کے خود اپنی موت کو بھول جانا۔

☆ قاتل: ایک خطرناک آدمی اندر ہی اندر موت سے فرار کا خواہشمند ہوتا ہے۔

☆ عقائد: عقائد سر کے درد کے ساتھ تبدیل ہو جاتے ہیں۔

☆ ہمارے عقائد کا انحصار ہمارے حالات اور آسائشوں کے تابع ہے۔

☆ توہین: ہمدردی کا مستحق بن جانا توہین کے مترادف ہے۔

☆ سزا: دنیا میں انتہائی سزا موت نہیں ہے کیونکہ موت سزا کے طور پر تو بہت آسان ہے، یہ لمحوں میں آ لیتی ہے۔

☆ اضطراب: مضطرب اور بے سکون دماغ خدا کی آماجگاہ نہیں بن سکتا۔

☆ غصیلا: منتشر الخیال، غیر مطمئن اور غصیلا دماغ خدا کو تسلیم نہیں کرتا، اُس کے وجود کا منکر ہو جاتا ہے۔

☆ اَنا کی بیداری: جب تک اَنا بیدار ہے آپ لامحدودیت میں داخل نہیں ہو سکتے۔

☆ تناؤ: دماغ کا تناؤ، الجھنیں اور تجسس پورے جسم کو ہلائے رکھتے ہیں۔

☆ بے سکونی: بے سکونی پورے جسم کو احتجاج پر آمادہ کر دیتی ہے۔

☆ بیداری: بیداری کی حالت کے خیالات نیند کی حالت میں خواب بن جاتے ہیں۔

☆ تصویریں: الفاظ کی زبانیں تو دنیا بھر میں مختلف ہیں لیکن تصویروں کی زبان بین الاقوامی ہے۔

☆ تصویری زبان انسانی دماغ کے لئے پوری دنیا میں ایک ہی ہے اسی لئے مصور کی تخلیق پوری دنیا میں سمجھی جاتی ہے۔

☆ زبان: تصویری زبان ہر ایک کی زبان ہے۔

☆ عکسی زبان ہمارے لئے فطری ہے۔

☆ بہاؤ: جب خیالات کا بہاؤ تیز ہوتا ہے تو دماغ کو خون کی فراہمی میں تیزی آ جاتی ہے۔

☆ بیماری: ہماری بیشتر بیماریاں مصنوعی ہیں۔

☆ ہر بیماری انسانی و[illegible]کسی پوشیدہ حصے میں ہوتی ہے۔

☆ دنیا میں بیماریوں [illegible] اضافہ نہیں ہوا ہے ان کے بڑھنے کا سبب انسان کا روزمرہ کا بڑھتا ہوا علم ہے۔

☆ بہتر معاشی حالات بیماریوں میں کمی کا باعث ہونا چاہئے تھے لیکن ایسا نہیں ہوا۔

☆ ڈاکٹر حقیقی بیماریوں کا علاج کر سکتے ہیں مصنوعی بیماریوں کا ان کے پاس کوئی علاج نہیں۔

☆ خواتین کی پچاس فیصد بیماریاں قطعی جھوٹی ہوتی ہیں۔

☆ جب کسی عورت کو مرد کی توجہ درکار ہو تو وہ فوراً بیمار پڑ جاتی ہے۔

☆ بیمار انسان ایک آمر، ایک جارح کے مثل ہوتا ہے جیسے جیسے اُس میں آمرانہ رجحانات فروغ پائیں گے وہ اتنا ہی بیمار بنتا جائے گا۔

☆ بیماری رحم کا سبب بنتی ہے، پیار کا نہیں۔

☆ جب تک مصنوعی بیماریوں کا رواج رہے گا جھوٹے معالج بھی موجود رہیں گے۔

☆ مصنوعی بیماری کے لئے مصنوعی دوا ہی کارگر ثابت ہوتی ہے۔

☆ توہمات: کسی چیز کی حقیقت جانے بغیر اس کو تسلیم کرنا یا اُس کی تردید کرنا توہمات کے زمرے میں ہے۔

☆ بلا تصدیق اندھی عقیدت قائم کر لینا، وہم ہے۔

☆ تنویم: تنویم بنیادی طور پر ایک غیر حقیقی دنیا ہے۔

☆ تنویم ایک اختراعی نیند ہے۔

☆ طریقے: جھوٹ کو ختم کرنے کے لئے جھوٹے طریقے ہی اختیار کئے جاتے ہیں جن کی اپنی اہمیت ہوتی ہے۔

☆ اندھیرا: اندھیرے کا کوئی مثبت راست وجود نہیں۔

☆ اندھیرا ایک منفی اور غیر حقیقی وجود ہے جو صرف روشنی نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔

☆ سایہ: اگر ہم انسانی جسم کو شیشے کا بنا سکتے تو کوئی سایہ وجود میں نہ آ سکتا۔

☆ سایہ صرف روشنی کی غیر موجودگی کا نام ہے۔

☆ سایہ وجود رکھنے کے باوجود غیر موجود ہے۔

☆ لاعلمی: خدا پر یقین کرنے والا بھی اتنا ہی لاعلم ہو سکتا ہے جتنا اُس سے انکار کرنے والا۔

☆ دانشمند ہونا بھی کچھ آسان کام نہیں ہر چیز کو باریک بینی سے دیکھنے کے لئے تمام اعصاب نچوڑنے پڑتے ہیں۔

☆ دھوکہ: دنیا میں دو قسم کے فریب ہیں پہلا مادے کا فریب، دوسرا 'میں' یعنی اَنا کا فریب، دونوں

ہی اپنی حقیقت میں محض دھوکہ ہیں۔

☆ خرافات: ہوش سنبھالنے کے بعد کوئی ہندو بننا پسند کرتا ہے نہ مسلمان ___ لہٰذا بلوغت سے پہلے بچوں کے ذہن میں یہ سب خرافات بھر دینا ضروری سمجھا جاتا ہے۔

☆ کم عقل: جنہیں ہم مذہبی سمجھتے ہیں وہ اکثر کم عقل ہوتے ہیں۔

☆ کٹر واد: جب تک دنیا میں کٹر ہندو اور کٹر مسلمان موجود ہیں دونوں میں اتحاد کیسے ہو سکتا ہے۔

☆ وباء: جب تک لوگوں کے خدا مختلف رہیں گے، عبادت گاہیں مختلف رہیں گی، دعائیں اور اشلوک مختلف رہیں ایک کے نزدیک قرآن اور دوسرے کے نزدیک گیتا مقدس ہوں گی مذاہب کے درمیان اس خطرناک وباء کا خاتمہ نہیں ہو سکتا۔

☆ خلا: خلا کو دو حصوں میں تقسیم نہیں کیا جا سکتا، خلا نا قابل تقسیم ہے۔

☆ عبادت گاہیں: عبادت گاہوں میں جانا بھی بے مقصد ہے اور ان کو ختم کرنے سے بھی کچھ حاصل نہیں جس جگہ خدا موجود ہی نہیں اُس کو ختم کرنے کی تکلیف کیوں کی جائے؟ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے۔

☆ بت شکنی: بیشک خدا بتوں میں نہیں رہتا، مگر یہ کس نے کہا کہ بتوں کو توڑنا خدا کے حصول کا موجب ہو گا۔

☆ محمدؐ نے کہا کہ خدا بتوں میں نہیں پایا جاتا۔ اس لئے مسلمانوں نے سوچا کہ بتوں کو تباہ کر دینا چاہئے ___ پہلے بت بنانے والا ایک طبقہ موجود تھا پھر بت شکنوں کا ایک طبقہ وجود میں آ گیا ___ کوئی یہ تو بتائے کہ محمدؐ نے کب کہا تھا کہ بتوں کو توڑنے سے خدا مل جائے گا۔

☆ عبادت گاہ: ان عبادت گاہوں سے چھٹکارا پانے سے کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا معاملات تب درست ہوں گے جب پوری دنیا عبادت گاہ میں بدل جائے گی۔

☆ خدا کو عبادت گاہوں میں دیکھنے اور انہیں مسمار کرنے والے دونوں غلطی پر ہیں۔

☆ آپ کی عبادت گاہ بہت تنگ ہے اور وہ لامحدود، وہ آپ کی عبادت گاہ میں سما نہیں سکتا۔

☆ جو لوگ اپنے بنائے ہوئے عبادت خانے کو ہی خدا کی واحد عبادت گاہ سمجھتے ہیں وہ کھلی گمراہی میں مبتلا ہیں۔

☆ ذہن جب ایک دفع عبادت گاہ میں داخل ہو جائے گا تو وہ خود کو ایک وسیع و عریض عبادت گاہ

میں پائے گا۔

☆اگر ہم اس وہم سے باہر آ جائیں کہ خدا صرف عبادت گاہ میں موجود ہے ہمارے عبادت خانے ایک خوبصورت اور باعث مسرت جگہ میں بدل جائیں۔

☆ہندو، عیسائی اور مسلم سیاست اتنی گہری ہے کہ وہ کسی دوسرے کے عبادت خانہ کو خانہ خدا تسلیم کرنے کو تیار نہیں۔

☆صرف حقیقی خدا کا عبادت خانہ ہی خوشی کا باعث ہو سکتا ہے۔

☆عبادت خانے شر پسند عناصر کی جائے پیدائش میں تبدیل ہو چکے ہیں۔

☆اگر روئے زمین سے کبھی عبادت گاہوں کا وجود ختم ہوا تو وہ مذہب پرستوں کی وجہ سے نہیں بلکہ نام نہاد مذہب پرستوں کی وجہ سے ہوگا۔

☆گرجا کی اونچی محرابوں، مسجدوں کے بلند ہوتے میناروں اور عبادت گاہ کے آسمان کو چھوتے ہوئے گنبدوں کو دیکھئے، ان کی اس کے علاوہ کوئی اہمیت نہیں کہ وہ خدا کی تلاش میں انسان کی فطری بلندی پرواز کی علامت ہیں۔

☆انسان محض ایک گھر، ایک مکان سے مطمئن نہیں وہ عبادت گاہ بھی بنانے کا خواہشمند ہے وہ محض زمین تک محدود نہیں رہنا چاہتا آسمان کی بلندیوں کو چھو لینا چاہتا ہے۔

☆عبادت گاہیں، مسجدیں اور گرجا، انسان کی بنائی ہوئی خوبصورت علامتیں ہیں مگر بہت سی خرافات داخل ہونے کی وجہ سے اپنی وہ قدر کھو بیٹھی ہیں۔

☆عبادت گاہ حقیقتاً ایک بے حد متبرک اور خوبصورت مقام ہے اگر اس کی حقیقت ہمارے لئے صرف خدا کی راہنمائی مہیا کرنا ہو۔

☆ارادہ: سونے سے پہلے کا آخری ارادہ صبح اٹھ کر سب سے مقدم ہوتا ہے۔

☆ممنوع: ہر ممنوع چیز خوشگوار محسوس ہوتی ہے۔

☆لفظ: ہر لفظ بذات خود علم طلب کرتا ہے ہر وجود کو علم کی ضرورت ہے۔

☆تحفظ: جب آدمی خود اپنے خلاف ہو جائے گا تو پھر اُس کا کوئی تحفظ نہیں۔

☆تحفظ کے ساتھ ہی آپ مرنا شروع کر دیتے ہیں۔

☆پختگی: پختگی کا مطلب حال میں زندہ ہونا، حیات کے تمام حسن اور تابناکی سے آگاہ ہونا ہے۔

☆زیادہ سے زیادہ سیکھنے کی صلاحیت کا نام پختگی ہے۔

☆پختگی کا مطلب اپنی کھوئی ہوئی معصومیت کو دوبارہ حاصل کرنا ہے۔

☆ارتقاء: انقلاب تیز اور ارتقاء سُست ہوتا ہے۔

☆معروض: معروض سائنسی تحقیق کی دنیا ہے جبکہ مذہب میں آپ کی ذات ہی آپ کی مہم ہے۔

☆تضاد: مغرب میں سائنس نے ترقی کی لیکن مذہب غائب ہو گیا مشرق میں مذہب نے ترقی کی مگر سائنس غائب ہو گئی۔

☆میاں بیوی: شوہر اور بیوی افراد نہیں رہے بلکہ اشیاء میں بدل چکے ہیں وہ ایک دوسرے پر قبضہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

☆گرجا گھر: ہر گرجا گھر مذہب کے خلاف ہے، کیونکہ مذہب تو آزادی دیتا ہے۔

☆زمین: زمین ہمارا مسکن ہے ہمیں زمین بننا چاہئے۔

☆شیطان کا کام: شیطان کا کام اس لئے ختم ہو گیا ہے کہ پادریوں نے آزادی کو غلامی اور صداقت کو اصولوں میں بدل دیا ہے۔

☆حال: حال تو ماضی اور مستقبل کو منقسم کرنے والا ایک خط ہے۔

☆کتابیں: سب سے زیادہ احمقانہ کتابیں امریکہ میں ملتی ہیں۔

☆دوسرا: دوسرا شخص تو اسرار ہے اُسے جاننے کا دعویٰ کرنا اُس کی توہین ہے۔

☆سایہ: غصہ ایک سایہ ہے تم سایے سے لڑائی میں نہیں جیت سکتے۔

☆تنہائی: جو شخص تنہا نہیں رہ سکتا وہ ہمیشہ دوسروں کا محتاج رہتا ہے۔

☆جس میں تنہا رہنے کی صلاحیت ہے اُس میں محبت کی بھی صلاحیت ہے۔

☆ملکیت: جب کبھی آپ کسی کو اپنی ملکیت بناتے ہیں خود اُسی کی ملکیت بن جاتے ہیں۔

☆بیٹا: لڑکا ماں سے محبت کرتا ہے کیونکہ وہ اس کی زندگی کی پہلی عورت تھی۔

☆تخیل: تخیل میں محبوب کو مرضی کے مطابق تخلیق کیا جا سکتا ہے۔

☆ہر شخص: ہر شخص بھگوان کے مختلف چہرے کا اظہار ہے۔

☆فن: علم ہر شے پر لیبل لگانے اور مورچہ بندی کا عظیم فن ہے۔

☆خالص: خالص محبت کے سوا کوئی بھگوان نہیں ہے۔

☆امریکہ: امریکہ دُنیا کی سب سے پست جگہ ہے، یورپ قدرے بلند ہے۔

☆امریکہ دنیا کے لئے خطرہ ہے، ایٹمی ہتھیار بچوں کے ہاتھ میں ہیں۔

☆امریکہ کی کوئی تاریخ ہی نہیں، ہر شخص اپنے باپ دادا کا نام جانتا ہے اور بس۔

☆حقیقت وہ ہے جو آگہی کے بعد بھی برقرار رہے۔

☆آرکسٹرا: ہمارے اور کل کے درمیان کوئی تفریق نہیں ہم نامیاتی اعتبار سے اُس سے جڑے ہوئے ہیں، ہم ایک ہی آرکسٹرا کا حصہ ہیں۔

☆جبلت: کسی لاشعوری جبلت کے تابع ہونا غیر انسانی ہے۔

☆دوستی: محبت انسانی کم حیوانی زیادہ ہوتی ہے۔ دوستی مطلقاً انسانی ہوتی ہے۔

☆دوستی ایک عظیم فن ہے جبکہ محبت کے پیچھے ایک فطری جبلت ہوتی ہے۔

☆دوستی کوئی بازاری شے نہیں دوستی جیسی کمیاب شے کا تعلق معبد سے ہے دکان سے نہیں۔

☆دوستی ایک روحانی جہت کی حامل ہوتی ہے۔

☆عظیم: چھوٹی چھوٹی چیزیں محبت اور خوشی کے لمس سے عظیم بن جاتی ہیں۔

☆بنیاد: تجربے کی بنیاد کوتاہی اور نیکوکاری کی بنیاد لغزشوں پر ہوتی ہے۔

☆اتالیق: تمہاری غلطیاں ہی تمہاری اتالیق ہیں۔

☆خوں ریزی: سارے مذاہب نے خوں ریزی، زندہ انسانوں کو جلانے اور معصوم انسانیت کے خلاف بے انتہا ہولناک اقدامات کے سوا آخر کیا ہی کیا ہے؟

☆پُرسکون: گیان تب آتا ہے جب تمہیں حقیقتاً پُرسکون پاتا ہے۔

☆سکون وہ زرخیز مٹی ہے، جس میں گیان کے گلاب کھلتے ہیں۔

☆کوئی: بہترین کی اُمید رکھو، بدترین کا انتظار کرو تب اس زندگی میں کوئی شخص تمہیں مایوس نہیں کرسکتا۔

☆تخلیق: کوئی شخص غیر تخلیقی پیدا نہیں ہوتا لیکن 99 فیصد لوگوں کو غیر تخلیقی بنا دیتے ہیں۔

☆فطری: غلطیوں کا ارتکاب فطری ہے غیر فطری نہیں، ان پر پچھتاوا غیر فطری ہے۔

☆کنٹری بیوشن: تمہارا کنٹری بیوشن ہی دنیا میں تمہارے عمل کا شاہد ہے۔

☆مسئلہ: غریب کوئی مسئلہ نہیں ہیں مسئلہ تو غربت ہے۔

☆مشین: انسان کسی مشین کی طرح زندگی گزارتا ہے لیکن وہ خود کو مشین نہیں جاندار سمجھتا ہے۔

☆مادیت: مادیت سائنس کی دنیا کا مفروضہ ہے جیسے خدا، جنت اور جہنم مذہبی دنیا کے توہمات ہیں۔

☆کمائی: انسانی ذہن دولت علم تو کما سکتا ہے دانش نہیں۔

☆کار اور پیسہ: فرد سکون کا طلبگار ہے معاشرہ تغیر و انقلاب کا دونوں کے درمیان تعلق کار اور پیسے کا ہے۔

☆تجرد: خود سے اور سب سے محبت کرنے کے عمل کو موت کے گھاٹ اتارنے کا نام تجرد ہے۔

☆وسیلہ: عقل نہ تو مادے کے وسیلے کچھ پا سکتی ہے اور نہ ہی مادے سے آگے دیکھ سکتی ہے۔

☆پروردہ: اَنا کا پروردہ ذہن خدا کے عرفان کی اہلیت نہیں رکھتا۔

☆چھپا دشمن: ہمارے اندر چھپا ہوا ہمارا دشمن دراصل ہماری اپنے آپ سے، اپنی ذات سے عدم آگہی ہے۔

محبت

☆محبت ایک اعلیٰ درجے پر اندرون چل کر دوسرے اندرون میں ضم ہو جاتی ہے دوئی کا تصور مٹ جاتا ہے۔

☆کبھی کبھی کوئی خود محبت کی انتہا تک بھی پہنچ جاتا ہے پھر دلوں سے واپس آ جاتا ہے کیونکہ یہ ایک گمراہ کر دینے والا سفر ہے، یہ انتہائی اعلیٰ اور آپ ادنیٰ ہوتے ہیں اس مقام پر فائز رہنا ممکن نہیں ہوتا۔

☆جب محبت کی گہرائی میں ڈوبے ہوں تو آپ حقیقت کی گہرائی تک رسائی حاصل کرتے ہیں۔

☆جب آپ محبت کرتے ہیں تو محبوب کا کوئی وجود باقی نہیں رہتا۔ ایک لامحدود خلا سامنے ہوتا ہے، جس کی بنا پر، ہم محبت سے خوفزدہ ہو جاتے ہیں۔

☆جب آپ کسی سے حقیقتاً محبت کرتے ہیں تو پھر اُس کا جسم آپ کے سامنے نہیں ہوگا۔

☆جب ہم خارج سے کسی چیز کا مشاہدہ کرتے ہیں تو وہ مادی دکھائی دیتی ہے محبت اُس کے اندر جاگزین ہوتی ہے۔

☆ محبت میں آپ دوسرے کے اندر خود اُس کی اپنی حیثیت میں حلول کر جاتے ہیں۔

☆ ہم بوسے کا لمس تو محسوس کرتے ہیں لیکن محبت کا نہیں۔

☆ جب آپ کو محبت ہو جاتی ہے تو آپ دوبارہ اپنے بچپن میں لوٹ جاتے ہیں۔

☆ جب آپ محبت کی نہایت عمیق اور پسندیدہ دنیا میں داخل ہوتے ہیں تو جسم غائب ہو جاتا ہے۔ محبوب کی حیثیت صرف کائنات کے داخلی دروازے کی رہ جاتی ہے۔

☆ محبت کے بغیر خدا کا کوئی تصور نہیں۔

☆ محبت کے بغیر آزادی ممکن نہیں۔

☆ محبت میں اگر کوئی وجود ہو تو اُس کی کوئی انتہا نہیں ہوتی۔

☆ محبت کے بغیر نجات کا بھی کوئی تصور نہیں۔

☆ محبت اپنی ذات میں خود ہی سب کچھ ہے اُسے کسی سہارے کی ضرورت نہیں۔

☆ اداکار محبت نہیں کر سکتے۔

☆ اگر کوئی آپ کو یہ سکھائے کہ محبت کیسے کی جائے تو ذہن نشین کر لیجئے کہ آپ کے اندر محبت کی اہلیت ہی نہیں۔

☆ محبت کوئی پوشیدہ عمل نہیں یہ مکمل طور پر آزاد اور قابل احترام ہے۔

☆ محبت ایک بہت نفیس اور لطیف احساس ہے۔

☆ محبت کرتے ہوئے بھی آپ بدہیئت ہوتے ہیں کیونکہ آپ جزو میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔

☆ محبت کے بغیر سکون حاصل کرنا ممکن نہیں۔

☆ زندگی لبریز ہو گی تو محبت بھی چھلکتی ہوئی ہو گی۔

☆ محبت آدمی کو بدل کر رکھ دیتی ہے۔

☆ محبت ہو تو اُس کو چھپایا نہیں جا سکتا۔ وہ از خود ظاہر ہو جائے گی۔

☆ محبت کی خواہش تو ہوتی ہے لیکن محبت خواہش سے ماوراء ہے۔

☆ محبت وہ نزدیک ترین تجربہ ہے جو پُرسکون بنا دیتا ہے۔

☆ محبت ہو جاتی ہے تو پھر کوئی خواہش نہیں رہتی ذہنی پُرسکون مطمئن اور خاموش ہو جاتا ہے۔

☆ کبھی کبھی محبت کے بغیر ___ تھکن اور بے کیفی کی وجہ سے بھی انسانی ذہن میں کوئی خواہش نہیں اُبھرتی۔

☆ ہیجان میں مبتلا انسان محبت نہیں کر سکتا۔ اُس کے سامنے کچھ مقاصد ہوتے ہیں۔

☆ منطق کی رُو سے سوچنے والا محبت نہیں کر سکتا۔

☆ محبت ایک انتہائی احمقانہ فعل ہے جس کا اس کے علاوہ کوئی مقصد نہیں کہ وہ اپنے آپ میں موجود رہتی ہے۔

☆ محبت کوئی ذریعہ نہیں، محبت تو بذات خود اپنے آپ میں ایک انتہا ہے۔

☆ موت سے خوفزدہ شخص محبت نہیں کر سکتا۔

☆ محبت ہمیشہ موجود وقت میں ممکن ہے اس میں کوئی مستقبل نہیں۔

☆ موت کی طرح محبت بھی ارتکاز سے نزدیک تر ہوتی ہے۔

☆ محبت، موت اور ارتکاز، ___ سب زمانہ حال میں وارد ہوتے ہیں۔

☆ محبت کرنے والے اندھے ہوتے ہیں کیونکہ وہ مستقبل میں نہیں دیکھ سکتے۔

☆ محبت کے دوران نہ ماضی ہوتا ہے نہ مستقبل، صرف حال ہوتا ہے آپ لمحہ موجود میں قید ہوتے ہیں۔

☆ محبت پہلا دروازہ ہے جس کے ذریعے وقت سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔

☆ محبت وقت کی قید میں ممکن نہیں۔

☆ محبت اس دُنیا میں سب سے گہری کیفیت ہے۔

☆ محبت ابدیت کا دروازہ کھولتی ہے، وجود کی دائمیت کا۔

☆ محبت کے دوران آپ کو ہونا ہی نہیں چاہئے، صرف محبت ہونی چاہئے۔

☆ محبت اپنی اَنا کو تحلیل کرنے کا آسان ترین ذریعہ ہے۔

☆ اَنا پرست محبت کے نغمے گا سکتے ہیں محبت نہیں کر سکتے۔ اَنا کے ہوتے محبت نہیں ہو سکتی۔

☆ محبت بن جائیے اور ابدی زندگی پا لیجئے۔

☆ محبت ہی وقت کی قید سے آزاد کر سکتی ہے۔

☆ اگر آپ کو نفرت کی اجازت نہیں تو آپ محبت بھی نہیں کر سکتے۔

☆ محبت وہ آسان ترین راستہ ہے جس پر چل کر آپ دنیا پر قابو پا سکتے ہیں۔

☆ محبت نئے شعور کا فطری میلان بننے والی ہے۔
☆ ہم نفرت کے دو اہم واقعات کے دوران محبت کرتے ہیں۔
☆ محبت کو کسی حوالے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے یہی اس کی خوبصورتی ہے۔
☆ سچی محبت ماضی یا مستقبل کے متعلق نہیں سوچتی۔
☆ حقیقی محبت خود بخود پھوٹنے والے چشمے کی مانند ہوتی ہے۔

کائنات اور آپ

☆ پوری کائنات آپ کے وجود تک سے ناآشنا ہے۔
☆ کائنات میں اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑے گا کہ آپ ہیں یا نہیں مگر ذہن خود فریبی میں مبتلا ہے۔
☆ کسی کو آپ سے اتنی دلچسپی نہیں کہ آپ کب مرنے والے ہیں۔
☆ اپنے آپ کو اتنا اہم خیال مت کیجئے کہ پوری کائنات آپ کی موت کے دن، وقت، منٹ اور سیکنڈ کے بارے فکر مند ہے۔
☆ اگر ہر چیز طے ہے___ اگر کائنات کے ذریعے بولا جانے والا ہر لفظ متعین ہے تو اس میں میں تو ذریعہ نہیں ہو سکتا۔ میں تو بس ایک شاہد، ایک ناظر رہ جاؤں گا۔
☆ ناکامی اور کامیابی پہلے سے طے شدہ ہے تو پھر دونوں کی اہمیت بھی یکساں ہوگی___ گویا رام اور راون پہلے سے طے کر لئے گئے ہیں، راون خود کو قصوروار کیوں سمجھے؟ اور رام بھی کوئی بالاتر نہیں___ پہلے سے ہر چیز متعین ہے تو آپ صرف ایک اداکار ہیں۔

مذہبی دھارے

☆ درحقیقت مذہب کے دو دھارے ہیں ہندو اور یہودی۔ بھارت کی خاک سے اٹھنے والے مذاہب میں دوبارہ زندہ ہونے کا تصور موجود ہے جبکہ یہودی الاصل مذاہب، جیسے یہودیت،

مسیحیت اور اسلام میں ایک زندگی کا تصور ہے، جبکہ دونوں ایک ذریعہ ہیں۔
☆ یہودی زاویہء نظر والے مذاہب غریب طبقہ کے مذاہب تھے ان کے پیغمبر تعلیم یافتہ نہیں تھے، موسیٰ، عیسیٰ یا محمدؐ کو لیں___ وہ سادہ، اور غیر صوفیانہ اور پھر اُن کے مخاطب بھی جو بہت غریب تھے قطعی صوفی نہیں تھے۔
☆ ایک غریب آدمی کے لئے ایک زندگی بھی ضرورت سے زیادہ ہوتی ہے___ اگر اُس کو کہا جائے کہ ابھی کئی بار مرنا ہے پیدا ہونا ہے تو وہ سوائے پریشان ہونے کے اور کیا کرے گا؟ وہ تو بس یہی کہے گا کہ مجھے تو بس ایک ہی زندگی کے بعد جنت سے ہمکنار کر دیں۔
☆ خدا کو بھی اسی وقت حقیقت مانا جا سکتا ہے جب وہ موجودہ زندگی کے بعد فوراً دستیاب ہو جائے۔

جبکہ___ ادھر

☆ بدھ، مہاویر، کرشن ایک بہت مقبول معاشرے سے بات کر رہے تھے۔ اُس وقت مغرب افلاس زدہ اور مشرق خوشحال تھا۔ تمام ہندو اوتار، جین اور بدھ سب شہزادے تھے وہ مہذب تھے تعلیم یافتہ تھے، صوفی اور ہر اعتبار سے نکھرے ہوئے لوگ تھے۔
☆ لہٰذا وہ لوگ ایک خوشحال معاشرے سے مخاطب تھے امیروں کے معاشرے کے مسائل مختلف ہوتے ہیں ان کے لئے جنت اور خوشی بے معنی چیز ہوتی ہے خوشی اور جنت کی غریب معاشرے میں بہت زیادہ اہمیت ہوتی ہے___ اگر ایک معاشرہ جنت میں ہی رہتا ہے تو اُس کے لئے جنت غیر اہم چیز ہوگی۔ وہ تو پہلے ہی جنت میں ہیں اور اس سے بیزار ہیں___ اس لئے۔
☆ بدھ، مہاویر اور کرشن جنت کے بارے بات نہیں کرتے وہ نجات کی بات کرتے ہیں وہ ایک ماورائی خوشحال دنیا کی بات نہیں کرتے وہ ایک ایسی فتح مند دنیا کی بات کرتے ہیں جہاں دکھوں اور خوشیوں پر غلبہ حاصل کر لیا گیا ہو۔ عیسیٰ کی جنت اُن کے لئے کوئی کشش نہیں رکھتی___ امیر آدمی کا اصل مسئلہ بیزاری ہے وہ تمام مسرتوں اور آسائشوں سے بیزار ہے مہاویر، بدھ اور کرشن تمام بیزاریاں بھگتے ہوئے تھے ان کا کہنا تھا کہ___ اگر آپ کچھ نہیں کرتے تو آپ کو بار بار پیدا ہونا ہوگا ایک ہزار ایک بار، یہی حسن، یہی خوشحالی، یہی محلات اور قلعے وغیرہ ایک امیر آدمی کے لئے جوان تمام خوشیوں سے آگاہ ہو بار بار دہرائے جانے والا

یہ کوئی خوشگوار منظر نامہ نہیں ہوسکتا۔

☆ اگر کسی ذریعہ سے کسی امیر آدمی کی بیزاری کو اس سطح تک بڑھا دیا جائے تو تبھی وہ گیان دھیان کی طرف راغب ہوگا۔ ایک غریب آدمی کبھی بیزار نہیں ہوتا۔ وہ ہمیشہ مستقبل کے بارے فکرمند رہتا ہے۔ غریب آدمی کو امید سہارا دیتی ہے اور اگر اُس کی توقعات ایک لمبے عرصہ تک پوری نہ ہوں تو بیکار ہوجاتی ہیں اس کو فوری نتائج کی خواہش ہوتی ہے ___ حضرت عیسیٰ نے کہا، میرے عرصہ حیات میں، اپنے عرصہ حیات میں آپ خدا کی بادشاہت دیکھیں گے، ان کے اس قول نے عیسائیت کو بیس صدیوں تک اپنے حصار میں لئے رکھا ___ لیکن خدا کی بادشاہت آج تک قائم نہیں ہوئی۔

☆ حضرت عیسیٰ نے ایک زندگی کا تاثر دے کر صورتحال کو ہنگامی نوعیت دی ان کو بھی وہ سب معلوم تھا جو مہاویرا اور بدھ کو معلوم تھا ___ ہندوستان ایک قدیم اور خوشحال ملک تھا یہاں مستقبل کے دعوؤں میں ہنگامی کیفیت کی ضرورت نہیں تھی ___ چنانچہ اگر ہم مذہبی بیانات کو مقصد حاصل کرنے کا ایک ذریعہ سمجھیں تو کوئی تضاد باقی نہیں رہے گا پھر عیسیٰ، کرشن، محمدؐ اور مہاویر کا ایک ہی مقصد ہے۔ انہوں نے مختلف لوگوں کے لئے مختلف ذرائع استعمال کئے۔ مختلف ذہنوں کے لئے مختلف طریقے۔

خیالات

☆ ہر پل، ہر لمحہ، ہر گھڑی انسان کے ذہن میں خیالات کا آتش فشاں دہکتا رہتا ہے۔

☆ خیالات مسرت بخش کم اور اذیت دہ زیادہ ہوتے ہیں۔

☆ تمہاری خود کلامی ہی تمہارے خیالات ہیں۔

زبان

☆ زبانیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ منطقی زبان اور پیار کی زبان۔

☆ پیار کی زبان میں مدعا اور مفاہیم اہم ہوں گے۔

☆ منطقی زبان جارحیت کی حامل اور تند و تیز ہوتی ہے۔

☆ منطقی زبان اَنا پرستی کی زبان ہے۔

☆ پیار کی زبان دوسرے کی مددگار ہوتی ہے۔

☆ پیار کی زبان میں صرف دل کی بات دل سے ہوگی۔

☆ منطق: منطق ہمیشہ دانش پر مبنی ہوتی ہے۔

تسلیم

☆ جتنی زیادہ تسلیم اختیار کروگے اتنی ہی زیادہ نجات حاصل کروگے۔

☆ تسلیم ہی خدا پرستی ہے اور ایسا یقین ہی نجات کا دروازہ ہے۔

☆ تسلیم انسان کو بلندی عطا کرتی ہے۔

☆ مکمل قبولیت ہی سے آپ کا ارتقاء وابستہ ہے۔

☆ تسلیم اختیار کرتے ہی حدیں ٹوٹ جاتی ہیں۔

مذہب

☆ مذہب زندگی کا فن ہے، زندگی سے دستبرداری نہیں۔

☆ نام نہاد مذاہب کے لئے ضابطے نافذ کرنا بہت ضروری ہے۔

☆ مذہب زندگی سے منہ پھیرنے کا نہیں زندگی کا سامنا کرنے کا نام ہے۔

☆ مذاہب انسان کی اچھائی پر یقین نہیں رکھتے سب آپ کو موروثی طور پر خراب مانتے ہیں۔

☆ جب تک ان تقسیم کرنے والے مذاہب کا خاتمہ نہیں ہوتا کوئی ایماندار نہیں ہوسکتا۔

☆ مذہب زندگی سے فراریت نہیں بلکہ زندگی سے مکمل ہم آغوش ہے۔

☆ مذہب زندگی کے مکمل ادراک کا نام ہے۔

☆ مذہب صرف بوڑھے لوگوں کا مذہب بن کر رہ گیا ہے جو زندگیوں کے اختتام تک پہنچ چکے اور موت کے خوف سے کانپتے ہیں۔

☆ مرگ اساس مذہب زندگی کو کیسے روشن کر سکتا ہے۔

☆ مذہب انسان کی توانائی کی قلب ماہیت پر توجہ دیتا ہے۔

☆ مذہب کی اساس زندگی نہیں، مذہب کو موت سے بُنا گیا ہے۔

☆ دنیا میں کچھ لوگ ہیں جن کا کل مذہب دونوں سروں کو ملانے پر مشتمل ہے اور یہ سرے کبھی نہیں ملتے۔

☆ مذہب حیات اندوز علامت نہیں بلکہ قبرستان کا کتبہ ہے۔

☆ مذاہب شیطان کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔

☆ مرگ اساس مذہب نے انسان کو جنس زدہ بنا دیا ہے۔

☆ مذہب پر کاربند رہنے کے لئے ہٹ دھرمی کی ضرورت نہیں۔

☆ مذہب کا مقصد انسان کی داخلی ہستی میں بہترین طریقے سے شامل ہونا ہے۔

☆ مذہب کو ایک خدا کی ضرورت ہوتی ہے تو ساتھ ہی ایک شیطان کی بھی۔

☆ جو مذہب علم کے نہ ہونے سے پنپتا ہے وہ مذہب ہرگز نہیں ہو سکتا۔ وہ لادینیت ہے۔

☆ فرسودہ مذہب ہمیں زمین سے نفرت سکھاتے رہے تو ہم نے اس کو تباہ کر دیا۔

☆ مذہب کچھ نہیں، سوائے تلاش علم کے۔ خالص نور کے شعور کا دوسرا نام دین ہے۔

☆ آپ کا مذہب حادثاتی طور پر آپ پر چسپاں ہے۔

☆ مذہب کا خیال ہے کہ خارج سے اچھائی نافذ کر کے اندر سے نمودار نہیں کی جا سکتی۔

☆ مذہب کے دو پہلو ہیں، ایک کیا؟ اور دوسرا کیسے؟ کیا یہ بات کرنا ناممکن ہے لیکن کیسے کے متعلق بات کی جا سکتی ہے۔

تانتر

☆ تانتر کوئی مذہب نہیں یہ ایک سائنس ہے اس کے لئے کسی عقیدہ کی ضرورت نہیں۔

☆ تانتر کی خوبصورتی یہ ہے کہ اس کے لئے صرف ایک تجربہ کی ہمت درکار ہے۔

☆ تانتر پہلے سے اختیار کئے گئے راستے پر مددگار ہوگا۔

☆ تانتر کی کامیابی مذہب کے نام پر جاری خرافات کا خاتمہ ہے۔

☆ تانتر کے مطابق مذہب کے ایک معاشرتی مسئلہ ہے۔

☆ بہت ساری بیماریوں کا علاج تانتر کے ذریعے کیا جا سکتا ہے۔

☆ تانتر آئن سٹائن کے نظریہ اضافت سے بھی زیادہ مشکل ہے کیونکہ اس میں تربیت کا عنصر مفید نہیں، صرف تبدیلی ضروری ہے۔

☆ کائنات غیر مشروط طور پر یا تو مقدس ہے یا غیر مقدس ___ کوئی درمیانی صورت ممکن نہیں، یہی وحدانیت کا عمیق ترین نظریہ ہے ___ لیکن یہ نظریہ نہیں، کیونکہ ہر نظریہ کے دو رُخ ہوتے ہیں۔

☆ وہ دنیا جہاں حقیقی انسان موجود ہے وہاں تانتر کے ذریعے سفر ممکن ہے۔

تانتر کہتا ہے:

☆ کوئی شیطان نہیں صرف خدا کی اچھائی موجود ہے۔

☆ دنیا اور نروان کے مابین، اپنے اور اپنے اصل کے مابین فاصلے مت پیدا کیجئے۔

☆ اچھائی فطری ہوتی ہے۔

☆ اپنے آپ کو قبول کیجئے آپ جیسے بھی ہیں یہ تسلیم و رضا کا مرحلہ ہے۔

☆ توجہ تیری آنکھ کی خوراک ہے، یہ جنم جنم کی بھوکی ہے۔

☆ دوسری زندگی کے لئے موت ضروری نہیں، بس ایک بہتری درکار ہے۔

☆ ہر ہدایت ایک گمراہی ہے۔

☆ تانتر میں جنسی توانائی کو زیر استعمال لانا ہوتا ہے اس سے جنگ نہ کریں اسے زیر استعمال لائیں۔

☆ خواہشات سے لڑنے کی ضرورت نہیں فقط ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔

☆ ہر چیز اپنے اصل میں پاک ہے کوئی چیز ناپاک ہے نہ بری۔

☆ خواہشات کا احترام کر کے اُن پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

☆ غصہ آپ کا دشمن نہیں غصہ کے بیچ میں ہی رحم موجود ہے۔

☆ تانتر غصہ کے خلاف نہیں وہ کہتا ہے دل و جان سے غصہ کیجئے۔

☆ اگر آپ ہوشیار ہیں تو غصہ کی کیفیت کو تبدیل کر سکتے ہیں۔

☆ تانتر روحانی نیند، اور روحانی لاعلمی کے خلاف ہے۔

☆ غصہ میں موجود توانائی رحم کی توانائی میں ڈھل جاتی ہے۔

☆ غصہ، جنس اور لالچ انسان کے خفیہ ذرائع ہیں۔

☆ نفسیاتی طور پر مادہ افراد کشادہ دل نرم خو اور غیر متشدد ہوتے ہیں ان کے لئے تانتر کا راستہ موزوں ہے اور ان کی دیویاں بھی مادہ ہیں۔

☆ ہر باہر جانے والی سانس موت اور ہر نئی آنے والی سانس نئی پیدائش ہے۔

پاگل پن

☆ پاگل ہونے کا مطلب ہے ایک شخص کا اپنے مرکز سے مکمل طور پر دور ہو جانا، اور مرکز سے عارضی دوری عارضی پاگل پن کا باعث ہوتی ہے۔

☆ غصے اور جنسی عمل کے دوران یا پھر کسی بھی کام میں جب آپ اپنے مرکز سے دور ہوتے ہیں عارضی پاگل ہوتے ہیں لیکن آپ میں اور مستقل پاگل میں کوئی خاص فرق نہیں ہوتا۔

☆ غصے کا پاگل پن مستقل نہیں ہوتا کیونکہ صفت کے لحاظ سے نہیں مقدار میں فرق ہے۔

☆ پاگل پن صرف اپنے ہدف کو پہچاننے لگتا ہے۔

☆ پاگل پن میں مرکز کی طرف سفر میں کوئی ٹھوس تصور قائم نہیں کیا جا سکتا۔

☆ پاگل خوابوں کی دنیا میں رہتا ہے۔

☆ بڑے آرٹسٹ، مصور، شاعر نارمل نہیں ہوتے بہت سیال ہوتے ہیں کبھی مرکز کو چھو لیتے ہیں اور کبھی پاگل ہو جاتے ہیں وہ ان دونوں کیفیتوں میں بڑی تیزی کے ساتھ آتے جاتے ہیں۔

☆ پاگل لمحہء موجود میں اپنی اصلیت بھلا بیٹھا ہے۔

☆ پاگل غیر حقیقی دنیا میں زندہ ہے لیکن وہی اس کے لئے اصلی ہے۔

☆ پاگل ___ پاگل کی عمومی چار قسمیں ہیں:

پہلا تو وہ معمول کا آدمی ہے، جس کی ایک مستقل اور ٹھوس پہچان ہے۔ اُسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کون ہے، ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر یا درویش وغیرہ ___ اُن کو اپنی پہچان از بر ہوتی ہے اور وہ بار بار اپنی شناخت کے تصور سے رجوع کرتے رہتے ہیں۔

دوسرا وہ جن کی پہچان مخلول کی طرح ہوتی ہے شاعر، مصور اور گلوکار وغیرہ۔ ان کو پتہ نہیں ہوتا کہ وہ کون ہیں کبھی وہ معمول پر آ جاتے ہیں کبھی پاگل پن کی حدوں کو چھونے لگتے ہیں تو کبھی بدھ کی طرح مسرتوں کی انتہا کو چھو لیتے ہیں۔

تیسرے وہ جو ___ مستقل طور پر پاگل رہتے ہیں وہ اپنی حدود سے باہر نکل چکے ہوتے ہیں اور کبھی اپنے مرکز کو لوٹ کر نہیں آ سکتے۔

چوتھے وہ ___ جن کی اپنی منزل مل چکی ہو جیسے ___ بدھ، کرشن اور عیسیٰ وغیرہ۔

یہ لوگ جنہیں منزل مل چکی ہے، وہ مکمل طور پر مطمئن ہیں ان کے شعور میں کوئی انتشار نہیں، کوئی خواہش کوئی امید نہیں، وہ وہی ہیں جو وہ ہیں کوئی تبدیلی نہیں چاہئے ___ لمحہء موجود ہی ان کے لئے دائمی ہے۔

شادی

☆ شادی ذہن کا استدلال ہے۔

☆ شادی حساب کتاب کا عمل ہے۔

☆ محبت اچانک ہوتی ہے اور شادی کے لئے منصوبہ بندی کرنا پڑتی ہے۔

وقت

☆ ماضی، حال اور مستقبل ___ وقت کی یہ تقسیم قطعی طور پر جھوٹی اور غلط ہے۔ وقت اصل میں ماضی

اور مستقبل ہے۔ حال وقت کا حصہ نہیں، حال تو ابدیت کا حصہ ہے۔ جو گزر چکا وہ وقت ہو گا جو آئے گا وہ وقت ہو گا۔ جو اس وقت ہے وقت نہیں ہے کیونکہ یہ کبھی ختم نہیں ہوتا۔ ابھی ہر وقت موجود ہے یہ ہمیشہ یہاں ہے۔ یہ "ابھی" دائمی ہے۔

☆ وقت عمودی ہے اور خدائی حکومت افقی، یہ ابدی ہے، داخلے کے لئے صرف وقت کی قید سے آزاد ہونا ہو گا۔

جنس

☆ جنسی عمل کی زیادتی کی اجازت ہو تو زندگی مختصر ہو جائے گی۔

☆ جنس بذات خود گھناؤنی نہیں گھناؤنے وہ پادری ہیں جنہوں نے اس کو گھناؤنا بنایا ہے۔

☆ جنس سے بے نیاز معاشرہ تشکیل دینے کے لئے نوع انسانی کا نظام تنفس بھی تبدیل کرنا ہو گا۔

☆ جنس آپ کے اندر ایک زندہ اور متحرک وجود ہے اس کو تباہ مت کیجئے۔

☆ جنس کو اسی طرح سمجھا جا سکتا ہے جیسے ایک شاعر پھولوں میں رہ کر اُس کو سمجھتا ہے۔

☆ جب جنس محبت بن جاتی ہے تو مخالف کوئی کھلونا نہیں رہتا۔

☆ جب ہم جنس کی ہیئت تبدیل کرتے ہیں تو وہ پیار بن جاتی ہے۔

☆ جنس ہی زندگی ہے۔

☆ اختلاط کا مطلب ہے باہم مل کر ایک دوسری دنیا کی سیر۔

☆ جنس کے بغیر ایسی کوئی توانائی باقی نہیں رہے گی جو محبت کے فروغ کا باعث ہو سکے۔

☆ جنس ایک معصوم توانائی ہے۔

☆ جنسی عمل ایسے کیجئے جیسے آپ آفاقی مندر میں داخل ہو رہے ہوں۔

☆ تہذیب جنس سے خوفزدہ ہے۔

☆ جنسی عمل ایسے کرنا چاہئے جیسے یہ ایک عبادت ہے، دھیان ہے۔

☆ جنسی عمل کے دوران اس کی تقدیس کو محسوس کیجئے۔

☆ جنسی عمل کے دوران آپ محسوس کر سکتے ہیں کہ دنیا اور خدا ایک دوسرے سے متصادم نہیں۔

☆ سانس کی راہگذر اوپری جسم کے اندر ہے جبکہ جنس کی راہگذر جسم کے نچلے حصے میں ہے۔ دونوں مل کر زندگی کو جنم دیتے ہیں۔

سچ

☆ سچ ہمیشہ سے موجود ہے۔

☆ آزادی صرف سچ ہی میں ہے تمام جھوٹ غلامی پیدا کرتے ہیں۔

☆ سچائی صرف حال میں ہے، ذہن اس کو ماضی اور مستقبل میں کھوجنے کی کوشش کرتا ہے۔

☆ سچ کی کھوج کے ساتھ ہی حال ماضی بننے لگتا ہے۔

☆ سچائی حاصل نہیں کی جا سکتی اُسے تلاش کیا جا سکتا ہے۔

☆ سچائی اور ذہن کے درمیان کوئی ہم آہنگی نہیں۔

ذہن

☆ توقعات سے خالی ذہن اپنی ذات کے مرکز سے متصل ہے

☆ آپ کا ماضی ہی ذہنی تربیت کا ذمہ دار ہے۔

☆ ارتکاز موت ہے، اس لئے ذہن خوفزدہ ہو جاتا ہے۔

☆ ہم ہر کسی پر شک کرتے ہیں لیکن کبھی اپنے دماغ پر نہیں کرتے۔

☆ انسانی ذہن خواہشات کی مشین ہے۔

☆ زمانہ حال میں ذہن کو موجود پا نہیں سکتے۔

☆ ذہن کو ماضی درکار ہوتا ہے جبکہ زندگی حال کی متقاضی ہوتی ہے۔

☆ ذہن کچھ نہ کچھ طلب کرتا رہتا ہے۔

☆ ذہن ہی غلامی کی بنیاد ہے۔

☆ ارتکاز کا مطلب ذہن کی موت ہے۔

☆ذہن کو زمانہ حال سے، کوئی دلچسپی نہیں ہوتی۔

☆ہر کسی نے ذہن میں پناہ حاصل کر رکھی ہے۔

☆چالاک ذہن مصالحت کر لیتے ہیں۔

☆لمحہء موجود میں ذہنی حرکت نہیں کرتا۔

☆ماضی اور مستقبل، یادیں اور تصورات ذہن سے وابستہ ہوتے ہیں۔

☆ذہن کی جولان گاہ صرف مستقبل ہے۔

☆ہمارے ذہن کا ارتقاء بندر کے ذہن کا ارتقاء ہے، وہ حرکت پذیر ہے، ہر وقت چھلانگیں مارتا رہتا ہے۔

☆جب ذہن حال کی طرف لوٹتا ہے تو ساکت ہو جاتا ہے۔

☆ذہن کبھی کبھی ایک جیل خانہ کی طرح کام کرتا ہے جہاں مسائل پیدا کئے اور تقسیم کئے جاتے ہیں۔

☆حال میں خیالات کے نقل و حرکت کی جگہ نہیں ہے۔

☆ذہن ایسی تاویلات پیش کرتا رہتا ہے، جن سے کاموں سے بچے رہنے کا جواز پیدا ہوتا ہے۔

☆ذہن بھی ایک مشین ہے جو وقتی طور پر رک کر دوبارہ متحرک ہو جاتی ہے۔

سانس

☆مبلغوں کو اجازت ہوتی تو وہ صرف اوپر سر کی طرف سانس لینے کی اجازت دیتے۔

☆صرف تنفس ہی مادہ چیز ہے جو پیدائش سے موت تک لگاتار برقرار رہتا ہے۔

☆موت اور زندگی کے دونوں سروں کے درمیان سانس کی ڈوری ضروری ہے۔

☆سانس آپ کے اور وقت کے درمیان بھی پُل کی حیثیت رکھتا ہے۔

☆سانس ایک مسلسل عمل ہے جو بغیر کسی وقفے کے جاری رہتا ہے۔

☆سانس آپ کے اور جسم کے درمیان ایک پُل ہے۔

☆سانس آپ کی شخصیت سے پیوست ایک لازمی حصہ ہے، یہ اولین ضرورت اور زندگی

کی بنیاد ہے۔

☆سانس کے دو سرے ہیں___ ایک وہ جو جسم اور کائنات کو چھوتا ہے دوسرا وہ جو آپ کے جسم اور اُس مرکز کو چھوتا ہے جو کائنات سے ماوراء ہے۔

☆اندر آتی اور باہر جاتی سانس دائرہ بناتی ہیں یہ تصوراتی لائنیں نہیں ہیں۔

☆جنسی توانائی بھی سیال ہے اور سانس کی توانائی بھی بہتی ہے۔

☆سانس ایک ہی ہے، جو اندر بھی آتا ہے اور باہر بھی جاتا ہے۔

☆اندر آتے اور باہر جاتے ہوئے سانس میں ایک لمحہ تصادم کا بھی ہوتا ہے جب سانس ساکن ہوتا ہے۔

☆ہم پورا سانس نہیں لے رہے اور ہمارا سانس مرکز تک نہیں جا رہا۔

☆ہم جیسے جیسے بڑے ہوتے ہیں ہمارا سانس اپنی گہرائی کھوتا جاتا ہے۔

☆آپ چونکہ قلیل ہونے سے ڈرتے ہیں اس لئے آپ کے سانس بھی ہلکے ہوتے ہیں۔

☆سانس کے ذریعے صرف ہوا ہی نہیں توانائی، پران اور حیات بھی اندر داخل ہوتی ہے۔

☆انتہائی نچلی سطح پر سانس لینے سے زندگی بے جان ہو جاتی ہے۔

☆تہذیب، تعلیم اور کردار سازی نے ہلکے سانسوں کو جنم دیا ہے۔

☆جب تک آدمی انسانیت کی طرف سے آزاد خیال نہیں ہوتی آدمی حقیقی سانس نہیں لے سکتا۔

☆تبلیغ: تم گنہگار ہو اسی صورت میں گرجا، مندر اور مسجدیں پروان چڑھتی رہیں گی۔

☆مخبوط الحواس: مخبوط الحواس نہ ہونا تو اب پاگل بن دکھائی دیتا ہے، ہمارے درمیان صرف بدھ اور عیسیٰ فوق البشر ہیں۔

☆اگر: اگر دوئی کا وجود ہے تو دو چیزوں کو ایک جگہ کیسے رکھا جا سکتا ہے۔

☆اور اگر___ دنیا اور خالق دو ہیں تو ان کو یکجا نہیں کیا جا سکتا۔ اگر وہ در حقیقت دو نہیں ہیں اور بظاہر دو دکھائی دیتے ہیں تو بے شک انہیں یکجا کیا جا سکتا ہے۔

☆جدید ہندو: جدید دور کے ہندوؤں کے ذہن عیسائیت کے زیر نگرانی تیار ہوتے ہیں۔

☆عیسائی ہونا بہر حال قید ہے لیکن ایک ہندو عیسائی ہونا انتہائی خطرناک صورت ہے۔

☆پاک: کوئی چیز بھی ناپاک نہیں، ہر چیز مقدس ہے۔

☆ اگر کوئی چیز ناپاک ہے تو وہ اس دنیا میں کہاں سے آئی ہے۔

☆ نام نہاد مذہبی لوگوں کے ہاں ایک چیز پاک اور دوسری ناپاک ہوتی ہے۔

☆ جو خدا کے منکر ہیں ان کے لئے ہر چیز ناپاک ہے۔

☆ شیطان: شیطان گناہوں کا ذمہ دار ہے، اور خدا ہی شیطان کا خالق ہے تو پھر حقیقی ذمہ دار کون ہوا؟

☆ ایسا کوئی وجود نہیں جس کو شیطان کہا جاسکے، ہر چیز آفاقی ہے۔

☆ بے نیازی: جب آپ کسی چیز سے واقف ہو جاتے ہیں تو اُس طرف سے ایک خاص بے نیازی حاصل ہو جاتی ہے۔

☆ قوتیں: دو قوتیں ہیں "کشش اور عظمت" عظمت آپ کو بلندی کی طرف لے کر جاتی ہے کشش آپ کو زمین کی طرف کھینچتی ہے۔

☆ مطلوب: مطلوب و مقصود کا تعلق ہمیشہ مستقبل سے ہوتا ہے۔

☆ حاصل: حاصل کرنے والا ہمیشہ حال میں ہوتا ہے اور حاصل ہمیشہ مستقبل میں۔

☆ جیسے ہی کوئی چیز حاصل ہوتی ہے وہ بیکار ہو جاتی ہے۔

☆ تمام اسباب دنیاوی ہیں کیونکہ حاصل صرف دُنیا ہے۔

☆ جس لمحے کوئی شے آپ کو حاصل ہو جائے گی اُسی لمحے وہ دنیاوی ہو جائے گی۔

☆ حاصل دنیا سے ماوراء ہے نہ خواہش۔

☆ مرکز: ہر کوئی مرکز سے جدا ہے ہر کوئی اپنے آپ کو مرکز سے منقطع محسوس کرتے ہیں۔

☆ جدید دنیا میں ہر سوچنے والا جانتا ہے کہ وہ مرکز سے دور ہے۔

☆ جب آپ اپنے مرکز میں ہوتے ہیں اُس وقت آپ کامل ہوتے ہیں۔

☆ بچے نہ تو ماضی میں ہوتے ہیں اور نہ مستقبل میں، وہ اپنے مرکز پر ہوتے ہیں۔

☆ بے حس: آپ جتنے بے حس ہوتے جائیں گے اتنے ہی محفوظ ہوتے جائیں گے۔

☆ جتنے حواس سے بے گانہ ہوں گے اُتنا ہی ہر چیز آپ کے قابو میں آتی جائے گی۔

☆ اساتذہ: اساتذہ زندہ لوگوں کے خلاف مُردہ ماضی کے نمائندہ ہیں۔

☆ شخصیت: شخصیت لباس کی حیثیت رکھتی ہے۔

☆ قد: صبح کے وقت انسان کا قد شام کے قد سے کچھ زیادہ ہوتا ہے۔

☆ داعی: اخلاقیات کے داعی ہمیشہ بڑے بڑے منصوبوں پر کام کرتے ہیں مگر وہ مادی ہوتے ہیں۔

☆ طاقت: جہاں طاقت ہوگی وہاں خطرات بھی ہوتے ہیں۔

☆ مسائل: الجھن اور مسائل کا کبھی کوئی وجود ہے نہ کبھی رہا ہے یہ صرف ذہن میں ہوتے ہیں۔

☆ حقیقت مسائل سے ماوراء ہے۔

☆ آپ کی نظر مسائل کا باعث ہے۔

☆ پابندیاں: ہندو، مسلمان، عیسائی، ___ یہ سب شناختیں اصل میں پابندیاں ہیں۔

☆ توجہ: توجہ کا مطلب صرف ایک چیز کی طرف انہماک ہے۔

☆ توجہ تیسری آنکھ کی خوراک ہے۔

☆ کامل توجہ میں دوسری چیزوں سے توجہ ہٹانی پڑتی ہے۔

☆ توجہ خارجی ہے اور آگہی اندرونی ___ مگر پہلے توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

☆ توجہ کا نکتہ مختصر سے مختصر ترین بھی کیا جاسکتا ہے۔

☆ سائنس: سائنس ابھی تک قدامت پسند چیز ہے۔

☆ سائنس ابھی تک محسوس نہیں کر سکی کہ ہوا کے علاوہ بھی کوئی چیز ہے۔

☆ سوال: ذہن میں جو بات بھی آتی ہے وہ خود سوالات کو جنم دینے کا باعث بن جاتی ہے۔

☆ ذہن تو سوالات پیدا کرنے کی مشین ہے اسے اس کی کوئی پروا نہیں کہ یہ سوال کس نوعیت کے ہیں۔

☆ سوال اُس بات کی تصدیق کے لئے ہوتا ہے جو پہلے سے آپ کے ذہن میں موجود ہے۔

☆ فلسفہ ایک سوال ملنے کے بعد اُس میں سے کئی اور سوالات نکال لے گا۔

☆ نہ ختم ہونے والے سوالوں کے سلسلہ کا نام فلسفہ ہے۔

☆ سوال کا جواب تو ایک ہوتا ہے لیکن وہ بہت سے نئے سوالات اٹھا دیتا ہے۔

☆ تمام سوال حالتِ خوف سے ابھرتے ہیں۔

☆ دماغ: یہ دماغ ہے جو چیزوں کو پسندیدہ اور ناپسندیدہ بناتا ہے۔

☆ دماغ وسوسے نہیں پیدا کرتا، دماغ تو خود ایک وسوسہ ہے۔

☆ دماغ بذات خود اچھے اور بُرے میں تمیز کرنے والا ایک ماخوذ ہے۔

☆ جب تک دماغ موجود ہے اندیشے ختم نہیں ہو سکتے۔

☆ دماغ ایک مخصوص قسم کا مادہ ہے اور اس کو تبدیل کیا جا سکتا ہے۔

☆ جب دلائل پر اُترتے ہیں تو دماغ ماؤف ہو جاتا ہے۔

☆ جو دُنیا آپ دیکھ رہے ہیں وہ ایک مخصوص ساخت کے دماغ کے طفیل دیکھ رہے ہیں۔

☆ گناہ: ہر عبادت گاہ تمہارے گناہوں پر تعمیر ہوتی ہے۔

☆ تمہارا گنہگار ہونا اُن کا کاروباری موسم ہے۔

☆ تمہارے گناہ بڑے بڑے گرجاؤں کی بنیاد ہیں۔

☆ تم جتنے گناہ کرو گے یہ گرجے اور مندر اتنے ہی بلند ہوں گے۔

☆ فطرت: فطرت کے خلاف کسی جدوجہد، کسی فساد کسی اختلاف کی ضرورت نہیں۔

☆ خود اپنے لئے ارتقائی سفر میں آپ کو فطرت کو ہی استعمال کرنا ہے۔

☆ ہم نہ صرف معتدل نہیں ہیں بلکہ قدرتی بھی نہیں۔

☆ روحانی: روحانی ذرائع اتنے مختصر ہیں کہ انہیں دریافت کرنا ممکن نہیں ہوتا۔

☆ روحانی صلاحیت حاصل کرنا مشکل ہے نہ اسے حاصل کرنے کی کوئی اہمیت ہے۔

☆ آپ جو کچھ بھی ہیں جس حالت میں بھی ہیں، روحانی ہیں۔

☆ اگر روحانیت کسی درجے پر ملکیت ہو سکتی ہے تو یہ صورت درحقیقت ناممکن ہے۔

☆ جس میں پہلے خدائی اوصاف موجود نہیں اس کے لئے یہ اوصاف حاصل کرنا کسی طور ممکن نہیں۔

☆ روحانیت جسم کے اندر ہی چھپی ہوئی ہے البتہ کچھ پردے ہیں۔

☆ آپ کو اس لباس کا علم نہیں جو روحانیت کو چھپائے ہوئے ہے۔

☆ روحانیت ایک پوشیدہ خزانہ ہے مستقبل میں حاصل ہونے والی کوئی چیز نہیں۔

☆ نروان: دنیا کے مخالف میں تو نروان کی کوئی حیثیت نہیں۔

☆ اس دنیا کو نروان کی شکل میں تبدیل کرنا مقصود ہے۔

☆ بدھ: بدھ مکمل اطمینان کی علامت ہے۔

☆ بدھ لمحہ موجود میں اپنے وجود کے ساتھ زندہ ہے۔

☆ بدھ ہمیشہ لمحہ موجود میں زندہ رہتا ہے۔

☆ لاموجودی: لاموجودی میں ہی نجات ہے۔

☆ اگر آپ ہیں تو بھی کچھ پابندیوں میں ہیں، اگر نہیں ہیں تو بھی پابندیوں میں ہیں۔ صرف ایک غیر موجود چیز ہی آزاد ہو سکتی ہے۔

☆ خالص: خالص اور پاک کے لئے مطلوبہ لمحہ مطلوبہ وقفہ پر آن موجود رہتا ہے۔

☆ کئی بار صاف ذہنوں کے لئے تنفس رک جاتا ہے۔

☆ میں: درحقیقت یہ 'میں ہوں' جھوٹ ہے، میں خود نہیں جانتا کہ میں کون ہوں۔

☆ جب تک میں خود نہ جان لوں کہ میں کون ہوں تو خود کو 'میں' کیسے کہہ سکتا ہوں۔

☆ یہ جھوٹی میں ہی اَنا ہے، ہمارا جھوٹا انحصار ہے۔

☆ اپنی گہرائی میں اُتر کر اپنی میں کو تلاش کریں۔

☆ جس لمحے یہ ادراک ہوتا ہے کہ میں کچھ نہیں ہوں۔ اُسی وقت شکست واقع ہو جاتی ہے۔

☆ انسان کی میں کبھی کسی کے پیر چھونے کی اجازت نہیں دیتی۔

☆ میں کون ہوں کی تلاش اپنی فنا کا نکتہ آغاز ہے۔

☆ جب میں معدوم ہو جاتی ہے تو اصل میں نمودار ہوتی ہے۔

☆ جسم: انسان فانی جسم کے اندر لافانی قوت ہے۔

☆ جسم دیوتا کا مندر ہے اس کے ساتھ وجود کا برتاؤ مت کیجئے۔

☆ جسم ایک انتہائی کم تر شے ہے، آپ یقیناً عظیم ترین ہیں آپ کے مقابلے میں جسم کی کوئی حیثیت نہیں۔

☆ جسم کے اندر صرف جنس کا ہی نہیں نفسیات کا بھی فرق ہوتا ہے۔

☆ جسم ایک عظیم الشان مشین ہے۔

☆ اس جسم کی وجہ سے ہی بدھا ممکن ہوا تھا۔

☆ جسم کائنات کا ایک حصہ ہے، جسم کی ہر چیز کائنات کا حصہ ہے۔

☆ جسم ستر لاکھ خلیوں پر مبنی ایک بڑا شہر ہے، جس میں ستر لاکھ شہری ہیں۔

☆ جسم کائنات سے نزدیک ترین رابطہ ہے۔

☆ جسم اور ذہن میں بے شمار گیئر ہیں۔

☆ اس جسم میں بے شمار اسرار ہیں یہ تحفہ ہے اس سے پیار کرنا چاہئے۔

☆ جسم کا نچلا حصہ صرف طبیعاتی طور پر ہی نچلا نہیں بلکہ یہ اپنے کام کے معیار کی وجہ سے بھی نچلا ہے اس کو نچلا کہہ کر اُس کی توہین کی جاتی ہے۔

☆ جسمانی توانائی محض برقی توانائی ہوتی ہے، یہ ایندھن کے علاوہ اور کچھ نہیں، اور یہ توانائی انسان کے مرکز کو حاصل نہیں۔

☆ آپ اپنے جسم سے ہی پہچانے جاتے ہیں۔

☆ جسم اور دماغ پیاز کی طرح ہیں دونوں کو چھیلتے جایئے اندر سے کچھ نہیں نکلے گا۔

☆ آپ کا جسم، آپ کا ذہن، آپ کا نہیں یہ آپ کے والدین کی طرف سے آئے ہیں۔

☆ سانس کے ساتھ دیوتا بھی آپ کے اندر سانس لیتے ہیں۔

☆ جسم تو ایک مجموعہ ہے جس میں کچھ حصہ باپ کی طرف سے، کچھ ماں کی طرف سے اور کچھ کھانے پینے سے آیا ہے، کوئی چیز بھی اصلی نہیں، سب کچھ مختلف چیزوں کا ایک ڈھیر ہے۔

☆ عقل: نسوانی تعقل قبولیت پر مبنی ہوتا ہے، کامل قبولیت، سپردگی اور محبت۔

☆ جب آپ کوئی بات سمجھ نہیں پاتے تو اُس کو بُرا بھلا کہنا شروع کر دیتے ہیں کیونکہ اُس نے آپ کی عقلی سطح پر توہین کی ہوتی ہے۔

☆ روح / آتما: روح اور آتما کچھ حقیقت نہیں رکھتیں یہ صرف ہمارے ذہن کی اطلاعات ہیں، صرف نظریات، الفاظ، فلسفہ اور ___ اور کچھ نہیں۔

☆ شکست: شکست اسی وقت رونما ہوتی ہے جب آپ فنا ہو چکے ہوتے ہیں۔

☆ شکست اور فرد ایک ساتھ نہیں رہ سکتے، یا تو آپ رہ سکتے ہیں یا شکست۔

☆ شکست تسلیم کرنے کے لئے خود کو تیار کرنا نہایت مشکل کام ہے۔

☆ شکست اور محبت دونوں ایک ہیں، یہ تو بس واقع ہو جاتے ہیں۔

☆ شکست کے راستے پر آپ کی کوئی حقیقت باقی نہیں رہتی۔

☆ شکست کے راستے پر ہتھیار ڈال دینا ہی واحد طریقہ ہے۔

☆ غصہ: غصہ انتشار ذہن کی علامت ہے۔

☆ غصے میں آپ بالکل بدلے ہوئے انسان ہوتے ہیں۔

☆ غصہ میں پورا اعصابی نظام تہہ و بالا ہو جاتا ہے۔

☆ غصہ بدنیت ہوتا ہے۔

☆ بیک وقت: اندرون بدل دیجئے بیرون خود بخود ٹھیک ہو جاتا ہے۔

☆ نفسیاتی طور پر افراد نر اور مادہ ہوتے ہیں۔

☆ آدمی بیک وقت عورت بھی ہے اور مرد بھی۔

☆ کوئی بھی صرف نر ہے اور نہ کوئی صرف مادہ ___ ہر کوئی دوہری جنس کا حامل ہے۔

☆ آئینہ: آئینہ نہیں ہوتا تو کوئی چیز نہیں ہوتا۔ آئینہ ہی آپ کو چیز عطا کرتا ہے۔

☆ سر: سر کی موجودگی میں کوئی تعلیم ممکن نہیں۔ سر ہمیشہ بیچ میں مخل ہو جاتا ہے۔

☆ کسی دن: وہ جو نا معلوم ہے کسی دن معلوم ہو سکتی ہے، کائنات نا قابل معلوم نہیں۔

☆ تشکیک: متشکک ذہن متشکک ہی رہے گا اسے جوابات سے کوئی واسطہ نہیں۔

☆ وہمی: وہمی ذہن کا مطلب ہے آپ ہر چیز پہ سوالیہ نشان لگاتے جائیں گے۔

☆ واسطہ: آئین سٹائن کا نظریہ اضافت یہودی ہے نہ سائنس کا کسی نسل یا مذہب سے کوئی واسطہ ہے۔

☆ بیماری: بیماری ہر شخص کے لئے ایک جیسی ہوتی ہے وہ مسلمان ہو، ہندو، یا عیسائی۔

☆ مجہول: ہم اخلاقی اور غیر اخلاقی دونوں کو سمجھتے ہیں مگر جو صورت ان دونوں سے ہٹ کر مجہول ہو؟؟

☆ چور: چور اپنے اہداف تبدیل کر سکتا ہے چوری ترک نہیں کر سکتا۔

☆ لالچ: لالچ کی نوعیت تبدیل ہو سکتی ہے اُسے ترک نہیں کیا جا سکتا۔

☆ لالچ کو ترک کر دینا نا قابل تصور ہے۔

☆ جنت، نجات، آنند اور شانتی کو لالچ کے مطلوبہ اہداف کے طور پر مقرر کیا جا سکتا ہے۔

☆ تبلیغ: صرف تبلیغ اور تقریر سے کوئی تبدیلی ممکن نہیں۔

☆ مبلغین نے ساری دنیا کا باور کرا دیا ہے کہ وہ گنہگار ہے۔

☆ بہت زیادہ تبلیغ، بہت زیادہ اخلاقی تربیت، اس کے باوجود ہر چیز بدشکل اور غیر اخلاقی ہے۔

☆تبلیغ کرنے والوں کے سپرد ہسپتال کر دیئے جائیں تو اُن کا حشر بھی پوری دنیا جیسا ہوگا۔

☆اخلاقیات پر زور دینے کا مطلب ہے کم ظرفی، خودغرضی اور انسانیت کی توہین، یہ ایک غیر انسانی حرکت ہے۔

☆استغراق: آزادی خوف کا سبب بنتی ہے اور استغراق ممکن حد تک آزادی کا نام ہے۔

☆استغراق سے پہلے اپنے اندر کے خوف کو تلاش کیجئے۔

☆استغراق میں نہ صرف آپ خارجی ڈر سے محفوظ ہو جاتے ہیں بلکہ ذات کی غلامی سے بھی نجات حاصل کر لیتے ہیں۔

☆گہرے استغراق میں آپ اس کرۂ ارض پر موجود نہیں رہتے، زندگی کے موجودہ دائرے سے گم ہو جاتے ہیں۔

☆خلا کو فتح کرنا خوف کو جنم دیتا ہے اسی لئے ہم استغراق سے گریز کرتے ہیں۔

☆خوف پر قابو پا کر ہی آپ عدم کو فتح کر سکتے ہیں۔

☆مستقبل: مستقبل حال میں چھپا ہوا ہے، تمام امکانات آج کے بیج میں چھپے ہوئے ہیں۔

☆ہم ہمیشہ سے وہ ہیں جو مستقبل میں ہوں گے، وہ جو ہم ہونے والے ہیں۔

☆خواب: خواب نیند کو گہری ہونے سے روکتے ہیں۔

☆خواب نہیں ہوتے تو آپ گہری نیند کے سمندر میں اُتر جاتے ہیں ہر کوئی اپنی خوابوں کی سرزمین پر رہتا ہے۔

☆خواب کی وجہ سے ہی آپ نیند کی سطح پر رہتے ہیں، موت جیسی نیند تک نہیں پہنچتے۔

☆خواب اس زمین کا بنیادی عنصر ہیں۔

☆خواب مسلسل جاری رہتے ہیں، یہ ایک جاری عمل ہے۔

☆خواب انسانی شعور پر فلم کی طرح چلتے ہیں۔

☆خوابوں کی عدم موجودگی ہی بیداری ہے۔

☆خواب دیکھنے والا خواب میں کھویا ہوا ہے۔

☆اکثر خواب جنم جنم تک چلتے رہتے ہیں۔

☆جب تک خواب مکمل طور پر ختم نہیں ہو جاتے آپ اپنے اندرون میں کبھی جاگ نہیں سکتے۔

☆روحانی: روحانی معاملات کی سرجری بھی نفیس ہوتی ہے۔

☆جس چیز کو کسی ذریعے سے دیکھا نہیں جا سکتا ہم صرف اُس کے اثرات دیکھ سکتے ہیں۔

☆ماضی: ماضی سے مستقبل ہی وقت ہے۔

☆ماضی سے نکل کر آپ ہمیشہ مستقبل میں جاتے ہیں۔ حال سے نکل کر مستقبل میں نہیں جاتے۔

☆مردہ ماضی مسلسل زندوں پر خود کو مسلط کر رہا ہے۔

☆زندگی مسرت انگیز ہوتی ہے ماضی کبھی ایسا نہیں ہوتا۔

☆ماضی لگاتار آپ کے حال پر اثر انداز ہوتا ہے۔

☆ماضی کی یادیں حافظہ میں موجود ہوتی ہیں لیکن اُن کا ادراک نہیں ہوتا۔

☆ماضی کی صورت گری ہمارے ذہن کو بھٹکا کر حال کو تباہ کر رہی ہے۔

☆ماضی فنا ہو چکا ہے اس کا کوئی وجود نہیں۔

☆خوف: ہر خوف اپنی اصل میں موت سے وابستہ ہوتا ہے ___ گہرائی میں جائیں تو پتہ چلے گا آپ موت سے خوفزدہ ہیں۔

☆خوف ہمیشہ ان چیزوں سے جڑا ہوتا ہے جو قابل تبدیل ہوں۔

☆جب موت یقینی ہے تو پھر خوف کا کیا جواز؟

☆مصروفیت: مصروفیت ذہن کو اصل کام سے ہٹا دیتی ہے۔

☆نشہ: نام نہاد ماورائی ارتکازات نفسیاتی نشہ کے سوا کچھ نہیں۔

☆کوشش: کوشش کبھی رائیگاں نہیں جاتی وہ بیج کی طرح اندر موجود رہتی ہے۔

☆متبادل: جن کو ماں کا دودھ ضرورت کے مطابق چوسنے نہیں دیا جاتا وہ بعد میں دھواں چوستے ہیں سگریٹ نوشی کے دوران سگریٹ چوسنی بن جاتی ہے۔

☆سب سے پہلے: کائنات کی پہچان کے راستے میں سب سے پہلے ماں کی چھاتیوں سے واسطہ پڑتا ہے۔

☆شراب: ہر چیز پیمانے سے چھلکتی ہوئی شراب ہے۔

☆طے شدہ: ہم سمجھتے ہیں ہر چیز ایک منصوبے کے تحت کام کر رہی ہے مگر کچھ بھی پہلے سے طے نہیں ہے۔

☆ عقائد: ہمارے ذہن چونکہ عقائد پر سختی سے قائم ہیں اس لئے ہم باتوں کو بھی نظریات کے طور پر لیتے ہیں ذرائع کے طور پر نہیں۔

☆ دباؤ: اگر امکانات کچھ نہیں تو دباؤ بھی کچھ نہیں، دباؤ اُس وقت ہوتا ہے جب کچھ ہونے کی خواہش ہو۔

☆ اطمینان: مطمئن ہونے کے لئے کچھ اور درکار ہوتا ہے۔

☆ ناامیدی: ناامیدی کی کیفیت میں زندہ رہنا مشکل ہوتا ہے جلد ہی کوئی امید باندھنا پڑتی ہے۔

☆ فرمائش: ذہن ہمیشہ آگے سے آگے فرمائش کرتا رہے گا۔

☆ حظ: ذمہ داری وہ حظ نہیں پہنچاتی جو تفریح سے پہنچتا ہے۔

☆ پُرسکون: اگر آپ پُرسکون ہوں تو کبھی کبھی اچانک مرکز کی جھلک حاصل ہو جاتی ہے۔

☆ ذہنیت: ذہنیت قدیم ہے اور یہ ہمیشہ قدیم ہوتی ہے۔

☆ مایوسی: مایوسیوں میں گھرا ہوا انسان اچانک خود کو اپنے آپ میں پاتا ہے۔

☆ ہیجان: مقصد کو اولیت دینے والا ذہن ہمیشہ ہیجان میں مبتلا رہتا ہے۔

☆ کیفیات: جب دو انسان پہلی بار ملتے ہیں تو اُن کی کیفیات بالکل نئی ہوتی ہیں۔

☆ دیوار: جب آپ وقت کو دیکھیں گے تو سامنے ہمیشہ دیوار نظر آئے گی۔

☆ وزن: کوئی بھی چیز بے وزن نہیں اگر کوئی چیز بے وزن ہے تو وہ غیر مادی ہے۔ سائنس نے سورج کی شعاعوں کو بھی وزن کیا ہے۔

☆ قربت: اگر تم آئینے کو بہت زیادہ قریب رکھو گے تو اپنا چہرہ نہیں دیکھ سکو گے۔

☆ ٹیلیویژن: ٹیلی ویژن دوبارہ انسان کو عہدِ قدیم میں لے گیا ہے کیونکہ اب لوگ تصویریں دیکھنے لگے ہیں۔

☆ تصویریں: تصویریں رنگین، سہل اور ولولہ انگیز ہونے کے باوجود زبان سے کوئی مقابلہ نہیں کر سکتیں۔

☆ کمپیوٹر: کمپیوٹر انسان کی یادداشت کے نظام کو تباہ کر رہا ہے۔

☆ راستہ: جو راستہ خوشی، آگاہی اور آسودگی کا بھرپور احساس عطا کرے، وہی درست ہے۔

☆ دروازے: درست دروازے پر آنے سے پہلے کئی غلط دروازوں پر دستک دینی پڑتی ہے۔

☆ غلطی: جتنی غلطیاں کر سکتے ہو کرو، لیکن ایک غلطی دوبارہ مت کرو۔

☆ تبدیلی: وقت بدلتا ہے تو درست اور غلط بھی تبدیل ہو جاتے ہیں۔

☆ متعین: جو شخص ایک متعین تصورات کے ساتھ جیتا ہے وہ مردہ زندگی گزارتا ہے۔

☆ درست عمل: ہر وہ عمل جو آگہی سے رونما ہوتا ہے درست اور عدم آگہی سے جنم لینے والا عمل غلط ہوتا ہے۔

☆ واحد مسئلہ: انسان کا واحد مسئلہ یہ ہے کہ وہ گہری نیند سویا ہوا ہے، کھلی آنکھوں کے ساتھ۔

☆ پوجا: پوجا محض بھیک مانگنا ہے۔

☆ ساہوکاری: لمحہ موجود میں زندہ رہنے کے لئے تمہیں ساہوکاری ذہن کو ترک کرنا ہوگا۔

☆ کومٹمنٹ: کومٹمنٹ ہمیشہ لاشعور سے جنم لیتی ہے۔

☆ کومٹمنٹ کا لازمی نتیجہ مشکل صورتحال ہوتا ہے۔

☆ دھوکے باز: معاشرے نے تمہارے لئے ایک راستہ چھوڑا ہے کہ تم دھوکے باز بن جاؤ۔

☆ ملکیت: آنے والا کل تمہاری ملکیت نہیں ہے۔

☆ محرک: موت کو جینے کا محرک ہونا چاہئے اگر موت نہ ہوتی تو تم جینا ترک کر دیتے۔

☆ خواہشیں: تمام خواہشیں خطرناک ہیں۔

☆ تاریخ: تمام تاریخ انسانیت کے قتل کی تاریخ ہے۔

☆ آرزو: آرزو کی آرزو مت کرو، آزاد ہو جاؤ۔

☆ حسن: عدم تحفظ ہی زندگی کا حسن ہے۔

☆ خوف: خوف کو نکال دو، تمہارے پاس کھونے کو کچھ نہیں اور پانے کو سب کچھ ہے۔

☆ چھلانگ: چھلانگ لگانے کے لئے صرف ایک لمحہ کافی ہوتا ہے۔

☆ حقیقی زندگی: جو لوگ حقیقتاً جینا چاہتے ہیں وہ سارے خوف جھٹک دیتے ہیں۔

☆ لاپرواہی: لاپرواہی سے ہر چیز عام سی بن جاتی ہے۔

☆ لاپرواہی آہستہ آہستہ خودکشی کرنا ہے۔

☆ لاپرواہ لوگ زندگی سے دُور ہو جاتے ہیں۔

☆ عظیم: چھوٹی چھوٹی چیزیں محبت اور خوشی کے لمس سے عظیم بن جاتی ہیں۔

☆اقتدار: اقتدار کا مطلب ہے تم بے شمار لوگوں کو بنجر اور بانجھ بنا دو۔

☆ایک نظر: صرف ایک محبت بھری نظر کسی کی کل دنیا تبدیل کر سکتی ہے۔

☆روپیہ: روپیہ فائدہ مند تو ہے لیکن اہم نہیں۔

☆دنیا: ایک ایسی جگہ ہے جہاں ہمارا قیام رات بھر کا ہے، صبح ہوگی تو ہم چلے جائیں گے۔

☆پرانے دھرم: پرانے دھرموں نے زندگی کو ترک کرنے کا درس دیا ہے وہ سب زندگی کے مخالف ہیں۔

☆زینہ: زینہ ایک ہی ہے جسم سے روح تک، جسمانی سے روحانی تک، جنس سے سادھی تک، ہر چیز حقیقی ہے۔

☆دھرم کا بھگوان: مذاہب کے بھگوان کو زندگی کو ترک کرنے کے بعد ہی پایا جا سکتا ہے۔

☆پجاری: سارے دھرم موت کے پجاری ہیں۔

☆ضروری: ہر مقصد، ہر منزل کے لئے مستقبل ضروری ہے۔

☆نقش قدم: نقش قدم کو کسی نے پیدا نہیں کیا تم ہی چلتے ہو تو یہ تخلیق ہوتے ہیں۔

☆مسخ شدہ: مذاہب نے صرف مسخ شدہ لوگ تخلیق کئے ہیں۔

☆بیج: تمہارے چھوٹے سے بدن میں ایک ایسا بیج موجود ہے جو لاکھوں پھولوں کو تخلیق کر سکتا ہے ایسا بیج جو تمام ممکنہ خوشبوؤں کا حامل ہے۔

☆قناعت: قناعت ایک افیون ہے تاکہ تم عذابوں کے حصار میں بھی مطمئن رہو۔

☆کاملاً جینا: اگر تم کاملاً جینا چاہتے ہو تو کسی منظم دھرم کا حصہ مت بنو اور مُردوں سے مغلوب مت ہو اپنی روشنی کے مطابق جیو۔

☆تکرار: حقیقت میں کوئی واقعہ دوبارہ رونما نہیں ہوتا۔

☆نیا: اگر تم ماضی کی تصویریں اٹھائے ہوئے پھرو گے تو نئے کو دیکھنے سے محروم رہ جاؤ گے۔

☆پردہ: تمہاری آنکھوں کو تمہارے تجربات اور توقعات نے ڈھانپا ہوا ہے۔

☆بے ساختگی: مشاہدہ بے ساختگی کی شروعات اور بے ساختگی مشاہدے کی تکمیل ہے۔

☆حقیقت: حقیقت نشوونما پاتی رہتی ہے۔

☆فوٹو پلیٹ: فوٹو پلیٹ کبھی زندگی سے سچی نہیں ہوتی۔

☆آئینہ: آئینہ ہمیشہ زندگی سے سچا رہتا ہے۔

☆حیرت: پھولوں کو حیرت سے مرغوبیت سے دیکھو، علم والے مت بنو۔

☆دائرہ: دائرے تو سارے مکمل ہوتے ہیں اگر وہ کامل نہ ہوں تو دائرے نہیں ہوتے۔

☆شہوت: شہوت افزائش نسل کا فطری طریقہ ہے اس میں کچھ روحانی نہیں ہوتا، کچھ انسانی نہیں ہوتا۔

☆پیار: ہم نفسیاتی اعتبار سے پیار پرورش پاتے ہیں۔

☆کج روی: مذاہب ہی تمام کج رویوں کے بانی ہیں۔

☆بندر: بندر تو انسان بن گیا ہے لیکن انسان ابھی تک ویسا ہے۔

☆پرانا: پرانے تصور کے ساتھ زندگی نہیں صرف موت ممکن ہے۔

☆نئے شعور کی جُدت پرانے تصورات سے نہیں ہوگی۔

☆اس: اس سے اُس پیدا ہوتا ہے اگر اُس سے بہت زیادہ متعلق ہو جائیں تو دونوں سے ہی دور ہو جائیں گے۔

☆رکاوٹ: پہلے سے طے شدہ نتائج راستے کی رکاوٹ بن جاتے ہیں۔

☆ماننا: ماننے اور نہ ماننے والے سچائی کو کبھی نہیں پا سکتے۔

☆سیاسی: سیاسی جذبہ رکھنا حماقت ہے۔

☆بوجھ: انسان اب تک سنجیدگی کے بوجھ تلے دبا ہوا ہے اس کے پاس زندگی سے لطف اندوز ہونے کا وقت نہیں۔

☆نئی نسل: نئی نسل بالکل نئی قسم کی نسل ہے جو حقیقی اور فطری ہے۔

☆ضدی: ایک ذمہ دار شخص ضدی نہیں ہو سکتا، وہ ہر لمحہ اور ہر دن فیصلہ کرے گا۔

☆ردِعمل: ردِعمل ہمیشہ بے لچک ہوتا ہے، یہ طے شدہ خیالات کا عکس ہے۔

☆نشوونما: عمر کا بڑھنا نشوونما سے مختلف چیز ہے۔

☆زیادہ: زیادہ ہونے کا مطلب ہے اپنی حقیقت کا شعور، اپنی حیات سے زیادہ سے زیادہ جڑت۔

☆ڈھارس: تمنا ایک ڈھارس ہے، آج دکھ ہے تو کل سکھ بھی ہوگا۔

☆ریاست اور فوج: ہماری ریاستیں حقیقی اور افواج غیر انسانی اور چرچ سنگدل ہیں۔

☆ پُر جوش: صرف کمزور اور ناتواں لوگ ہی پُر جوش ہوتے ہیں۔

☆ یقین: جب آپ یقین رکھنا چھوڑ دیں گے تو توانائی ایک نیا رُخ اختیار کر لے گی۔

☆ یقین رکھنے والوں کی کبھی نشوونما نہیں ہوتی وہ ہمیشہ احمق ہی رہتے ہیں۔

☆ ملکیت: زیادہ چیزوں کا مالک ہونا دراصل خود بے پناہ ہونے کا متبادل نہیں ہے۔

☆ ہم آہنگی: ہم گوتم بدھ اور مہاویر کو اس لئے خدا کہتے ہیں کیونکہ ان کی حیات کے ساتھ مکمل ہم آہنگی تھی۔

☆ حقیقی خوشی: صرف اصلی اور خالص ہونا ہی واحد حقیقی خوشی ہے۔

☆ سرچشمہ: ہر اُس چیز کو اپنی ذات سے علیحدہ کر دیجئے جس کا سرچشمہ آپ کی ذات نہیں۔

☆ فطری امارت: صرف افلاس میں ہی فطری امارت سامنے آتی ہے۔

☆ کمی: آپ کے اندر صرف ایک فرد کی کمی ہے جو آپ خود ہیں۔

☆ بھیڑ: جب تک آپ اپنی ذات کی تلاش نہیں کرتے اردگرد بھیڑ نہیں ہٹے گی۔

☆ شیر: آدمی ماضی کے بوجھ سے آزاد ہو کر اور یجنل ہوگا تو شیر کی طرح طاقتور ہوگا۔

☆ اٹکنا: کسی ایک مقام پر اٹک جانا سب سے زیادہ خوفناک احساس ہے۔

☆ ہجوم: کچھ طاقت کے متوالوں نے ساری انسانیت کو بے ہنگم ہجوم میں تبدیل کر دیا ہے۔

☆ بڑی جیل: ہم نے اس خوبصورت زمین کو ایک بڑی جیل میں تبدیل کر دیا ہے۔

☆ فہم: فہم اُس وقت پیدا ہوتا ہے جب جاننے کی تڑپ پیدا ہوتی ہے۔

☆ تقریباً: اس زمین پر تقریباً ہر شخص خود سے نفرت کرتا ہے، اپنے آپ کو کوستا ہے۔

☆ دونوں: یقین اور عدم یقین دونوں راستے کی رکاوٹیں ہیں۔

☆ منفی شکل: عدم یقین بھی یقین ہی کی منفی شکل ہونے کے سوا کچھ نہیں۔

☆ جب: جب یہ پتہ چل جاتا ہے کہ جاننا ممکن ہے تو پھر یقین کیوں اپنائیں۔

☆ جزیرہ: کوئی شخص جزیرہ نہیں ہم سب آپس میں مربوط ہیں۔

☆ کوئی: کوئی نہ کوئی طاقت ہے جو ہر چیز کو جوڑے ہوئے ہے۔

☆ سمجھ: بڑے احمق کو بڑا ذہین سمجھا جاتا ہے۔

☆ ذہین: چیز کو بغیر ہضم کئے معدے میں رکھنے والوں کو ذہین کہا جاتا ہے۔

☆ ہنسی: ہنسی عبادت سے کہیں زیادہ اہم ہے۔

☆ سنجیدگی: سنجیدہ افراد اعصابی تناؤ اور پریشانی کا شکار رہتے ہیں۔

☆ سنجیدہ افراد ہمیشہ اس فکر میں رہتے ہیں کہ آیا وہ صحیح راستے پر ہیں یا نہیں۔

☆ بھٹکنا: بھٹکنے کے لئے راستے کی ضرورت ہوتی ہے۔

☆ دانشور: دانشور اصل میں ذہین نہیں محض عقل پسند ہیں۔

☆ جب کوئی شخص اپنی عقل کے ساتھ منسلک ہو جاتا ہے تو دانشوری جنم لیتی ہے۔

☆ دانشور اپنے ساتھ تعصبات، معلومات، عقائد اور علم کا بوجھ اٹھائے پھرتا ہے وہ سُن نہیں سکتا۔

☆ ذہانت بہت اہم چیز ہے دانشوری رکاوٹ ہے۔

☆ اگر آپ دانشور بن جاتے ہیں تو پھر سائنسدان نہیں بن سکتے۔

☆ ماہرین: تمام ماہرین اندھے ہوتے ہیں۔

☆ ماہر کا مطلب ہے ہر چیز سے بے خبر ہو جانا۔

☆ سفید دیوار: سفید دیوار پر سفید چاک سے لکھی عبارت پڑھنے کے لئے بڑی تیز نظر کی ضرورت ہوتی ہے۔

☆ مذہبی: جب کبھی کوئی ملک لامذہب ہوتا ہے تو وہ امیر ہو جاتا ہے جب ملک امیر بن جاتا ہے تو وہ مذہبی ہو جاتا ہے۔

☆ مفلسی: جو شخص اندرونی اور بیرونی طور پر مفلس ہے اُسے باطنی مفلسی کا پتہ نہیں چلے گا۔

☆ فقیر: فقیر لکھ پتی لوگوں کی نسبت زیادہ مطمئن ہوتے ہیں کیونکہ وہ خارجی اور داخلی دونوں لحاظ سے غریب ہے۔

☆ امیر آدمی: امیر شخص اگر مذہبی نہیں ہے تو وہ بے وقوف ہے۔

☆ فوجی: فوجی کو جنس سے محروم رکھ کر اُس میں غصے کو ابھارا جاتا ہے اس طرح وہ زیادہ تباہ کن بن جاتا ہے۔

☆ حقیقی زندگی: جب تک آپ کسی ایسی چیز کو نہیں جانتے جسے خریدا نہ بیچا جا سکے آپ حقیقی زندگی سے آگاہ نہیں ہو سکتے۔

☆ عارضی: ہر عارضی چیز بالآخر بے چینی، بے کیفی، اداسی، پچھتاوا اور دکھ لے کر آتی ہے۔

☆ درست: جو آج درست ہے ضروری نہیں کہ کل بھی وہ درست ہو۔

☆ منزل: جنس، دولت، جسم اور دنیا کو بطور ذریعہ استعمال کر کے خدا کو منزل بنانا چاہئے۔

☆ اچھائی: اچھائی کی اپنی طاقت ہوتی ہے بدی کو خارجی طاقت کی ضرورت ہے۔

☆ منفرد: ہر شخص منفرد ہے کسی کا کسی سے کوئی موازنہ نہیں۔

☆ پسند: آپ جو کچھ کر رہے ہیں وہ اس لئے اچھا ہے کہ معاشرہ اسے پسند کرتا ہے۔

☆ مریض: برتری اور ناموری کی خواہش رکھنے والا نفسیاتی مریض ہے۔

☆ امکان: جتنا اہم کام ہوگا اتنی ہی کم عزت ملنے کا امکان ہوگا۔

☆ مکروہ: ایک صوفی کی طرح طاقتور ہونا ٹھیک ہے لیکن دوسروں پر اختیار اور غلبہ رکھنے کی خواہش بہت مکروہ ہے۔

☆ انقلاب: ہر انقلاب ضد انقلاب بن جاتا ہے۔

☆ عیسائی مشنری: عیسائی مشنری انقلاب کی ضد ہیں۔

☆ دنیا میں غربت کے خاتمہ کے بعد یہ مشنری کیا کریں گے؟

☆ بے انصافی: ہر جدوجہد بے انصافی کے خلاف شروع ہوتی ہے آخر میں خود بے انصافی میں بدل جاتی ہے۔

☆ عبادت: کُل کے ساتھ شامل ہونا ہی عبادت ہے۔

☆ مدر ٹریسا: مدر ٹریسا کو نوبل انعام دینے کا مقصد ضد انقلاب کاموں کو انعام دینا تھا۔

☆ مقدس: ساری زمین مقدس ہے، جوتے اتارنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ وہ بھی مقدس ہیں۔

☆ فضولیات: نام نہاد معززاور شہرت یافتہ لوگ فضولیات سے بھرے ہوئے ہیں۔

☆ اخلاقیات: اپنی صلاحیت کو پہچاننا سب سے بڑی اخلاقیات ہے۔

☆ بارٹر: بے وقوفوں سے عزت کروانے کے بعد آپ کو اُن جیسے اطوار اپنانا پڑتے ہیں۔

☆ بیمار انسانیت سے عزت حاصل کرنے کے بعد آپ کو ان سے زیادہ بیمار ہونا پڑتا ہے۔

☆ براعظم: ہم سب لامتناہی براعظم ہیں جو آپس میں ملے ہوئے ہیں، کوئی فرد جزیرہ نہیں۔

☆ رائے: اپنے کام کا انتخاب دوسروں کی رائے کے مطابق حاصل نہ کریں۔

☆ مجرم: مجرم بیمار ہیں، نفسیاتی لحاظ سے بھی اور روحانی اعتبار سے بھی۔

☆ دنیا میں کوئی شخص بھی مجرم نہیں، ہر شخص بیمار ہے۔

☆ شمولیت: جب کسی کام میں آپ کا دل بھی شامل ہو جائے تو وہ عبادت بن جاتا ہے۔

☆ سزا: ہر سزا بھی ایک جرم ہے۔

☆ مذہبی کتابیں: مذہبی کتابوں میں کچھ بھی مقدس نہیں ننانوے فیصد غیر مقدس ہے۔

☆ وقت: کسی چیز کا وقت آ جائے تو اُسے دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔

☆ موسیقی: موسیقی تو عقیدت ہے، گہرا قلبی لگاؤ ہے، عبادت ہے۔

☆ ہم آہنگ: جب معاشرہ حیات سے ہم آہنگ نہیں ہے تو آپ بھی معاشرے سے ہم آہنگ نہیں ہوں گے۔

☆ قانونی نظام: پورا قانونی نظام معاشرے کے انتقام کے سوا کچھ بھی نہیں۔

☆ قانون فرد کے خلاف اور ہجوم کے حق میں ہے۔

☆ قانون حق کے تحفظ کے لئے نہیں ہجوم کے ذہن کی حفاظت کے لئے ہے۔

☆ عدالتیں اور قانون وحشی ہیں، سزا کا تصور ہی غیر سائنسی ہے۔

☆ ٹیکنالوجی: ٹیکنالوجی اچھی چیز ہے اس سے فضول کاموں سے نجات ملتی ہے۔

☆ ٹیکنالوجی کے غلط استعمال کو روکنے کے لئے انسان کو بدلنے کی ضرورت ہے۔

☆ جنت: جنت کا مذہبی تصور محض ایک انتقام محسوس ہوتا ہے۔

☆ ایٹمی ہتھیار: ایٹمی ہتھیاروں کی وجہ سے ہی تیسری عالمی جنگ رکی ہوئی ہے۔

☆ چوری: نجی ملکیت کے خاتمہ سے چوری خود بخود ختم ہو جائے گی۔

☆ پرستش: پرستش بھی فرار کا ایک مہذب راستہ ہے۔

☆ عیسائی: عیسائی وہ نہیں ہیں جو عیسیٰ کی خواہش تھی عیسیٰ حقیقی ہے مگر عیسائیت جھوٹی ہے۔

☆ سوشلزم: انسان نے بہت دکھ اٹھائے ہیں اس کے ذمہ دار سرمایہ دار نہیں ورنہ سوشلزم سے مسئلہ حل ہو چکا ہوتا۔

☆ ذاتی ملکیت: ساری دنیا کی ملکیت حاصل کرنے سے بہتر ہے اپنی ذات کی ملکیت حاصل کی جائے۔

☆ سکندر: سکندر اعظم بننے سے بہتر ہے ایک بدھا، ایک بھکاری بنا جائے۔

☆ جنریشن گیپ: ماضی میں جوانی کا دور نہیں ہوتا تھا۔

☆ ماضی میں نوجوان بغاوت نہیں کرتے تھے ہاتھ بٹایا کرتے تھے۔

☆ ماضی میں بچے جوان ہوئے بغیر بالغ ہو جاتے تھے۔

☆ تعلیم نے جنریشن گیپ کو مزید پھیلا دیا ہے۔

☆ ماضی میں کوئی جونیئر جنریشن نہیں ہوتی تھی۔

☆ ہندوستانی دماغ: ہندوستان کا دماغ مجموعی طور پر مذمتی ہے۔

☆ جارحیت: ہم جارحیت ہمیشہ دوسروں کی مدد کے لئے کرتے ہیں۔

☆ مذمت: مذمت بیکار محض ہوتی ہے، اس سے توانائیاں تبدیل نہیں ہوتیں۔

☆ بناوٹی: ہر کوئی کسی نہ کسی حد تک بناوٹی ہے کوئی بھی اصل نہیں۔

☆ نامعلوم: جن چیزوں کا علم نہیں ہوتا وہی خوف کا باعث بنتی ہیں۔

☆ جو کچھ اندھیرے میں ہوتا ہے وہی خوف کا سبب ہوتا ہے۔

☆ جنگجو: سوئے ہوئے شہر پر بم برسانے والا جنگجو نہیں ہو سکتا۔

☆ شہوت: جنس اور جنگ دو بڑی شہوتیں ہیں۔

☆ حواس: حواس فطرت ہیں، دماغ عمل۔

☆ انہماک: کامل انہماک کا نام سوچنا نہیں ہے۔

☆ غیر مذہبی: غیر مذہبی انسان کائنات کا مخالف ہوتا ہے مذہبی آدمی کائنات کا ہمقدم ہے۔

☆ دھڑکن: دل کی دھڑکن آپ کا دل نہیں یہ محض ایک طبیعاتی عمل ہے۔

☆ کشش: خطروں کی اپنی کشش ہوتی ہے۔

☆ دوری: ہم اپنے جسم کو اس طرح دیکھتے ہیں جیسے کوئی اور جسم کو دیکھ رہا ہو۔

☆ خواہش: خواہش کا مطلب ہے آپ ابھی اندر سے مطمئن نہیں ہوئے۔

☆ ایک خواہش دوسری کو جنم دیتی ہے اور ایک تمنا دس تمناؤں کو جنم دیتی ہے۔

☆ دلیل: دل کو دلیل بیکار لگتی ہے۔

☆ دلیل کے سامنے دل ہمیشہ بچپن میں مبتلا رہتا ہے۔

☆ الفاظ: الفاظ معنی سے خالی ہوتے ہیں ان کے اندر معنی تجربے سے آتے ہیں۔

☆ حقیقتاً: جب کوئی حقیقتاً زندہ بھی نہیں رہتا وہ حقیقتاً مر بھی نہیں سکتا۔

☆ محیط: ہر شخص کے گرد ایک محیط ہوتا ہے مگر عموماً یہ محیط بغیر روشنی کے ایک سایے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوتا۔ یہ محیط آپ کے ہر موڈ کا پتہ دیتا ہے۔

☆ خلیل جبران: خلیل جبران بدھ کے انداز میں بات کرتا ہے لیکن وہ بدھ نہیں ہے۔ ایک عظیم شاعر ہے۔

☆ بیمار: ہر تخلیق کار کسی نہ کسی حد تک ذہنی بیمار ہوتا ہے۔

☆ خود اعتمادی: خود اعتمادی مرکزیت سے آتی ہے۔

☆ جب آپ کو اپنی ذات پر اعتماد نہیں آپ کسی دوسرے پر اعتماد نہیں کر سکتے۔

☆ حصہ: کسی بھی چیز میں عظمت کا صرف ایک حصہ ہوتا ہے۔

☆ بدھ: بدھ سے ملتے وقت بادشاہوں نے خود کو فقیر اور فقیروں نے خود کو بادشاہ محسوس کیا ہے۔

☆ تفکر: ہر منطقی میں تفکر ہے۔

☆ الگ: ہر لمحے کی الگ ذات ہے۔

☆ خوشی: خوشی درمیان میں ہے، خوشی توازن ہے۔

☆ عمومی سوچ: عمومی سوچ احمقانہ ہوتی ہے تفکر منطقی اور نتیجہ خیز ہوتا ہے۔

☆ عمومی سوچ میں تمام راستے کھلے ہوتے ہیں تفکر میں صرف ایک راستہ کھلا ہوتا ہے۔

☆ عمومی سوچ ذہن کی عمومی حالت ہوتی ہے۔

☆ کمترین حالت عمومی سوچ اور بلند ترین ارتکاز ہے ____ بے ذہنی۔

☆ ماورائیت: ماورائیت کا راستہ ہمیشہ درمیان کا ہوتا ہے کبھی انتہائی نہیں ہوتا۔

☆ سنیاس: سنیاس کا مطلب ہے، نہ زندگی سے وابستگی نہ اس سے صرف نظر۔

☆ سنیاس زندگی اور موت دونوں کی نفی ہے۔

☆ سنیاس درمیان میں رہنے کا نام ہے۔

☆ سنیاسی کا شعور بہت متوازن ہوتا ہے۔

☆ تجربہ: تجربہ نہ تو مدلل ہے نہ جذباتی یہ دونوں سے ماوراء ہے۔

☆ ناچ: ناچنا بذات خود بھی گفتگو کا ایک طریقہ ہے، اور بعض اوقات بہت زیادہ مؤثر بھی۔

☆ترجیح: ترجیح بذاتِ خود تکلیف ہے، درمیان میں رہو۔

☆پُل: اپنے سر اور دل کے درمیان پُل قائم کیجئے۔

☆اصل: ذہن سے ماوراء کسی چیز کا کوئی مخالف نہیں ذہن سے ماوراء ہر چیز ایک ہے۔

☆اصلیت: جو میں وہی رہیں، اصلیت کی اپنی خوبصورتی ہوتی ہے۔

☆مشروط: غور و فکر ہمیشہ سانس کے ساتھ مشروط ہے۔

☆سرچشمہ: جب شعور و آگہی کا چشمہ باہر نہیں بہہ سکتا تو وہ اپنے سرچشمہ پر ہی رہتا ہے۔

☆اسباب: پوری دنیا اسباب کے بل بوتے پر چلتی ہے۔

☆حرارت: حرارت دل سے آتی ہے کبھی سر کی طرف سے نہیں آتی کیونکہ سر ہمیشہ ٹھنڈا ہوتا ہے۔

☆اعتبار: اعتبار آسان ہوتا ہے، مکمل اعتبار آسانی سے ہوسکتا ہے۔

☆آسانی: مکمل اثبات آسانی سے ہوسکتا ہے لیکن مکمل نفی آسانی سے نہیں ہوسکتی۔

☆علیحدگی: ہم نے اپنے جنسی معاملات کو خود سے علیحدہ کردیا ہے۔

☆خودکشی: خودکشی وہی کرتے ہیں جو زندگی کے ساتھ بھرپور طریقے سے جُڑے ہوتے ہیں۔

☆انتہا: زندگی اور موت ایک ہی چیز کی دو انتہائیں ہیں۔

☆درمیان: درمیان میں رہنا، زندگی کا انتہائی لطیف تجربہ ہے۔

☆بے وقوف: جب کوئی انتہائی معقول آدمی محبت میں گرفتار ہوتا ہے تو وہ بے وقوف بن جاتا ہے۔

☆کھانا: ہم کھانا بھی وحشیوں کی طرح کھاتے ہیں جیسے کسی کو قتل کر رہے ہوں۔

☆ورثہ: حیوانی ورثہ کے ہمارے دانت، بہت وحشی ہیں۔

☆وحشی: جتنی زیادہ وحشت دکھائیں گے اتنی ہی زیادہ خوراک کی ضرورت ہوگی ___ کھاتے ہوئے وحشی مت بنئے۔

☆معیار: دل زندگی سے بھرپور ہوگا تو ذہنی معیار بھی تبدیل ہوگا۔

☆سامنا: سامنا کرنا بہتر ہے، سامنا کرنا ایک سچی تربیت ہے، ایک ضابطہ ہے۔

☆محض: محض جنس کی بنیاد پر ہم نے اپنے جسم کو دو حصوں میں تقسیم کردیا ہے نچلا دھڑ جسم کا حصہ نہیں رہا۔

☆دماغ: دماغ بذاتِ خود ایک بیماری ہے جو کچھ بھی دماغ سے متعلق ہے وہ سب بیماری ہے۔

☆مادیت: مادیت اور غیر مادیت ایک ہی ہیں، کوئی تقسیم نہیں ہے۔

☆وجودیت: آپ اور وجودیت دو علیحدہ چیزیں نہیں ہیں۔

☆درخت: کسی درخت کو پیار سے دیکھیں تو وہ بھی ایک شخصیت میں بدل جاتا ہے۔

☆پیاس: پیاسی نظریں خطرناک ہوتی ہیں۔

☆جب آپ کسی کی طرف پیاسی نظروں سے دیکھتے ہیں تو وہ شخصیت ایک چیز بن جاتی ہے کیونکہ چیز ہونا کوئی بھی پسند نہیں کرتا۔

☆گھورنا: جب تک آپ کسی سے محبت نہیں کرتے آپ اُسے گھور نہیں سکتے۔

☆بے لباس: جب آپ بے لباس ہوتے ہیں تو آپ کا پورا جسم شے بن جاتا ہے۔

☆عاشق: جب عاشق کو ملکیت بنالیا جائے تو محبت ختم ہوجاتی ہے۔

☆عاشق اور معشوق آفاقیت کے حامل ہوتے ہیں ان کو کسی اور زاویہ نظر سے نہیں دیکھنا چاہئے۔

☆توازن: جب کوئی عدم توازن نہیں رہتا تو توازن آپ کو مرکز تک پہنچا دیتا ہے۔

☆تجربہ: تجربہ ہمیشہ ذاتی اور شاعرانہ ہوتا ہے۔

☆طریقہ: طریقہ ذاتی نہیں سائنٹیفک ہے۔

☆دورُخی: اظہار اور ضبط ایک سکے کے دو رُخ ہیں۔

☆جب: جب محبت سمجھائی نہیں جاسکتی تو خدا کو کیسے بیان کیا جاسکتا ہے۔

☆ریاضی کے سوال: مذہبی معاملات میں ہر شخص وہی کر رہا ہے جو ریاضی کے سوال میں بچے کرتے ہیں یعنی کتاب کے آخر میں لکھے جواب لکھ لیتے ہیں۔

☆گمنامی: شناخت ایک مصیبت اور گمنامی ایک مسرت ہے۔

☆ضائع: غصہ، جنس، محبت اور نفرت، سب ضائع ہے۔

☆افزائش نسل: افزائش نسل تخلیق ہے نہ تخلیقیت۔

☆افزائش نسل غیر شعوری ہوتی ہے۔

☆افزائش نسل کے لئے جنسی عمل کرنا گناہ ہے کیونکہ یہ حیوانی عمل ہوتا ہے۔

☆تخلیقی عمل: جو عمل بھی دنیا کو خوبصورت بنادے تخلیقی عمل ہے۔

☆جھلک: عبادت کی پہلی جھلک پیار سے ملتی ہے اور خدا کا دیدار بھی پیار سے نصیب ہوتا ہے۔

☆ قسمت: کامیابی اور حقیقی خوشی قسمت بنانے سے حاصل ہوتی ہے۔

☆ جانکاری: آپ جتنے جاندار ہوتے ہیں، جاننا اُتنا ہی مشکل ہو جاتا ہے۔

☆ فکر: کوئی انسان جتنا خوفزدہ ہوگا اُسے اتنی ہی تحفظ کی فکر ہوگی۔

☆ معلم: معلم اور شاگرد کے درمیان تعلق صرف عقل کا ہوتا ہے۔ یہ دوسروں کا تعلق ہے جس میں دل کا کوئی مقام نہیں۔

☆ عقلی علوم کے موسم سے دل کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

☆ نرم دل: نرم دل ہونے میں بڑے خطرات مضمر ہیں عدم تحفظ کا احساس بڑھتا ہی رہتا ہے۔

☆ کھونا: جہاں بھی آپ کھونے کے تجربہ سے دوچار ہوں سمجھ لیجئے پیار ہے۔

☆ عقیدت: جس طرح پیار ہوتا ہے اسی طرح عقیدت بھی ہوتی ہے کی نہیں جاتی۔

☆ عشق اور عقیدت اَمر ہے۔

☆ کھڑکی: جس نے کبھی کھڑکی سے باہر ہی نہیں جھانکا وہ آکاش کے نیچے کیسے جا سکے گا۔

☆ عمل: آنکھ کے سب سے زیادہ قریب عمل ہے۔

☆ عمل جیسے تمہارا پہلا دروازہ ہے۔

☆ گیان بھی ایک کنارہ ہے اور عمل بھی ایک کنارہ۔

☆ کشکول: مُرید کا دل ایسا ہونا چاہئے جیسے بھکاری کا کشکول۔

☆ بھکاری: بھکاری وہ ہے جس کا کشکول سیدھا اور خالی ہے۔

☆ روحانی تعلق: خدا وہیں سے ملے گا جہاں تعلق خالصتاً روحانی ہوگا۔

☆ رشتے ناتے: سب رشتے ناتے جسمانی ہیں ان سے روح کا کوئی تعلق نہیں۔

☆ نور: دیا مٹی کا بنا ہوتا ہے لیکن اس کو دیا بنانے والا نور مٹی نہیں ہے۔

☆ روحانی دشمن: تمہاری جھوٹی اَنا، تمہارا خیالی بڑا پن، تمہارا سب سے بڑا روحانی دشمن ہے۔

نیا انسان

☆ انسان صرف نفسیاتی وجود ہی نہیں روحانی وجود بھی ہوگا۔

☆ نیا انسان نہ ہندو ہوگا، نہ عیسائی، نہ کمیونسٹ، وہ ایک روزن ہوگا جہاں سے سچائی اندر آ سکے گی۔

☆ زرتشت، کرشن، لاوزے، بدھ اور مسیح، ابتدائی انسان تھے، اب نیا انسان بڑی تعداد میں پیدا ہوگا۔

☆ نئے انسان نے عدم سے وجود میں نہیں آنا، اس کی پیدائش آپ ہی کے رحم سے ہوگی، آپ کو رحم بننا پڑے گا۔

☆ نئے انسان کی آمد کو نہیں روکا جا سکتا، کیونکہ یہ صرف اُس کی بقاء کا سوال نہیں بلکہ یہ پوری زمین، آگہی، اور بذاتِ خود زندگی کی بقاء کا سوال ہے۔

☆ نیا انسان محبت کے ذریعہ خدا کی موجودگی کا تجربہ حاصل کرے گا۔

☆ نیا آدمی لگے بندھے خیالات کے سہارے زندگی نہیں گزارے گا۔

☆ نیا انسان کسی نظام کو نہیں مانے گا وہ دیکھے گا، مشاہدہ کرے گا، زندگی کرے گا۔

☆ نیا انسان تخلیقی ہوگا نہ کہ تباہ کن۔

☆ نیا آدمی ماضی کے جنگی جنون سے تعلق توڑ لے گا وہ زندگی نہ کہ موت پر یقین رکھے گا۔

☆ نیا آدمی قومی نہیں بین الاقوامی ہوگا۔

☆ نیا انسان زندگی سے لطف اندوز ہوگا، وہ کسی دھرم یا ریاست کی قربان گاہ پر نہیں چڑھے گا۔

☆ نیا انسان کام کا غلام نہیں ہوگا، اس کے لئے یہ نشہ نہیں ہوگا۔

☆ نیا انسان مشہور ہونا نہیں چاہے گا وہ محض زندگی گزارنا چاہے گا۔

☆ نیا انسان صرف ضرورت کے لئے کام کرے گا، وہ چیزیں اکٹھی نہیں کرے گا۔

☆ نیا آدمی ماضی کا باغی، اور حال کا پابند ہوگا۔

☆ نیا انسان ماضی کے احمقانہ تصورات کا پابند نہیں ہوگا۔

☆ نیا انسان مردہ معاشرے کا حصہ نہیں بن سکتا۔

☆ نیا آدمی ماضی کا پابند نہیں ہوگا ماضی کا مطلب ہے موت کا پابند ہونا، کیونکہ ماضی مُردہ ہے۔

☆ نیا آدمی اپنی دنیا آپ پیدا کر کے زندہ ہونے کا ثبوت دے گا۔

☆ نیا آدمی اصلی ہوگا، یہی نئے آدمی کا مذہب بننے والا ہے۔

☆ نیا آدمی حقیقت پسند ہوگا۔

☆ نیا آدمی مردہ پتھروں کے مقبروں میں نہیں فطرت میں اپنا مذہب پائے گا۔

☆ نیا انسان فطرت کی بے حرمتی نہیں کرے گا وہ اس سے محبت کرے گا۔

☆ نیا انسان مجرد خیالات کی دنیا سے نکل کر حقائق کی دنیا میں آئے گا، اُس کی وابستگی فطرت کے ساتھ ہوگی۔

☆ نئے انسان کا تعلق زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے سے نہیں زیادہ سے زیادہ ہونے سے ہوگا۔

☆ نئے آدمی میں مصنوعی پن اور جھوٹا دکھاوا نہیں ہوگا۔

☆ نئے آدمی میں دوئی نہیں ہوگی وہ مصنوعی پن سے نفرت کرے گا۔

☆ نیا آدمی غیر لچکدار اور قطعیت کے خلاف ہوگا، کیونکہ زندگی ایک خوبصورت بہاؤ ہے۔

☆ نیا انسان ہر قسم کے امکانات کی اجازت دے گا۔

☆ نیا انسان وہاں تک جائے گا جہاں تک زندگی اُسے لے جائے گی۔

☆ نئے آدمی کو سماج، اپنائیت، تعلق اور مشترکہ مقاصد کی نئی شکلیں دریافت کرنا ہوں گی۔

پرانا انسان

☆ پرانا آدمی یا تو پیسے کے پیچھے تھا یا اس سے خوفزدہ طاقت کے پیچھے یا طاقت سے خوفزدہ، دونوں صورتوں میں مرکز پیشہ اور طاقت ہی رہے۔

☆ پرانا آدمی دوہرے معیار کی زندگی بسر کر رہا تھا نئے آدمی کی زندگی میں تضاد نہیں ہوگا، جو کچھ اُس کے باہر ہوگا وہی اس کے اندر ہوگا۔

☆ پرانا آدمی اس بے خبری میں رہا کہ چیزیں اس کی ملکیت ہیں، حالانکہ وہ چیزوں کی ملکیت تھا۔ نیا آدمی آقا رہے گا وہ شکار نہیں بنے گا۔

☆ پرانا آدمی پوری دنیا میں خودکشی کر رہا ہے یہ اجتماعی خودکشی کے لئے ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم جمع کر رہا ہے۔

☆ پرانے آدمی کو خود اپنے خلاف چلنے کے بارے سکھایا جاتا تھا۔

☆ پرانا آدمی اس دنیا کے خلاف تھا، اُس کی نظریں صرف اگلی دنیا کی جنت پر ٹکی ہوئی ہیں۔

☆ پرانا آدمی محض خیالی تھا۔

☆ پرانے آدمی کا تعلق بعد از موت زندگی پر تھا نئے آدمی کا تعلق قبل از موت زندگی پر ہوگا۔

☆ پرانا آدمی اعصابی مریض تھا کیونکہ وہ مستقبل الجھن میں تھا۔

☆ پرانے آدمی کا خدا سے بہت زیادہ لگاؤ، خوف کی بنیاد پر تھا، نئے آدمی کا تعلق خدا سے نہیں اس دنیا سے ہوگا۔

☆ پرانا آدمی منفی سوچ کی بنا پر زندگی کی نفی کرتا تھا، نیا آدمی زندگی کا اثبات کرے گا۔

☆ پرانا آدمی وہاں سے متعلق تھا، نیا آدمی یہاں سے متعلق ہوگا۔

☆ پرانا آدمی صرف اُس کے متعلق سوچتا تھا جو موجود نہیں ہے، نیا آدمی اُس سے ہم آہنگ ہوگا جو موجود ہے کیونکہ یہ خدا ہے۔

☆ پرانے آدمی کے دماغ میں فلسفہ دھرم اور ہر طرح کی لغویات کا بھوسہ بھرا ہوا تھا نیا آدمی بغیر مذہبی نتائج کے زندگی گزارنے والا ہے۔

☆ پرانے آدمی کا خدا خوف پر مبنی ایک تخلیق کے سوا کچھ نہیں تھا۔

☆ پرانا آدمی غلام تھا نیا آدمی آزاد ہوگا، اس کی آزادی اُس کی ذات میں پنہاں ہوگی۔

☆ پرانا آدمی خود سے کانپتا رہتا ہے نیا آدمی محبت کی وجہ سے زندگی گزارے گا۔

☆ پرانا آدمی مستقل دوسروں کے کام میں مداخلت کر رہا ہے۔

☆ پرانا آدمی بہت زیادہ سنجیدہ اور کام زدہ تھا نیا آدمی شوخ ہوگا وہ زندگی سے لطف اندوز ہوگا۔

☆ پرانا آدمی مہم جو نہیں تھا اس کا مطمع نظر محفوظ رہنا تھا۔ نئے آدمی کا مطمع نظر محض محفوظ رہنا نہیں وجدانی خوشی ہوگا۔

مراقبہ

☆ مراقبہ سرجری کا عمل ہے جو آپ میں سے ہر اُس چیز کو کاٹ کر نکال دیتی ہے جو آپ کی نہیں ہے۔

☆ مراقبہ آپ کو ایسا کر دیتا ہے جیسے آپ وہ پہلا انسان ہے جو زمین پر اترا ہے۔

☆ مراقبہ آپ کو دنیا سے جڑنے کا احساس دے گا۔

☆ مراقبہ کا مطلب ہے ذہن کی حدود سے باہر نکلنا۔

☆ مراقبہ ذہن سے ذہنی خالی پن کی جانب سفر ہے۔

☆ مراقبہ کرنے والا زیادہ لچکدار ہوتا ہے۔

☆ مراقبہ آپ کو آگہی دے گا، مضبوط اور منکسر المزاج بنائے گا۔

کامل انسان

☆ صرف وہ شخص جو خارجیت اور داخلیت کو ملا سکے جو مادہ اور روح کا ملاپ کرا سکے وہی مکمل انسان ہو سکتا ہے۔

☆ انسان ایک روبوٹ بن چکا ہے اُسے نرم و نازک مشین سمجھا جاتا ہے جو لاکھوں سال کے ارتقاء کے نتیجہ میں وجود میں آئی ہے۔

☆ انسانوں کو بطور ذریعہ استعمال نہ کرو وہ بذات خود مقصد ہیں۔

☆ مکمل انسان کا انسان کے ساتھ رشتہ شاعری اور جمالیات پر مبنی ہوتا ہے۔

☆ ایک کامل انسان چیزوں سے متعلق سائنٹیفک ہوتا ہے۔

☆ حقیقی یا کباز انسان آزادی سے رہتا ہے۔

☆ حقیقی انسان کسی صحیفے کی پیروی نہیں کرتا بلکہ اندر کی روشنی سے مدد لیتا ہے۔

☆ شاعری، حسن اور محبت انسانوں کی زندگیوں سے غائب ہو گئی ہے انسانیت ان کے بغیر کب تک زندہ رہ سکے گی۔

☆ دنیا مکمل انسان کے انتظار میں ہے اگر مکمل انسان جلد نہیں آتا تو پھر انسانیت کا کوئی مستقبل نہیں، مکمل انسان صرف عمیق ذہانت کی بنیاد پر آ سکتا ہے۔

آزادی

☆ آزادی ذات کی سب سے بڑی خصوصیت ہے۔

☆ آزادی سے کام کرنا نیکی اور غلامی میں کام کرنا گناہ ہے۔

☆ آزادی بہت خطرناک چیز ہے کیونکہ پھر چھپنے کی کوئی جگہ نہیں ملتی۔

☆ اپنی زندگی کو آزادی سے پھوٹنے دیں۔

☆ آزادی کا مطلب ہے نامعلوم سمت کی جانب بڑھنا۔

تخلیق

☆ آپ جتنا زیادہ تخلیقی ہوتے ہیں اُتنے ہی روحانی ہوتے جاتے ہیں۔

☆ تخلیق کا دائرہ محض فنون لطیفہ تک محدود نہیں۔

☆ جتنا زیادہ آپ تخلیقی ہوتے ہیں اتنی ہی خدائی صفات آپ میں آتی جاتی ہیں۔

☆ تخلیقیت ایک رویے کا نام ہے۔

☆ تخلیقیت کے نکتہ عروج پر آپ خدا کا حصہ بن جاتے ہیں۔

☆ تخلیقی وہ ہوتا ہے جو بنے بنائے راستے پر نہیں چلتا۔

☆ ہر کام کو ٹھیک انداز سے کرنے والا کبھی تخلیقی نہیں ہو سکتا۔

☆ تخلیق کار میں اتنا حوصلہ ہونا چاہئے کہ وہ بے وقوف نظر آئے۔

☆ جب فنکار مہذب بن جاتے ہیں تو ان کی تخلیقیت ختم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

☆ جب فنکار معزز ہو جاتا ہے تو وہ بانجھ ہو جاتا ہے۔

☆ تخلیق کار مستعد نہیں ہوتا تو ان کی تخلیقیت ختم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

☆ جب فنکار معزز ہو جاتا ہے تو وہ بانجھ ہو جاتا ہے۔

☆ تخلیق کار مستعد نہیں ہوتا اس کا کام تو تجربے کرتے رہنا ہے۔

☆ تخلیق کار سیلانی ہوتا ہے وہ خمیر اپنے کندھوں پر اٹھائے پھرتا ہے۔

☆ خدا ہر شخص کو تخلیقی پیدا کرتا ہے لیکن شاذ ہی کوئی اپنی تخلیقیت برقرار رکھتا ہے۔

☆ تخلیقی عمل کے دوران خدا آپ کے دل میں داخل ہو جاتا ہے۔

☆ تھوڑا سا تخلیقی بننا اس ساری دنیا اور اُس کی بادشاہت سے بھی زیادہ اہم ہے۔

☆جب آپ کچھ نیا تخلیق کرتے ہیں تو خالق کے ساتھ ہم آہنگ ہو جاتے ہیں۔

☆دراصل خدا آپ کے ذریعے سے تخلیق کرتا ہے اسی لئے تو تخلیق گہری لذت کا باعث بنتی ہے۔

حضرت عیسیٰ

☆اصل عیسیٰ تو عیسائیت کے صحرا میں گم ہو گیا ہے۔

☆عیسیٰ لوگوں کو مذہب سے متعارف کرواتا تھا لوگ اُسے چرچ میں تبدیل کر دیتے تھے۔

☆عیسیٰ کے اپنے رشتے دار سوچتے تھے کہ وہ تھوڑا سا پاگل ہے ان کے لئے وہ گنہگار تو ہو سکتا تھا ولی یا پیغمبر نہیں۔

☆عیسائی حضرات حقیقت بدلنے کی کوشش کرتے رہے ہیں کیونکہ انہیں تو ایک معزز عیسیٰ کی ضرورت تھی۔

☆لوگ جو کچھ بھی حضرت عیسیٰ سے سنتے تھے اُس کی تشریح اپنے خوابوں کے مطابق کرتے تھے۔

اولیاء

☆ہر بچہ ولی نہیں ہے لیکن ہر ولی بچہ ضرور ہوتا ہے۔

☆اولیاء انا پرست ہوتے ہیں وہ عاجز بننے کی کوشش کرتے ہیں۔

☆حقیقی ولی سنجیدہ نہیں ہوتا۔

تکمیل

☆تکمیل کے بعد کوئی شخص بھی اپنا وجود برقرار نہیں رکھ سکتا۔

☆عدم تکمیل ہی زندگی کا راستہ ہے۔

☆تکمیل کا مطلب موت اور عدم تکمیل کا مطلب ہے، بڑھوتری، بہاؤ، حرکت۔

غربت

☆غربت روحانیت کا نہیں تمام جرائم کا منبع ہے۔

☆غریب کی عبادت شکرانے کے لئے نہیں بلکہ ایک خواہش ایک تقاضہ ہوتی ہے۔

تاریخ

☆ساری تاریخ قاتلوں اور مجرموں سے بھری ہوئی ہے۔

☆ایسی تاریخ غلط قسم کے لوگوں کو ہی جنم دے گی۔

سچائی

☆سچائی کے متلاشی فرد کو اہمیت دینی چاہئے نہ کہ اُس کے علم کو۔

☆مطلق سچائی کو اپنے اندر مہمان ٹھہرانا ہوگا۔

☆سچے آدمی کو منکسر المزاج بننے کی ضرورت نہیں۔

نشہ

☆نشہ آور اشیاء جسم کا توازن درہم برہم کر دیتی ہیں۔

☆نشہ کے باعث آپ بغیر سوچے حقیقت کو دیکھنا شروع کر دیتے ہیں۔

☆نشہ سے آپ کے اندر سب کچھ بدل جاتا ہے مگر عارضی طور پر۔

☆نشہ آور اشیاء آپ کی فطرت کو تباہ کر دیتی ہیں۔

☆کیمیائی اثرات کی وجہ سے ذہن کچھ وقت کے لئے ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔

☆نشہ بچپن کے معصوم ذہن کی ایک جھلک دکھاتا ہے۔

☆ نشہ آور اشیاء آپ کے اندر کچھ کرتی ہیں جبکہ مراقبہ آپ کے اندر کچھ ختم کرتا ہے اس لئے مستقبل میں اصل لڑائی نشہ آور اشیاء اور مراقبہ کے درمیان ہوگی۔

آزادی

☆ آزادی ایک روحانی ضرورت ہے۔

☆ مردہ نظریات، اصولوں اور توہمات سے آزادی کے بعد آپ آسمانوں میں اڑنے لگیں گے۔

نیا انسان

☆ اب نئے انسان کی پیدائش ہو جانی چاہئے اُس کے لئے راستہ ہموار کرنا چاہئے۔

☆ نیا انسان بے ساختہ اور غیر یقینی ہوگا۔

☆ نیا انسان مثالیت پسند نہیں ہوگا۔

☆ نیا انسان صرف معلوم سے ہی چمٹا نہیں رہے گا، بلکہ نامعلوم اور ناقابل معلوم کی بھی جستجو کرے گا۔

☆ نیا انسان، مجرد خیالات، نظریات اور نصب العین کے لئے قربان نہیں ہوگا۔

☆ نئے آدمی کا فطرت کے عناصر سے رشتہ مضبوط ہوگا۔

☆ نیا انسان کسی خارجی طاقت پر نہیں اپنے تجربے پر یقین رکھے گا، کوئی خارجی طاقت نئے آدمی کی مدد نہیں کر سکتی۔

☆ بدھا نئے انسان کی اصل فطرت ہے۔

☆ ہر شخص میں نیا انسان بننے کی صلاحیت موجود ہے صرف بصیرت کے مطابق فیصلہ کرنے کی ضرورت ہے۔

سچائی

☆ ہمیں سچائی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ملتے ہیں تو ہم انہی کو سچ مان لیتے ہیں۔

☆ سچ کو جان لینے کا مطلب ہے آپ سچ کو نہیں جانتے۔

☆ پرانے تصورات سچائی کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔

☆ سچ کا پانا خود کو پانا ہے۔

☆ فرسودہ تصورات سچائی پیدا نہیں کرتے، سچ پہلے ہی موجود ہے۔

☆ سچ کی تلاش اُس وقت شروع ہوتی ہے جب آپ ہر طرح کے یقین کو چھوڑ دیتے ہیں۔

☆ سچ آپ کے یقین کا محتاج نہیں۔

☆ سچ کی تلاش جان جوکھوں کا کام ہے۔

☆ نشوونما سچ کی تلاش کا ایک ضمنی حاصل ہے۔

☆ اگر آپ کسی چیز کو مانتے ہیں تو وہ آپ کو سچ نظر آنا شروع کر دیتی ہے۔

☆ سچائی کو دریافت کرنے کے لئے خود کو مرنا پڑتا ہے۔

☆ صرف خالی ذہن میں ہی سچ نمودار ہو سکتا ہے۔

یقین

☆ ایک حقیقی انسان کا کوئی یقین نہیں ہوتا بلکہ وہ سیکھتا رہتا ہے۔

☆ فرسودہ تصورات رکھنے والوں کا اپنے تجربہ پر بھی یقین نہیں ہوتا۔

سماج

☆ معاشرہ خود سے محبت کرنے کو بُرا کہتا ہے۔

☆ یہ سماج طاقت پر مبنی ہے۔

☆اکثر یہ سماج آپ کی جڑیں اور آپ کا اپنی ذات پر بھروسہ ختم کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

☆ابھی تک یہ معاشرہ غیر مہذب اور وحشی ہے۔

☆کبھی کبھار کسی طرح فرد معاشرے کو شکنجوں سے آزاد ہو جاتا ہے۔

مغرب اور معاشرہ

☆مغربی معاشرہ اُس مقام پر پہنچ چکا ہے جہاں غربت کی حکمرانی نہیں ہے وہاں لوگ اعلیٰ خیالات افورڈ کر سکتے ہیں۔

☆مغربی معاشرے میں جتنی مادی ترقی ہوئی اتنا ہی روحانی کھوکھلا پن سامنے آ گیا ہے۔

☆معاشرہ پرانے تصورات کے سہارے کھڑا ہے۔

☆مغرب میں ظاہری امارت اور داخلی مفلسی ایک تکلیف دہ امر ہے۔

☆مغربی معاشرہ بنیادی طور پر سو کے گرد گھومتا ہے۔

ماضی

☆ماضی زندگی میں سب سے مشکل کام ماضی سے چھٹکارا حاصل کرنا ہے۔

☆ماضی کا بوجھ اتار پھینکنے والے ہی حقیقی زندگی بسر کرتے ہیں۔

☆ماضی اپنے آپ کو چھوڑ دینے کے مترادف ہے۔

☆ہر شخص کو فرسودہ اور مردہ ماضی نے نگل رکھا ہے۔

☆ماضی آپ کو حال سے ہم آہنگ ہونے کی اجازت نہیں دیتا۔

☆ماضی سے رشتہ توڑنے کے بعد آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ میں نشو ونما کا کتنا سامان موجود ہے۔

☆ماضی کے تصورات پلاسٹک کے پھولوں کی مانند ہیں جو دور سے پھول محسوس ہوتے ہیں لیکن اُن کی جڑیں نہیں۔

کل

☆ہم کل کو بھی اپنی مرضی کے مطابق بنانا چاہتے ہیں۔

☆ہم کل کو بھی اتنی آزادی نہیں دیتے کہ وہ اپنا راستہ خود بنائے۔

انسان

☆دنیا میں انسان ہی صرف ایک صحیفہ ہے۔

☆اس زمین کا سب سے خوبصورت پھول انسان ہے۔

☆انسان کا نغمہ تمام پرندوں سے زیادہ شیریں ہے۔

☆پوری روئے زمین پر انسانی آنکھ سے زیادہ نفیس اور نازک کوئی چیز نہیں۔

☆اچھے انسان کو طاقتور بننے کی ضرورت نہیں کیونکہ اچھائی کا اظہار تو بغیر طاقت کے بھی ہو سکتا ہے۔

☆ہر انسان منفرد ہے، اعلیٰ اور ادنیٰ کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا، آپ آپ ہیں میں میں ہوں۔

☆ایک مذہبی انسان اپنے نہ ختم ہونے والے خزانے کو دیکھتا ہے اُسے کسی خارجی طاقت کی ضرورت نہیں ہوتی۔

☆ماضی کا انسان زندگی کے تمام پہلوؤں سے نا آشنا تھا۔

☆ہر روایتی انسان بیمار ہوتا ہے کیونکہ وہ فہم سے عاری ہوتا ہے۔

☆نئے انسان کو عیسائی یا ہندو بننے کی ضرورت نہیں ہوگی، وہ صرف مذہبی ہوگا۔

زندگی

☆زندگی محض ایک مقابلہ نہیں ایک جشن بھی ہے۔

☆زندگی ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔

☆لوگ صرف پیسے اور جنس کی دنیا میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔

☆ زندگی کی صرف دو ہی سمتیں ہیں ۔ مذہبی ، یا سیاسی : آپ مذہبی نہیں تو سیاسی ہیں ۔

☆ زندگی تو ایک بہاؤ ہے جو اپنی سمتیں تبدیل کرتا رہتا ہے ۔

حسد

☆ حسد کا محبت سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔

☆ جہاں حسد ہوتا ہے وہاں محبت نہیں رہ سکتی ۔

☆ حسد محبت کا نہیں بلکہ جذبہء ملکیت کا حصہ ہے ۔

☆ محبت اور حسد دو متضاد جذبے ہیں ۔

اشیاء

☆ اشیاء سے باطن کو نہیں بھرا جا سکتا ۔

☆ ہم لوگوں کو اشیاء میں بدلنا چاہتے ہیں ان پر اشیاء کی طرح تسلط قائم کرنا چاہتے ہیں ۔

☆ اشیاء سے کبھی ہوس ختم نہیں ہوتی ۔

دولت

☆ دولت کے بغیر انسان کی تمام کامیابیوں کو زوال آ جائے گا ۔

☆ دولت کی ذہنیت رکھنے والے لوگ دولت سے چمٹے رہتے ہیں ۔

☆ دولت کی جتنی زیادہ گردش ہو گی معاشرہ اتنا ہی امیر ہو گا ۔

☆ دولت کا صحیح مصرف ہو تو پیسہ بہترین ایجاد اور نعمت ہے ۔

☆ جتنا دولت سے چمٹتے ہیں دنیا اتنی ہی غریب ہو جاتی ہے ۔

☆ دولت کا تجربہ کئے بغیر اُسے بے معنی جاننا پیغمبرانہ کام ہے ۔

☆ جنس سے آزاد ہونے والا شخص دولت سے بھی آزاد ہو جاتا ہے ۔

☆ لوگوں کے ذہن پر دولت اتنا ہی غلبہ حاصل کر سکتی ہے جتنا جنس ۔

زبان

☆ زبان کے بغیر تمام آرٹ ، ادب اور شاعری ختم ہو جائے گی ۔

☆ زبان خیالات کے تبادلہ کا وسیلہ ہے ۔

روحانیت

☆ حقیقی روحانیت کی جڑیں دھرتی میں پیوست ہوتی ہیں ۔

☆ روحانیت زمینی تقاضوں کا انکار کر کے مجرد بن جاتی ہے ۔

☆ روحانی تجربہ عبادت کا نتیجہ ہوتا ہے ۔

اختیار

☆ دنیا میں کوئی ایسا شخص نہیں جس کے پاس کوئی نہ کوئی اختیار نہ ہو ۔

☆ اگر اختیار ہے تو اُس کا اظہار بھی ضروری ہے ۔

☆ کرپٹ لوگ ہی اختیار کا حصول چاہتے ہیں ۔

☆ صالح انسان میں تو اختیار کی خواہش ہی نہیں ہوتی ۔

☆ اختیار آپ کی اصل حقیقت کو سامنے لے کر آتا ہے ۔

☆ چھوٹے چھوٹے اختیارات بھی لوگوں کو کرپٹ کر دیتے ہیں ۔

☆ دوسرے لوگوں پر اختیار رکھنا ہمیشہ تباہ کن رہا ہے ۔

فرد اور معاشرہ

☆ فرد کو بدلے بغیر معاشرے کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔

☆ معاشرے کا کوئی وجود نہیں یہ مجرد ہے البتہ فرد کا وجود ہے۔

☆ معاشرہ محض ایک تصور ہے جبکہ فرد حقیقت ہے۔

☆ معاشرہ ایک مردہ لفظ ہے جبکہ فرد ایک جیتا جاگتا انسان ہے۔

☆ فرد کو تبدیل کئے بغیر کوئی معاشرتی تبدیلی نہیں آ سکتی۔

سیاستدان

☆ سیاستدان مذہبی نہیں ہو سکتا اور مذہبی انسان سیاستدان نہیں ہو سکتا۔

☆ سیاستدان ہمیشہ زیادہ سے زیادہ با اختیار ہونا چاہتا ہے۔

☆ سیاستدان بناوٹ کرتا ہے جبکہ مذہبی انسان جانتا ہے اُس نے اپنے اندر جھانکا ہوا ہے۔

انسان اور خدا

☆ خدا صرف اُن لوگوں کے لئے ہے جن میں حیران ہونے کی صلاحیت ہے۔

☆ انسان خدا کے بغیر جی رہا ہے اس لئے نہیں کہ خدا مر چکا ہے بلکہ اس لئے کہ پرانے خدا فرسودہ ہو چکے ہیں نئی دنیا کو خدا کے نئے تصور کی ضرورت ہے۔

انسان اور حیات

☆ پوری حیات میں انسان ہی بطور امکان پیدا ہوتا ہے جبکہ دیگر حیوان بطور حقیقت پیدا ہوتے ہیں۔

☆ کتا ایک کتے کے طور پر پیدا ہوتا اور پھر ساری زندگی ویسا ہی رہتا ہے مگر انسان ایک بیج ہوتا ہے وہ توانا درخت بن سکتا ہے۔

☆ کسی جانور کا کوئی مستقبل نہیں جبکہ انسان کا ایک مستقبل ہے۔

☆ تمام جانور جبلی طور پر مکمل پیدا ہوتے ہیں صرف انسان ہی نامکمل جانور ہے۔

انقلاب

☆ مذہبی انقلاب ہی حقیقی انقلاب ہے اور اس میں پوری دنیا بدلنے کی صلاحیت ہے۔

☆ جتنے بھی انقلاب آزمائے گئے حقیقی انقلاب سے بچنے کے لئے لائے گئے۔

☆ سیاسی، سماجی اور معاشی انقلابات کا مقدر ناکامی ہی تھا۔

☆ لوگ فلسفیانہ موشگافیاں تو کرتے ہیں مگر حقیقی انقلاب نہیں لانا چاہتے۔

☆ تمام انقلابی فرار کا راستہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔

☆ صرف مذہب ہی انقلاب ہے کیونکہ یہ انسان کو بدلتا ہے۔

☆ انسان کو از سرِ نو تخلیق کرنے کی ضرورت ہے یہی وہ مذہبی انقلاب ہے جو کبھی رونما نہیں ہوا۔

تیسری آنکھ

☆ دونوں آنکھوں کے درمیان ایک تیسری آنکھ بھی ہے۔

☆ تیسری آنکھ کے نزدیک تصور اور حقیقت دو چیزیں نہیں ہیں، تصور ہی حقیقت ہے۔

☆ خدا ___ تیسری آنکھ کے مرکز میں ہے۔

☆ جو کوئی تیسری آنکھ کے ہدف پر ہوگا اس کے لئے خواب حقیقت بن جائیں گے۔

☆ جب کوئی اپنی آنکھیں کسی خاص ہدف پر مقرر کرتا ہے تو تین منٹ کے اندر اس کی توجہ خود بخود تیسری آنکھ کی طرف مڑ جاتی ہے۔

☆ تیسری آنکھ پر توجہ مرکوز کرنے سے آپ کا تصور موثر اور طاقتور ہو جاتا ہے۔

انسان

☆انسان کا ایک مرکز ہے لیکن وہ اس سے دور رہتا ہے جس کی وجہ سے اندرونی طور پر خلفشار، بے چینی اور ہنگامہ پیدا ہوتا ہے۔

☆انسان کے لئے اچھا ہے کہ اُسے بغیر مقصد کے پیدا کیا گیا۔

☆انسان تو پیداواری ضرورت سے زیادہ پیداوار ہے۔

☆انسان مادی دنیا کی بہت سی چیزوں سے واقف ہے لیکن خود اپنی ذات سے واقف نہیں۔

☆ایک نجات یافتہ انسان اپنے مرکز کے اندر رہتا ہے۔

بچہ

☆انسان کا بچہ بطور خاص محتاج پیدا ہوتا ہے کسی اور جانور کا بچہ اتنا بے بس نہیں۔

☆جلد یا بدیر ہر بچے کو آ گہی کا پھل کھانا پڑتا ہے۔

☆انسان کا بچہ ایک ماں، ایک باپ، ایک خاندان، ایک معاشرے کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا ____ لوگوں کے بغیر وہ فوراً مر جائے گا۔

☆پیار، محبت اور دیگر تمام ضروریات کے لئے اس کا انحصار ہمیشہ دوسروں پر ہوتا ہے۔

☆ذہن جیسے جیسے بڑھتا ہے بچہ ویسے ہی ناپاک ہو جاتا ہے۔

☆بچہ جوں جوں بڑا ہوتا ہے اتنی ہی اُس کی فرمائشیں، پیچیدہ اور ناممکن ہوتی جاتی ہیں۔

☆بچہ کی معصومیت ناواقفیت کی بنا پر ہے آ گہی بچے کو تباہ کر دیتی ہے۔

خواب

☆خواب ناپید ہو جائیں تو آپ کی دنیا بھی ختم ہو جائے گی۔

☆بعض لوگ صرف اپنے خوابوں میں ہی زندہ رہ سکتے ہیں۔

☆خوابوں کے بغیر آپ کا جینا محال ہے۔

☆آپ کو صرف جھوٹے خوابوں کی عادت ہے حقیقت کا سامنا نہیں کر سکتے۔

☆خواب سہ رُخی ہوتے ہیں اس لئے وہ ہو بہو آپ جیسے ہوتے ہیں۔

☆خواب بدلنے کی کوشش بھی حقیقت کے جھوٹے تصور پر مبنی ہے۔

☆جب یہ پتہ چل جائے کہ خواب خواب ہیں تو خوابوں کا سلسلہ رک جائے گا۔

☆خواب اُسی صورت جاری رہ سکتے ہیں جب انہیں حقیقت سمجھا جائے۔

دنیا

☆آپ کے باہر دو دنیائیں ہیں، ایک دنیا اشیاء کی ہے یعنی مکان، فرنیچر، دولت وغیرہ۔ دوسری دنیا افراد کی ہے، بیوی بچے، والدین، دوست وغیرہ۔

☆جب تک آپ ذہن سے آزاد نہیں ہوں گے حقیقی دنیا سے آگاہ نہیں ہو سکتے۔

☆ترک دنیا ایک منفی سوچ ہے۔

☆آپ اپنے اندر سے جتنے مخلص ہوں گے یہ دنیا اتنی ہی غیر حقیقی ہو جائے گی۔

☆جب آپ دنیا سے بے تعلق ہو جاتے ہیں تو خود اپنے جسم سے بھی بے نیاز ہو جاتے ہیں۔

☆ایک دنیا معروضی ہے دوسری دنیا دماغ کی۔ تیسری دنیا داخلیت کی ہے۔

متفرقات

☆پلاسٹک کا پھول: پلاسٹک پھول کبھی پیدا ہوتا ہے نہ کبھی مرجھاتا ہے۔

☆جانور: کوئی جانور اپنا خاندان نہیں بنا سکتا، اُس کو اس کی ضرورت بھی نہیں۔

☆لمحہ: لمحہ اتنا مختصر ہوتا ہے جب اُس کا کیف محسوس کیا جاتا ہے وہ گزر چکا ہوتا ہے۔

☆دانش: دماغ وزن دار چیز ہے لیکن دانش بے وزن۔

☆ عقائد: تمام عقائد مذاہب کی سوغات ہیں۔

☆ عقیدہ تحفظ کی تلاش ہے۔

☆ خاموشی: خاموشی زندگی نہیں موت کا نام ہے۔

☆ خاموشی دو غصوں کے درمیان تیاری کا عرصہ ہے۔

☆ آغاز: کسی خاص تصور سے آغاز کا مطلب ہے آغاز کیا ہی نہیں۔

☆ رویہ: اشیاء کے ساتھ سائنسی ہونا چاہئے لیکن افراد کے ساتھ کبھی نہیں۔

☆ خود مختار: خود مختار رہو اور دوسروں کو بھی خود مختار رہنے دو۔

☆ عارف: سائنسدانوں اور فنکاروں کا تعلق ذہن سے ہے جبکہ عارف ذہن سے ماوراء ہے۔

☆ نامعلوم: لوگ نامعلوم کے انتخاب سے پہلے موت کا انتخاب کر لیتے ہیں۔

☆ نامعلوم موت سے بھی زیادہ بھیانک دکھائی دیتا ہے۔

☆ اگر: اگر ہر شخص مصور ہوتا تو یہ دنیا انتہائی بدصورت ہوتی۔

☆ معزز: معزز آدمی بزدل اور خوفزدہ ہوتا ہے۔

☆ ذہانت: ذہانت کے ساتھ کامیاب ہونے میں زیادہ مشکلات ہیں۔

☆ موجد: ذہین انسان موجد ہوتا ہے، وہ ہمیشہ اپنے وقت سے آگے ہوتا ہے۔

☆ تضاد: جو لوگ اپنے بارے نہیں جانتے وہی کچھ بننے کی کوشش کرتے ہیں۔

☆ بننا: بننا روح کی بیماری ہے۔

☆ تکلیف: تکلیف ایک ڈراؤنا خواب ہے آپ اس لئے تکلیف میں ہیں کہ آپ سو رہے ہیں۔

☆ دکھ اور تکلیف ذہن کا پرتو ہیں۔

☆ تکلیف ذہن کا عکس ہے۔

☆ تکلیف نیند کا ضمنی حاصل ہے۔

یوگا

☆ یوگا میں اپنے اصل وجود میں آنے کے لئے مرجانا لازم ہے۔

☆ یوگا میں آگے نکل جانے کا مطلب موت ہے۔

☆ یوگا ایک عام ذہن سے متصادم ہے۔

☆ تانتر کی نظروں میں یوگا کی حیثیت ایک گہری خودکشی ہے اپنا فطری وجود فنا کرنا ضروری ہے۔

☆ یوگا میں عام ذہن اپنی خواہشات کے لئے خود کو تباہ کر لیتا ہے۔

☆ خواہشات سے لڑ کر ایسی فضا قائم کی جائے جو خواہشات سے مبرا ہو۔

☆ یوگا خواہشات سے نجات کے لئے اور تانتر بے باکی کے لئے ہے۔

☆ یوگا نفی ہے تانتر اثبات ہے۔

☆ یوگ کا تمام نظام اختلاف پر قائم ہے۔

☆ یوگا دوئی کے نظریہ سے سوچتا ہے تانتر کے مطابق دوئی کی کوئی اساس نہیں۔

☆ آج کا رائج یوگا صرف بیمار ذہن کا تیار کردہ خاکہ ہے۔

☆ نفسیاتی طور پر نر افراد جارح، متشدد اور محبت پسند ہوتے ہیں، ان کے لئے یوگا موزوں ہے ___ یوگا کے دیوتا بھی نر ہیں۔

☆ یوگا خارج ہوتی ہوئی توانائی اور تانتر اندر داخل ہوتی توانائی ہے۔

پیشوائیت

☆ پادریوں، مذہبی پیشواؤں اور اخلاقیات کے مبلغوں کے نزدیک سب لوگ فطرتاً بد ہیں ___ اچھائی وہ ضابطہ ہے جو خارج سے نافذ کیا جائے گا۔

☆ مذہبی پیشواؤں نے اپنے ضابطوں سے پوری دنیا کو انتشار اور افراتفری میں ڈال دیا ہے۔

☆ مذہبی پیشواؤں نے دنیا کو ایک الجھن ایک پاگل خانہ بنا دیا ہے۔

آنے والا کل

☆ اب تک انسان نے صرف ماضی یا تاریخ کی بات کی ہے ہمیں مستقبل کی زبان سیکھنی چاہئے۔

☆ کل کو سامنے رکھتے ہوئے ہی آپ آج اور اُس کے دکھ برداشت کر لیتے ہیں۔

☆ آج ہمیشہ دوزخ ہے اور کل جنت۔

☆ کل آج کے رحم میں ہے۔

☆ آج کی حفاظت کل کی حفاظت ہے۔

☆ کل آج کی شکل میں آئے گا۔

☆ کل ہمیشہ آج ہی کی صورت میں آتا ہے۔

☆ کل کی فکرمندی آج کو ضائع کر سکتی ہے۔

☆ اگر آپ نے اپنے ہی ہاتھوں آج کو مارنے کی عادت اپنالی ہے تو آپ کل کو بھی کھودیں گی۔

پرانا دماغ

☆ پرانا دماغ ماضی یا مستقبل میں ہی زندہ تھا۔

☆ خرابی دنیا میں نہیں پرانے ذہن میں ہے۔

☆ اتنی بڑی کائنات کے سامنے چھوٹے سے دماغ کی کیا حیثیت ہے؟

دقیانوسیت

☆ دقیانوسیت، مستقل مزاجی نہیں، یہ محض موت ہے، جمود ہے۔

☆ نیا شعور ہر طرح کی دقیانوسیت کا مقابلہ کرنے والا ہے۔

☆ دقیانوسیت اڑیل ٹٹو بنا دیتی ہے۔

☆ دقیانوسیت کیسی بھی ہو، ایک طرح کا ذہنی بانجھ پن ہے۔

☆ نئی آگہی نئے معاشرے کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔

☆ دقیانوسیت سخت ضدی بلکہ ایک چٹان کی مانند بنا دیتی ہے۔

☆ نئے شعور کا رُخ اپنی ہی زندگی کی طرف ہوگا۔

☆ صرف ایک نیا شعور ہی انسان کو غلامی سے نجات دلا سکتا ہے۔

بچے

☆ بچے والدین سے مختلف زبان بول رہے ہیں والدین انہیں سمجھنے سے قاصر ہیں۔

☆ بچوں کے ساتھ بہت محتاط اور صابر ہونے کی ضرورت ہے۔

☆ بچے کے اپنی ذات پر بھروسا کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے۔

پیسہ

☆ جو پیسے کا انکار کرتے ہیں وہ بھی اس پر یقین رکھتے ہیں۔

☆ آپ جتنا پیسے کو برا بھلا کہتے ہیں اتنا ہی اُس سے پیار کرتے ہیں۔

☆ پیسہ ہی پیمانہ اور کسوٹی ہے۔ دنیا میں اگر آپ کے پاس پیسہ زیادہ ہے تو آپ بڑے ہیں۔

☆ ماضی میں پیسے نے انسان کو استعمال کیا۔

منافقت

☆ پرانی تنگ نظری اور پرانے اخلاقی رویوں نے دنیا میں صرف منافقت پیدا کی ہے۔

☆ منافقت جہنم پیدا کرتی ہے۔

زندگی

☆ زندگی کی کوئی مخصوص ساخت نہیں بلکہ یہ آزادی ہے۔

☆ زندگی ایک جیل نہیں یہ ایک مندر ہے۔

☆کسی مطلق سچائی سے تعلق جوڑے بغیر زندگی کی کوئی بنیاد نہیں۔

☆جتنا آپ حساس ہوتے جاتے ہیں زندگی کا پھیلاؤ اتنا ہی وسیع ہوتا جاتا ہے۔

☆زندگی کچھ بن جانے کا جذبہ نہیں بلکہ یہ جستجو ہونی چاہئے کہ میں کون ہوں۔

☆زندگی میں کچھ بھی ابدی نہیں ہے،صرف پلاسٹک کے پھول دائمی ہیں۔

☆دوبارہ وہ لوگ آتے ہیں جنہوں نے زندگی سے کچھ نہیں سیکھا ہوتا۔

☆زندگی ایک تلاش ہونی چاہئے نہ کہ خواہش۔

اب

☆اب مسیحاؤں کا دور ختم ہو چکا۔

☆اب عیسیٰ اور بدھا کے دوبارہ آنے کا انتظار فضول ہے۔

☆اپنی نجات کے لئے نئی آگہی نئے شعور کا انتظار کرو۔

مذہب

☆غربت اور مذہب کو ایک ساتھ چلانے کے لئے زبردست ذہانت کی ضرورت ہے۔

☆مذاہب نے عبادت کا صرف لفظ استعمال کیا ہے۔

☆مذہبی انسان ظاہری چیزوں کے بارے بے پروا ہو جاتا ہے۔

☆مذہب کا انحصار فرد پر ہے کیونکہ فرد ہی حقیقت ہے۔

☆سیاست اَنا کا جال ہے اور مذہب سے اَنا کا خاتمہ ہوتا ہے۔

☆ہر مذہب پوری دنیا کو فتح کرنا چاہتا ہے نہ کہ اُس میں ہم آہنگی۔

☆عیسائیت،ہندومت،جین مت،بدھ مت یہ حقیقی مذاہب نہیں ہیں۔

☆اگر دنیا میں حقیقی مذہب ہوتا تو مذہب کے بجائے مذہبیت ہوتی۔

☆انسان عہد طفولیت سے آگے گزر چکا ہے اس لئے پرانے دھرم غیر متعلق محسوس ہو رہے ہیں۔

☆لوگ پرانے دھرم چھوڑ رہے ہیں کیونکہ اب پرانے دھرم سے کوئی مطمئن نہیں ہوتا۔

تعلیمی نظام

☆تعلیم کو دو حصوں میں تقسیم کر دینا چاہئے،روزگار کے لئے پندرہ سال کی تعلیم ___ پھر 42 سال کی عمر موت کی تیاری کے لئے،دس سال کی تعلیم ___ ایک حصہ بچوں کو زندگی کے لئے تیار کرے گا اور دوسرا ان افراد کے لئے ہوگا جو زندگی سے ماوراء کچھ زیادہ جاننے کے متمنی ہیں۔

تعلیم

☆ہمارے تعلیمی ادارے لوگوں کو زندگی کے لئے نہیں صرف روزگار کے لئے تیار کرتے ہیں۔

☆تعلیم کا مطلب آپ میں کچھ داخل کرنا نہیں آپ میں سے کچھ نکالنا ہونا چاہئے۔

☆موت اور زندگی کے بارے نہ سکھانے والی تعلیم ادھوری ہے۔

☆باطنی دنیا کے لئے مروجہ تعلیم کی نہیں بلکہ حقیقی تعلیم کی ضرورت ہے۔

☆تعلیم،امکان اور حقیقت کے درمیان پُل کا کام کرتی ہے۔

☆تعلیم باطنی طور پر تونگر بناتی ہے۔

☆تعلیم میں وقت کی کوئی قید نہیں ہونی چاہئے اس سے صلاحیتیں ضائع ہوتی ہیں۔

☆سکولوں،کالجوں اور یونیورسٹیوں کی تعلیم کا تعلیم سے کوئی تعلق نہیں۔

☆تعلیم ذات کی دریافت میں راہنمائی کرتی ہے۔

☆موجودہ تعلیم آپ کو صرف معاش کمانے کے لئے تیار کرتی ہے زندگی کے لئے نہیں۔

☆حقیقی تعلیم وہ ہوگی جو آپ میں چھپے خزانے کو دریافت کرے۔

☆موجودہ تعلیم کی جڑیں خون میں پیوست ہیں۔

☆تعلیمی نظام سے امتحانات کو ختم کر دینا چاہئے کیونکہ امتحان یادداشت پر زور دیتا ہے ذہانت پر نہیں۔

☆ موجودہ تعلیم آپ کو محض نقال بنا رہی ہے۔

☆ اب تک تعلیمی نظام نے ذہانت پیدا نہیں کی، ذہانت کو ایک مختلف ڈھانچے کی ضرورت ہے۔

علم

☆ علم اوسط درجے کی چیز ہے۔ علم جدید سائنس اور باطنیت کو نہیں ملا سکتا۔

سائنس اور مذہب

☆ وقت آ گیا ہے کہ جب سائنس اور مذہب کا ملاپ کروایا جا سکتا ہے۔

☆ سائنس خارجی اسرار کا کھوج لگائے گی اور مذہب داخلی اسرار کا مطالعہ کرے گا۔

☆ اب ظاہر کے لئے انسان سائنسی طریقہ کار اور باطن کے لئے مذہبی طریقہ کار استعمال کرے گا،
اس کے لئے عرفان ایک خوبصورت لفظ ہے۔

☆ سائنس اور مذہب کے ملاپ کے بعد مشرق اور مغرب بھی مل سکتے ہیں۔

☆ سائنس زندگی کو دو حصوں میں تقسیم کرتی ہے، معلوم اور نا معلوم۔

☆ سائنس میں عدم تناسب مادہ کی وجہ سے ہے، اور اس نے روحانیت کو بالکل چھوڑا ہوا ہے۔

☆ سائنس سے ہی مذہب کے پیدا ہونے کا امکان ہوا ہے۔

☆ نام نہاد سائنس نے انسان کا سارا وقار چھین لیا ہے۔

☆ معاشرے کو سائنس کی بھی ضرورت ہے اور مذہب کی بھی۔

☆ سائنس ظاہر ہے اور مذہب باطن۔

☆ سائنس کے بغیر یہ زمین جنت نہیں بن سکتی۔

☆ سائنس کو موت کے لئے نہیں زندگی کے لئے استعمال کرنا چاہئے۔

☆ سائنس کو تخلیقیت کی طرف موڑنے کا وقت آ گیا ہے۔

وقت

☆ وقت انسانی ایجاد ہے۔

☆ وقت ہمیشہ 'اب' ہوتا ہے۔

☆ وقت ہمیشہ حال ہوتا ہے۔

عقیدہ اور بھروسا

☆ جو خود پر بھروسا کرتا ہے دوسروں پر بداعتمادی نہیں کر سکتا۔

☆ عقیدہ آپ کی جہالت چھپا دیتا ہے۔

☆ عقیدہ ایک نظری چیز ہے جبکہ بھروسے کا تعلق وجود سے ہے۔

☆ اعتماد اصلی پھول ہے جس کی جڑیں دل تک گہری ہوتی ہیں جبکہ عقیدہ صرف دماغ میں ہوتا ہے۔

☆ سماج اعتماد کی جڑوں کو کھوکھلا کر دیتا ہے۔

☆ جو خود پر بھروسا کرتا ہے وہ خود مختار شخص ہے۔

☆ اعتماد سب سے قیمتی شے ہے۔

☆ بچے پر دریافت سے پہلے ہی عقیدہ مسلط کر دیا جائے تو اُس کی پوری زندگی مصنوعی گزرے گی۔

حیات

☆ حیات انتہائی غیر سنجیدہ ہے یہ مستقل رقص کر رہی ہے۔

☆ یہ انسان ہی ہے جو اپنے اور حیات کے درمیان دوری پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

☆ حیات میں مراتب اور درجہ بندی نہیں کچھ بھی چھوٹا بڑا نہیں۔

☆ حیات کا نہ کوئی ماضی ہے نہ مستقبل۔

☆ حیات آسمان کی طرح ہے جس پر کوئی راستہ نہیں۔

☆حیات میں ایک ستارے اور گھاس کی پتی میں کوئی فرق نہیں۔

☆ساری حیات ایک ہی قسم کے شعور سے بنی ہے۔

☆حیات غیر متناہی ہے، نہ ابتداء کی خبر نہ انتہا کی۔

سائنسدان

☆سچائی سائنسدان کے اندر ہوتی ہے مگر وہ اس طرف کبھی نہیں دیکھتا اور دیگر اشیاء کے مشاہدے میں مگن رہتا ہے، اپنے آپ سے بے خبر رہتا ہے۔

☆سائنس زیادہ سے زیادہ کھوج لگاتی ہے مگر کبھی سچائی تک نہیں پہنچ پاتی کیونکہ اُس کی منزل حقائق تک محدود ہوتی ہے۔

خود اذیتی

☆جب آدمی خود اپنے خلاف ہو جائے تو اُس کو کوئی تحفظ نہیں۔

مثالیت پسند

☆آئیڈیل پسند لوگ ہمیشہ اَنا پرستوں میں حساس تر ہوتے ہیں۔

نام نہاد

☆نام نہاد بھکشو، نام نہاد درویش خود پر تشدد کرتے ہیں کسی کو ان سے دلچسپی نہیں کیونکہ یہ اُن کا ذاتی مسئلہ ہے۔

درویش

☆کوئی ایسا درویش نہیں جو کچھ طلب نہ کر رہا ہو، خوشیاں ان کو بھی درکار ہیں مگر آپ سے کہیں زیادہ لالچی ہیں۔

اَنا

☆فطرت کو تسلیم نہ کرنا اَنا کو جنم دیتا ہے۔

☆آپ جو کچھ ہیں ویسا تسلیم نہ کرنا اَنا پرستی ہے۔

☆اَنا تاویلات کی گھڑی ہوئی گڑیا ہے۔

جنسی عمل

☆اگر آپ کا ذہن بھی آپ کے ساتھ جنس میں مصروف ہے تو یہ جنسی فعل محض فضول ہے دماغ کو کافور ہونا چاہئے۔ آپ کو صرف جسم بن جانا چاہئے کوئی خیال ذہن میں نہیں ہونا چاہئے اگر ذہن میں کوئی خیال ہوگا تو آپ تقسیم ہو جائیں گے پھر جنسی فعل اضافی توانائی خارج کرنے کے علاوہ کچھ نہیں رہتا۔ صرف اخراج ہوتا ہے اور کچھ نہیں۔

مرکزیت

☆مرکز پر ہونا تجربہ کی ابتداء ہے۔

☆مرکزیت ایک راستہ ہے ہدف نہیں۔

☆مرکزیت ایک طریقہ ہے نتیجہ نہیں۔

☆مرکزیت ایک نکتہ پر مرکوز کرنے کے لئے ہے۔

کائنات

☆ کائنات اپنی کثیرالجہاتی شناخت کے ساتھ خود کو تسلیم کرتی ہے۔
☆ مسرت کائنات اور نفرت کی طبیعاتی ہم آہنگی کا نتیجہ ہوتی ہے۔
☆ جب آپ دیکھتے ہیں کہ ہر چیز میرے اندر ہے تو آپ خود کائنات بن جاتے ہیں۔
☆ دل کے ذریعے پوری کائنات واحد دکھائی دے گی اور یہ اکائی خدا ہے۔

عرفان ذات

☆ عرفان ذات ایک بنیادی ضرورت ہے۔
☆ جب کوئی اپنی ذات کو پالیتا ہے تو وہ مسرت و آسودگی کی انتہا تک پہنچ جاتا ہے۔
☆ عرفان ذات کا حامل انسان ہی انتہائی تجربہ کا متحمل ہوسکتا ہے۔
☆ عرفان ذات کا حامل انسان خواہشات سے مبرا ہو جاتا ہے۔
☆ عرفان ذات والا انسان مرکز میں ہوگا، متوازن ہوگا، پُرسکون ہوگا۔

مرکز

☆ ایک مکمل انسان مرکوز ہوتا ہے وہ جو کچھ بھی کرے اپنے مرکز میں ہی رہتا ہے۔
☆ مرکوز انسان کی زندگی ایک گہرا توازن ہوتی ہے۔
☆ مرکز پر نہ رہنے والا ہمیشہ انتہا پر جا پہنچتا ہے۔
☆ جو مرکز میں ہوگا وہ ہمیشہ پُرسکون ہوگا۔
☆ پُرسکون رہنا مرکز پر رہنے کی ایک ذیلی تخلیق ہے۔
☆ مرکوز انسان ہر چیز کو بدل ڈالتا ہے، اس کا لمس اُسے عظیم بنا دیتا ہے۔

☆ مرکوز موجود ہے لیکن اس تک آپ کی رسائی نہیں۔
☆ زندگی صرف اپنے مرکز سے پہچانی جاسکتی ہے۔

اندر

☆ جب کوئی بیرون میں نہیں ہوتا تب بھی آپ اپنے اندر نہیں ہوتے۔
☆ خواب بھی دوسروں کے بارے دیکھتے ہیں، ہوش کی حالت میں بھی اپنے اندر نہیں ہوتے۔
☆ جب کبھی خواب نہیں ہوتے تب آپ اپنے اندر ہوتے ہیں لیکن اُس وقت ہوش میں نہیں ہوتے۔

صرف

☆ صرف انسان کو توانائی کا رُخ تبدیل کرنے کا اختیار ہے ورنہ موت بہرحال قدرتی طور پر آنی لازم ہے، ہر چیز کو مر جانا ہے صرف انسان کو لافانیت کا علم ہے۔

محبت

☆ سچی محبت کا مطلب ہے سوچوں کا انقطاع۔
☆ محبت کا رشتہ کوئی ناجائز رشتہ نہیں ہے۔
☆ محبت ایک فطری حادثہ ہے جس کو ایک ذریعہ کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔

بیوی

☆ مرد عورت کو تقریباً جانور کی طرح استعمال کرآیا ہے، وہ عورت کو اپنے بچے پالنے کے لئے استعمال کرتا چلا آیا ہے وہ عورت کو محض ایک FARM کے طور پر استعمال کرتا آیا ہے

لفظ HUSBAND (شوہر) کے ٹھیک یہی معنی ہیں کاشتکار FARMER ___ زراعت کا مطلب ہے شوہری (HUSBANDRY) بیوی کھیت ہے اور شوہر کاشتکار، اور بیوی کا مقصد ہر سال اچھی فصل دینا ہے۔

بیوی اور طوائف

☆ سچ یہ ہے کہ بیویوں اور طوائفوں میں کوئی فرق نہیں۔ فرق بس صرف اتنا سا ہے جتنا تمہارا اپنی کار رکھنا یا ٹیکسی میں جانے میں ہے۔

☆ طوائف کو چند گھنٹوں کے لئے خریدا جاتا ہے بیویاں ایک طویل المیعاد معاملہ ہوتا ہے۔

شادی کا رواج

☆ اگر شادی کا رواج ختم ہو جائے تو طلاق کا مسئلہ خود بخود حل ہو جائے گا۔ طلاق تو شادی کی ضمنی پیداوار ہے کوئی شخص اس سادہ سی حقیقت پر توجہ نہیں دیتا کہ طوائفیں صدیوں سے کیوں موجود ہیں۔ انہیں کن لوگوں نے تخلیق کیا ہے؟ ان بے چاری عورتوں کا ذمہ دار کون ہے؟ ان سوالوں کا جواب ہے: شادی کا رواج۔

آزادیٔ نسواں

☆ حقیقی آزادی عورت کو مرد کی نقل نہیں بلکہ مصدقہ طور پر عورت بنا دے گی فی الحال ہو کیا رہا ہے۔ عورتیں محض مردوں جیسا بننے کی کوشش کر رہی ہیں اگر مرد سگریٹ نوشی کرتے ہیں تو عورتیں بھی سگریٹ نوشی کرتی ہیں، اگر مرد پتلونیں پہنتے ہیں تو عورتیں بھی پتلونیں پہنتی ہیں، مرد اگر کوئی خاص کام کرتے ہیں تو عورتیں بھی کریں گی وہ تو محض دوسرے درجے کا مرد بن رہی ہیں۔

☆ یہ آزادی نہیں یہ تو زیادہ گہری غلامی ہے زیادہ گہری اس لئے کہ پہلی غلامی تو مردوں نے تھوپی

تھی دوسری غلامی اس لئے زیادہ گہری ہے کیونکہ اسے عورت خود جنم دے رہی ہے۔

☆ جب کوئی دوسرا تم پر غلامی مسلط کرتا ہے تو تم اُس کے خلاف بغاوت کر سکتے ہو لیکن اگر تم خود آزادی کے نام پر خود پر غلامی مسلط کر لو تو بغاوت کا کوئی امکان نہیں رہتا۔

پُرسکون

☆ اپنی ہستی کے محیط کو پُرسکون کرو، اپنے جسم اور رویے کو پُرسکون کرو، اپنے اعمال کو پُرسکون بناؤ، پُرسکون انداز سے چلو، کھاؤ، سو، ہر عمل کو آہستگی سے کرو، جلدی میں مت رہو یوں چلو جیسے تمہیں ابدیت حاصل ہو، اور وہ تمہیں حاصل ہے۔

ٹینشن

☆ ٹینشن کا مطلب ہے جلدی، خوف، شک، ٹینشن کا مطلب ہے تحفظ کی ایک مستقل کوشش، ٹینشن کا مطلب ہے کل کی تیاری آج۔

☆ ٹینشن کا مطلب ہے ماضی، جس کو تم نے حقیقتاً جیا نہیں ہوتا وہ جیسے تیسے گزر گیا ہوتا ہے تاہم تم ماضی میں کھوئے رہتے ہو۔

تاریکی کے بادل

☆ دُنیا ذہین نہیں ہے۔ یہ بالکل غیر فطری انداز میں عمل کر رہی ہے۔ لوگوں کو خوشی دینے کے بجائے ہر طرح کی احمقانہ مصیبتیں دے رہی ہے، ہر شخص دوسرے کی ٹانگ کھینچ رہا ہے ___ ایسا لگتا ہے کہ ہر شخص صرف ایک چیز سے لطف اندوز ہو رہا ہے ___ دوسروں کے لئے مصیبت پیدا کرنا۔ یہی وجہ ہے کہ تاریکی کے بادل نے زمین کو گھیر لیا ہے ورنہ یہاں روشنیوں کا مسلسل میلہ ہوتا۔

سچ

☆تمہارا سوچ سوچا ہوا نہیں دیکھا ہوا ہونا چاہئے۔ یہ پہلے سے موجود ہے۔ تمہیں اس کو پانے کے لئے کہیں نہیں جانا۔ تمہیں اس کے بارے سوچنا نہیں ہے، تمہیں تو سوچنا چھوڑنا ہے تا کہ سچ تمہاری ہستی سے ابھر سکے۔

پھر کون ہے؟

☆میرا اپنی عزت کرنا تمہاری عزت کرنے میں رکاوٹ نہیں ہوتا۔ اگر تم ہی اپنا احترام نہیں کرو گے تو پھر کون ہے جو تمہارا احترام کرے گا؟؟؟ اگر تمہیں انسان ہونے پر سب سے زیادہ باشعور ہونے پر فخر نہیں ہے تو پھر کون ہے جو تم پر فخر کرے گا؟؟؟

جنت کے لئے

☆جنت کے بے پناہ لالچ میں اور تمام لذتوں سے لطف اندوز ہونے کے لئے انسان اپنی اَنا کو دبا رہا ہے اور عاجزی ظاہر کر رہا ہے۔

نیا لفظ

☆ہستی میں صرف ایک مرکز ہے، قدیم لوگ اسے تاؤ، دھم، بھگوان کہا کرتے تھے، اب یہ لفظ پرانے ہو چکے ہیں تم اسے سچ کہہ سکتے ہو۔

یونیورس

☆ہستی کا صرف ایک مرکز ہے، بہت سے مراکز نہیں ورنہ کائنات حقیقتاً ایک کائنات نہ ہوتی،

بہت سی کائناتوں میں تقسیم ہو جاتی یہ ایک یونٹی ہے اس لئے اسے یونیورس کہا جاتا ہے یہ صرف ایک مرکز کی حامل ہے۔

آفاقی پن

☆تم اپنے اندر جتنا گہرا اترو گے اتنا زیادہ پاؤ گے کہ شخص وجود نہیں رکھتا، فرد وجود نہیں رکھتا تب صرف آفاقی پن وجود رکھتا ہے___ کیونکہ جب ہم محیط سے مرکز میں اُترتے ہیں تو تمام شناختیں ختم ہو جاتی ہیں۔

علم اور محبت

☆تم اُس جسم کو چھوڑتے وقت جس چیز کو ساتھ لے جا سکتے ہو بس وہی اہم ہے اس کا مطلب ہے مراقبے کے سوا کوئی چیز اہم نہیں۔ آگہی کے سوا کوئی چیز اہم نہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ صرف علم ایسی چیز ہے کہ جسے موت نہیں لے جا سکتی۔ باقی ہر شے چھینی جا سکتی ہے کیونکہ ہر شے باہر سے آتی ہے صرف علم ہے جو اندر سے پنپتا ہے۔ محبت اور ہمدردی علم کا سایہ ہیں انہیں بھی چھینا نہیں جا سکتا۔ یہ علم کے مضبوط ترین حصے ہیں۔

مہاتما اور سادھو

☆زندگی سے فرار ہونے والا مہاتما، نام نہاد سادھو، سب خودکشی کا ارتکاب کرنے والے لوگ ہیں، وہ آہستہ آہستہ خودکشی کر رہے ہیں وہ بزدل ہیں، بزدل بھی اس وجہ سے کہ خودکشی بھی ایک بار نہیں کر رہے، بلکہ آہستہ آہستہ قسطوں میں کر رہے ہیں وہ آہستہ آہستہ مر رہے ہیں اور ہم ہیں کہ ان بیمار، ادھورے اور پاگل افراد کا احترام کرتے ہیں وہ بھگوان کے مخالف ہیں کیونکہ زندگی کے مخالف ہیں۔

مقصدِ حیات

☆ دنیا کی ہر شے کسی نہ کسی مقصد کی حامل ہے یا کسی مقصد کے حصول کا وسیلہ ہے تاہم کم از کم ایک چیز ایسی ہے جو ہر چیز کا مقصد تو ہے لیکن وسیلہ کسی کا نہیں ___ تم اُسے ہستی کہہ سکتے ہو، بھگوان کہہ سکتے ہو، زندگی کہہ سکتے ہو ___ سب ایک ہی حقیقت کے مختلف نام ہیں۔

بھگوان اور وجود

☆ اسم بھگوان کا دفاع نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ نام انسان کا دیا ہوا ہے اور اس کے لئے کوئی شہادت، کوئی ثبوت، کوئی دلیل نہیں ہے یہ کم وبیش ایک کھوکھلا لفظ ہی رہتا ہے تم اسے جو چاہو معنی دے سکتے ہو۔

☆ لفظ 'وجود' بہتر ہے اس صدی کے سارے عظیم فلسفی وجودی تھے، انہوں نے لفظ بھگوان کو بالکل ترک کر دیا تھا، وجود ہی ان کے لئے کافی تھا۔

☆ میرے نزدیک جس طرح بھگوان ایک انتہا ہے اُسی طرح وجود ایک اور انتہا ہے۔

دھرم اور زندگی

☆ کسی دھرم نے زندگی کو انسان کی تمام کوششوں تمام سرگرمیوں کا مقصد نہیں مانا، بلکہ اس کے برعکس دھرم تو زندگی کو جھٹلاتے اور ایک فرضی بھگوان کی حمایت کرتے رہتے ہیں تاہم زندگی اس قدر حقیقی ہے کہ تمام دھرموں کے جھٹلانے کے باوجود موجود ہے۔ دھرم اُسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے۔ حالانکہ یہ سب زندگی کے دشمن رہے ہیں ان کا بھگوان بھی زندگی کا انتہائی داخلی مرکز نہیں تھا۔

مرکز

☆ انسان کا مرکز کُل کے مرکز سے الگ نہیں۔

☆ خوشی تمہارا داخلی مرکز ہے۔

اندھیرا

☆ اَنا ایک معمہ ہے، یہ اندھیرے جیسی کوئی چیز ہے، جسے تم دیکھ سکتے ہو، تم محسوس کر سکتے ہو، جو تمہارا راستہ روک سکتا ہے لیکن وجود نہیں رکھتا، یہ کسی مثبت قدر کا حامل نہیں ہوتا، یہ تو بس ایک عدم ہے، روشنی کا عدم۔

عظیم ادب

☆ مستقبل میں خطرہ ہے کہ لوگ عظیم ادب کا مطالعہ ترک کر دیں گے، جب وہ ٹی وی پر فلم دیکھ سکتے ہیں تو پڑھنے کا تردد کون کرے، یہ ایک خطرناک مظہر ہے، تصویروں میں بعض چیزوں کو پیش نہیں کیا جا سکتا۔ عظیم ادب بھی تصویروں میں جزوی طور پر پیش کیا جاتا ہے۔

کائناتی ذہن

☆ جب یہ ذہن کام نہ کر رہا ہو تو تم کائناتی ذہن کا حصہ بن جاتے ہو تو پھر ___ تمہارا ذہن ایک خوبصورت ذہن کی طرح کام کرنے لگتا ہے۔ وہ آقا کو پہچان چکا ہوتا ہے اور وہ ان لوگوں کے لئے کائناتی ذہن سے خبریں لے کر آتا ہے جو ابھی تک انفرادی ذہن کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔

روشنی کے بعد

☆ جب گرو چلا جاتا ہے، روشنی چلی جاتی ہے اور پیروکار گھپ اندھیرے میں ہوتے ہیں تو وہ کچھ خاص قوانین کے لئے سر جوڑنے لگتے ہیں کیونکہ جس روشنی میں وہ دیکھ سکتے تھے اب باقی نہیں تھی اب انہیں قوانین پر انحصار کرنا پڑے گا۔

دل کی سرگوشی

☆ یسوع مسیح جو کچھ کرتے تھے وہ دل کی سرگوشی تھی عیسائی جو کچھ کر رہے ہیں وہ ان کے دلوں کی سرگوشی نہیں ہے وہ نقال ہیں اور جس لمحے تم نقال بنتے ہو اپنی انسانیت کی توہین کرتے ہو اپنے بھگوان کی توہین کرتے ہو۔

تم تم ہو

☆ مہاتما بدھ، مہاتما بدھ ہے کرشن کرشن ہے، تم تم ہو، تم کسی اعتبار سے بھی کسی سے کم نہیں ہو، اپنا احترام کرو، اپنی زندگی کی آواز کا احترام کرو اور اس کے مطابق چلو۔

درست اور غلط

☆ یہاں کوئی چیز درست یا غلط نہیں ہے، اس لئے کہ ممکن ہے جو چیز آج درست نہ ہو کل درست ہو، درست اور غلط متعین نہیں ہیں، درست اور غلط کا فیصلہ لوگوں نے کیا ہے اس لئے انہوں نے ساری نوع انسانی کو گمراہ کر دیا ہے۔

بیساکھیاں

☆ پنڈت تمہیں بصیرت نہیں مردہ ضابطے دیں گے وہ تمہیں روشنی نہیں دیں گے تا کہ تم ہر صورت حال میں دیکھ سکو، وہ چاہتے ہیں کہ تم ان کے محتاج رہو، وہ تمہیں بیساکھیاں دیتے ہیں مگر اپنے پیروں پر کھڑا نہیں ہونے دیتے۔

آگہی

☆ آگہی کو وجود پذیر ہونے دو، غصہ ابھرے گا اور آگہی اُسے ٹھنڈا کر دے گی کوئی انسان آگہی کے ہوتے ہوئے غصے میں نہیں آسکتا۔ کوئی انسان آگہی کے ہوتے ہوئے لالچی نہیں ہوسکتا، کوئی انسان حاسد نہیں ہوسکتا، آگہی سنہری کلید ہے۔

درست سمت

☆ تمہارے صحیح سمت پر گامزن ہونے کی نشانیاں بہت سادہ ہیں، ہر ٹینشن غائب ہو جائے گی تم زیادہ سے زیادہ ٹھنڈے ہو جاؤ گے، پُر سکون ہو جاؤ گے تم اشیاء میں ایسی خوبصورتی پاؤ گے جو تم نے پہلے کبھی نہیں پائی ہوگی۔

آزادی اور ذمہ داری

☆ آزادی اور ذمہ داری ساتھ ساتھ چلتی ہے یہ ایک سکے کے دو رُخ ہیں اگر تم آزادی چاہتے ہو تو تمہیں اپنے ہر عمل کا ذمہ دار ہونا پڑے گا اگر تم ذمہ داری نہیں چاہتے ہو تو تم اپنی آزادی کھو دیتے ہو۔

ذمہ دار بنو

☆ ہر شخص آزاد اور غیر ذمہ دار ہونا چاہتا ہے، ہم ذمہ داری دوسرے کے کندھوں پر ڈالنے کے ساتھ ہی آزادی کے امکانات بھی دوسروں کی طرف منتقل کر دیتے ہیں، ذمہ دار بنو۔

انتخاب

☆ جو کچھ بھی ہو رہا ہے وہ تمہارا انتخاب ہے، تمہی نے اُسے چُنا ہے لیکن تم مکمل طور پر لاعلم ہو کہ تم نے اس کا انتخاب کس طرح کیا ہے کیونکہ بعض اوقات تم چاہتے ہو ایک چیز ہو اور منتخب دوسری چیز کر لیتے ہو۔

سبب

☆ ہمیشہ سبب تلاش کرو، کیونکہ اگر سبب ہے تو سبب کا ہونا بھی لازم ہے اگر تم نے سبب کو نہ چُنا تو سبب کا ہونا ناممکن ہے۔ لوگ سبب کو چیلنج کرنا چاہتے ہیں لیکن وہ سبب کو تبدیل نہیں کرنا چاہتے۔ یہ عمومی ذہن ہوتا ہے۔ ذہن جو احسن ہے۔

غلامی

☆ ہر شخص غلام ہے، کوئی اپنے والدین کا غلام ہے، کوئی اپنے دھرم کا۔ کوئی ریاست کا غلام ہے تو کوئی اپنے ہمسائیوں کا۔ ہر طرح کی غلامی موجود ہے جو نظر بھی نہیں آتی۔ ہندو غلام ہیں، عیسائی غلام ہیں یہ سب دھرم کے نفسیاتی غلام ہیں۔

ماضی اور مستقبل

☆ تمہارا ہر مقصد تمہیں تمہارے حال سے محروم کر دیتا ہے جو تمہاری واحد حقیقت ہے مستقبل صرف تمہارے تخیل میں ہوتا ہے جبکہ ماضی تمہارے حافظے کے صحرا پر بنے ہوئے نقشِ قدم ہیں نہ تو ماضی حقیقی ہے نہ مستقبل۔

لمحۂ موجود

☆ لمحۂ موجود واحد حقیقت ہے اور لمحۂ موجود کو کسی پابندی کسی دباؤ مستقبل کے کسی لالچ کسی خوف کے بغیر جینا ماضی کو بار بار دہرائے بغیر، ہر لمحہ تازہ اور جوان ہوتے ہوئے، یادوں کے بوجھ سے آزاد ہو کر، تخیلات کی رکاوٹوں سے بچ کر جینا ہی وہ پاکیزگی وہ معصومیت ہے ___ جو حقیقی بصارت ہے۔

بھگوان اور زندگی

☆ میرے نزدیک بھگوان وہ نہیں جس نے دنیا بنائی ہے۔ بھگوان وہ ہے جسے تم اُس وقت تخلیق کرتے ہو جب تم کاملیت کے ساتھ شدت کے ساتھ جیتے ہو، اپنے پورے من کے ساتھ کسی چیز سے چمٹے بغیر۔

☆ جب تمہاری زندگی ہر لمحہ خوشی میں بدل جاتی ہے ہر لمحہ رقص میں ڈھل جاتا ہے تب تمہاری زندگی روشنی کے میلے کے سوا کچھ نہیں ہوتی ہر لمحہ انتہائی قیمتی ہو جاتا ہے۔

یقین

☆ مذاہب نے ذہانت سے عاری لوگ تخلیق کئے ہیں اس لئے کہ وہ ماننے پر اصرار کرتے ہیں

جس لمحے تم کسی چیز کو مانتے ہو تم ذہانت سے محروم ہو جاتے ہو یقین تمہاری ذہانت کے لئے زہر کا سا درجہ رکھتا ہے۔

مکارانہ تصور

☆ جنوں کا یہ فاصلہ مکارانہ تصور ہے جس کے ذریعے تم سے جیون کو کم سے کم حالت میں قبول کرایا جاتا ہے اور سارے دھرم تمہیں جیون کو ترک کر دینے کا درس دیتے ہیں۔

خزانے

☆ محبت کا تمہاری ہستی میں ایک مرکز بننا ضروری ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب تک تم اپنی ہستی کا مرکز رہو گے تم ان سب خزانوں سے آگاہ نہیں ہو پاؤ گے جو تمہارے اندر موجود ہیں محبت تو ان میں سے صرف ایک خزانہ ہے وہاں تو اس سے بھی عظیم چیزیں موجود ہیں، سچ ہے، خوشی ہے اور الوہیت کا تجربہ ہے۔

بادشاہ

☆ زندگی تمہیں اتنا کچھ دیتی ہے کہ تم بادشاہ بن سکتے ہو، تمہیں بادشاہ بننے کے لئے کسی سلطنت کی ضرورت نہیں اس کے لئے زندگی گزارنے کا ایک مستند طرز عمل اپنانا ضروری ہے بصورت دیگر تمہارے بادشاہ بھی فقیر ہی ہوتے ہیں وہ بھی اُسی کشتی کے سوار ہیں جس کے تم ہو۔ وہ بھی اندر سے تمہاری طرح کھوکھلے ہیں، تم بھی مزید کے طلبگار ہو وہ بھی مزید کے خواہشمند ہیں۔

قبولیت

☆ ذہن کی نفی کی حالت ہے۔ جب تم تمام خیالات سے یکسر خالی ہو جاتے ہو، جب شعور کے

پاس کوئی علم نہیں ہوتا، جب آئینے میں کوئی عکس نہیں ہوتا اُسے قبولیت کہتے ہیں۔

نئی صبح

☆ ہر صبح نئی ہوتی ہے اور ہر صبح جو تم سورج دیکھتے ہو وہ بھی نیا ہوتا ہے، میں مادی سورج کی بات نہیں کر رہا میں تو اُس خوبصورتی، رحمت اور مہربانی کی بات کر رہا ہوں جو وہ ہر روز لے کر آتا ہے یہ سب بالکل نیا ہوتا ہے۔

کم اور زیادہ

☆ ذہن کو چھوڑ دو اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ، ذہن میں ہوتے ہوئے تم ہستی سے میلوں دور ہوتے ہو۔ تم جتنا زیادہ سوچتے ہو اتنا ہی کم تم ہوتے ہو جتنا کم تم سوچتے ہو اتنا ہی زیادہ تم ہوتے ہو اگر تم بالکل نہ سوچو تو وہ ایسے لمحات ہوتے ہیں جب ہستی اپنی کاملیت حاصل کرتی ہے۔

خول

☆ تم جتنا زیادہ تجربہ کار ہوتے جاتے ہو مُردہ تجربے کا خول مزید موٹا ہوتا جاتا ہے اور تم زیادہ بند ہو جاتے ہو، آہستہ آہستہ تمام کھڑکیاں اور دروازے بند ہو جاتے ہیں تب تم موجود تو ہوتے ہو لیکن تم بیگانگی میں موجود ہوتے ہو تم جڑوں سے اکھڑے ہوئے ہوتے ہو تب زندگی سے تمہارا رابطہ ٹوٹ جاتا ہے۔

دھواں

☆ تمہاری آنکھیں ماضی سے اتنی بھری ہوئی ہیں، ماضی کا دھواں اتنا زیادہ ہے کہ تمہارے لئے

دیکھنا، مشاہدہ کرنا ناممکن ہوگیا ہے تم دیکھ نہیں سکتے۔ تم قریب قریب نابینا ہو چکے ہو، دھوئیں کی وجہ سے۔

دانائی

☆ دانا انسان صرف مشاہدہ نہیں کرتا مشاہدہ تو صرف اُس کی ہستی کا ایک رُخ ہوتا ہے وہ مشاہدہ کئے بغیر عمل ہی نہیں کرتا۔ جب تم آگہی اور مشاہدے کی بنیاد پر عمل کرتے ہو تب عظیم ذات پیدا ہوتی ہے اور تم چمکنے لگتے ہو۔

جینے کے لئے

☆ فطری انداز میں جیو، سکون سے جیو، باطنی طور پر جیو، اپنے آپ کو تھوڑا سا وقت دو، اکیلے رہو، خاموش رہو، صرف اپنے ذہن کے داخلی منظر کا نظارہ کرو۔

سلطنت

☆ تمہیں فقیر بننے کی ضرورت نہیں، تم تو پیدا ہی بادشاہ ہوئے ہو تمہیں صرف اپنی سلطنت دریافت کرنی ہے اور تمہاری سلطنت کہیں باہر کی دُنیا میں نہیں ہے، تمہاری سلطنت تمہارا اپنا باطن ہے سلطنت تمہارے اندر ہے اور ہمیشہ وہیں رہی ہے، تمہارے گھر واپس لوٹ آنے کا انتظار کرتے ہوئے۔

کائنات اور ہم

☆ یہ کائنات ہماری ہے، یہ ہمارا گھر ہے، ہم کوئی یتیم تھوڑے ہیں، یہ دھرتی ہماری ماں ہے، یہ

آسمان ہمارا باپ ہے، یہ وسیع وعریض کائنات ہمارے لئے ہے اور ہم اس کے لئے۔

جڑت

☆ درحقیقت ہمارے اور کُل کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے ہم نامیاتی اعتبار سے اُس سے جُڑے ہوئے ہیں۔

تجربات

☆ اب تک دو تجربے کئے گئے، ایک تجربہ جنس میں غرق ہو جانے کا تھا جو ناکام ہو گیا، مغرب اسے دوبارہ آزما رہا ہے اور ناکام ہوگا، مکمل طور پر ناکام ___ دوسرا تجربہ جنس کو ترک کرنے کا تھا مشرق نے اسے آزمایا، نیز مغرب میں عیسائیت نے، یہ تجربہ بھی بالکل ناکام ہو گیا تھا۔ اب ایک نئے تجربے کی ضرورت ہے۔

خالص سونا

☆ محبت کرو اور زیادہ گہری محبت کرو، عذاب سہو اور زیادہ گہرا عذاب سہو، کاملاً محبت کرو اور کاملاً عذاب برداشت کرو کیونکہ ناخالص سونا اسی طرح آگ سے گذر کر خالص ہوتا ہے۔

وحدت

☆ سمندر لہروں کے بغیر نہیں ہو سکتا، لہریں سمندر کے بغیر نہیں ہو سکتیں وہ بالکل ایک ہیں، یہ وحدت ہے تمہاری وہ ساری زندگی بھی ایسی ہی ہے۔ ہم شعور کے کائناتی سمندر کی لہریں ہیں۔

قبضہ

☆تم جس قسم کے تعلقات قائم کرتے ہو وہ قبضے کی ایک شکل ہوتی ہے، شوہر بیوی پر قابض ہوتا ہے بیوی شوہر پر۔ والدین بچوں پر قابض ہوتے ہیں اور یہ سلسلہ دور تک چلتا جاتا ہے ___ قابض ہونا تعلق قائم کرنا نہیں ہوتا، قابض ہونے سے تعلق داری کے تمام امکانات ختم ہو جاتے ہیں۔

خود سے تعلق

☆اس سے پہلے کہ تم کسی سے تعلق قائم کرو اپنے آپ سے تعلق پیدا کرو آسودہ ہونے کا یہ بنیادی تقاضا ہے اس کے بغیر کچھ ممکن نہیں اس کے ہوتے ہوئے سب کچھ ممکن ہے۔

تنہائی

☆اپنی تنہائی میں اُترو، اس کا مشاہدہ کرو، اس کا مزہ چکھو، اس کا ہر پہلو سے مشاہدہ کرنا ضروری ہے تمام ممکنہ دروازوں سے اس میں داخل ہو جاؤ، یہ عظیم ترین معبد ہے تنہائی میں ہی تم اپنے آپ کو پاتے ہو۔ خود کو پانا بھگوان کو پانا ہے۔

ہم

☆ہم یہاں شروع سے ہیں عین آغاز سے ہیں اور عین اختتام تک رہیں گے اگر کوئی آغاز اور اختتام ہے تو!! درحقیقت آغاز اور اختتام ہے ہی نہیں، ہم ہمیشہ یہاں رہے ہیں اور ہمیشہ یہاں رہیں گے، شکلیں بدلتی ہیں، لباس تبدیل ہوتے ہیں، روح نہیں بدلتی۔

تخلیق کرنا ہے۔

استعمال

☆پر وہ تعلق جو خوف کی وجہ سے قائم کیا گیا ہو، تنہا ہو جانے کے داخلی جہنم کی وجہ سے قائم ہو گیا ہے اطمینان بخش نہیں ہو سکتا۔ اس کی تو جڑ ہی معموم ہے، تم اپنی عورت سے محبت نہیں کرتے ہو، تم تو بس اپنے اکیلے پن سے بچنے کے لئے اُسے استعمال کر رہے ہو، نہ ہی وہ تم سے محبت کرتی ہے وہ بھی اس خوف کا شکار ہے وہ بھی تمہیں اکیلا نہ رہنے کے لئے استعمال کر رہی ہے۔

رائیگانی

☆ہر بچہ ہجوم میں پیدا ہوتا ہے اور لوگوں کی نقل کرنے لگتا ہے جو کچھ دوسرے کر رہے ہوں وہ بھی وہی کچھ کرنے لگتا ہے اور پھر ___ وہ بھی اُسی انسان کی صورتحال میں پہنچ جاتا ہے جس میں دوسرے ہوتے ہیں اور وہ سوچنے لگتا ہے کہ زندگی یہی کچھ ہے۔ یُوں زندگی مکمل طور پر رائیگاں چلی جاتی ہے۔

فرار

☆اپنی تنہائی میں داخل ہو جاؤ، یہ تمہارا معبد ہے، تمہارا خدا یہیں رہتا ہے تم اس معبد کو کہیں اور نہیں پا سکتے، ڈھونڈنے کو تم چاند پر جا سکتے ہو، مریخ پر جا سکتے ہو ___ جب تم اپنی ہستی کے داخلی مرکز میں داخل ہو گے تو تمہیں اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آئے گا۔ تم اس قدر مسرت اٹھائے ہوئے ہو، اس قدر نعمتیں، اتنی محبت اور تم اپنے ہی خزانوں سے فرار ہو رہے تھے۔

نقش

☆ اپنے آپ سے درگزر کرنا سیکھو، سخت کرخت مت بنو، اپنے لئے ستم کار مت بنو، یوں تم پھولوں کی طرح کھلو گے، اور پھولوں کی طرح کھل کر تم کسی دوسرے پھول کو اپنی طرف مائل کرو گے، یہ فطری عمل ہے پتھر پتھروں کے لئے کشش رکھتے ہیں اور پھول پھولوں کے لئے۔

مالک ہونا

☆ خاوند بیوی کا مالک ہوتا ہے، بیوی خاوند کی مالک ہوتی ہے والدین بچوں کے مالک ہوتے ہیں اور یہ سلسلہ جاری رہتا ہے، لیکن مالک ہونا تعلق قائم کرنا نہیں ہوتا، مالک ہونا درحقیقت تعلق قائم کرنے کے تمام امکانات کو برباد کر دیتا ہے۔

خطرہ

☆ آرزو جتنا زیادہ بڑھتی ہے اتنا ہی زیادہ خطرہ قبول کرنا پڑتا ہے حقیقی انسان خطرے کو اپنے طرز زیست کے طور پر قبول کرتا ہے اپنی نشو ونما کی آب و ہوا کے طور پر قبول کرتا ہے۔ جو شخص حقیقتاً زندہ رہنا چاہتا ہے اُسے خطرے میں زندہ رہنا ہوگا۔

تعلق

☆ پہلے وجود میں آؤ پھر تعلق قائم کرو، تعلق قائم کرنا خوبصورت عمل ہوتا ہے رشتہ ایک مکمل طور پر مختلف مظہر ہے۔ رشتہ ایک مُردہ شے ہے۔ تعلق قائم کرنا ایک جاری عمل ہوتا ہے رشتوں سے گریز کرو اور تعلق قائم کرنے کے جاری عمل میں زیادہ سے زیادہ جذب ہو جاؤ۔

خاموشی

☆ محبت کرنے والے کچھ بھی نہ کہہ رہے ہوں تب بھی بات ایک دوسرے تک پہنچ رہی ہوتی ہے، زبان تو محبت نہ کرنے والوں کے لئے ہوتی ہے، محبت کرنے والوں کے لئے تو خاموشی ہی کافی ہوتی ہے، کچھ بھی کہے بغیر وہ بولتے رہتے ہیں۔

خاندان

☆ انسان نے خاندان کو ختم کر دیا ہے خاندان کی افادیت ختم ہو چکی ہے یہ بہت طویل عرصہ برقرار رہ چکا ہے۔ یہ ایک انتہائی قدیم ادارہ ہے۔ پس صرف بہت صاحب بصرت لوگ ہی دیکھ سکتے ہیں کہ یہ مردہ ہو چکا ہے دوسرے لوگوں کو یہ جاننے میں وقت لگے گا کہ خاندان مر چکا ہے۔

نفسیاتی اعتبار

☆ مرد ہونا یا عورت ہونا جسم سے زیادہ نفسیات کا سوال ہے، ہو سکتا ہے کوئی جسمانی طور پر تو مرد ہو لیکن نفسیاتی طور پر مرد نہ ہو، جبکہ کوئی جسمانی طور پر تو عورت ہو لیکن نفسیاتی طور پر عورت نہ ہو۔ عورتیں ایسی بھی ہیں جو جارحیت پسند ہیں، بدقسمتی سے ایسی عورتوں کی تعداد میں دنیا بھر میں اضافہ ہو رہا ہے۔ جب کوئی عورت جارحیت پسند بنتی ہے تو وہ عورت نہیں رہتی۔ جون آف آرک عورت نہیں اور یسوع عورت ہیں جون آف آرک نفسیاتی اعتبار سے مرد ہے۔ بنیادی طور پر اُس کی سوچ جارحیت پسند ہے، یسوع بہر حال جارحیت پسند نہیں ہیں۔

سائنس اور مذہب

☆ سائنس مرد ہے، مذہب عورت ہے۔ سائنس فطرت کو تسخیر کرنے کی کوشش ہے، مذہب فطرت

میں جذب ہونے کا نام ہے، عورت جانتی ہے پگھلا کیسے جاتا ہے ایک کیسے ہوا جاتا ہے، صداقت کو تلاش کرنے والے ہر شخص کو جاننا پڑتا ہے کہ فطرت میں کس طرح تحلیل ہوتا ہے۔

نسائی نفسیات

☆ نسائی نفسیات کو سمجھنا مذہبیت کی نفسیات کو سمجھنا ہے، ایسی کوئی کوشش ابھی تک نہیں کی گئی جبکہ نفسیات کے نام پر جو کچھ موجود ہے وہ مردانہ نفسیات ہے اُس لئے وہ چوہوں پر تحقیق کر رہے ہیں اور چوہوں کے وسیلے سے انسان کے بارے نتائج اخذ کر رہے ہیں۔

غیر اہم

☆ زندگی مختصر ہے، توانائی محدود ہے، بہت محدود ___ اور اس محدود توانائی کے ساتھ ہم نے لامحدود ہستی کو پانا ہے۔ اس مختصر زندگی کے ساتھ ہم کو ابدی ہستی کو پانا ہے، یہ ایک عظیم کام، ایک عظیم چیلنج ہے، پس مہربانی کرو اور غیر اہم معاملات میں سر مت کھپاؤ۔

علم

☆ صرف علم ایک ایسی شے ہے جسے موت نہیں لے جا سکتی۔ ہر شے چھینی جا سکتی ہے کیونکہ ہر شے باہر سے آتی ہے، صرف علم ہے جو اندر سے پھوٹتا ہے اسے چھینا نہیں جا سکتا، محبت اور ہمدردی علم کی چھاؤں ہیں، انہیں بھی چھینا نہیں جا سکتا، یہ علم کے اٹوٹ حصے ہیں۔

بھگوان اور زندگی

☆ میرے نزدیک زندگی اور بھگوان ہم معنی ہیں درحقیقت زندگی بھگوان سے زیادہ بہتر لفظ ہے ___ بھگوان محض ایک فلسفیانہ اصطلاح ہے جبکہ زندگی حقیقی ہے، وجودی ہے، لفظ بھگوان

صرف پستکوں میں وجود رکھتا ہے، یہ ایک لفظ ہے محض ایک لفظ ___ زندگی تمہارے اندر اور تمہارے باہر ہے۔

ہر شے

☆ ہر شے سے لطف اندوز ہونا ضروری ہے، ہر شے کو جینا ضروری ہے ہر شے سے محبت کرنا ضروری ہے، نہ تو کوئی شے ناپاک ہے اور نہ ہی کوئی شے پوتر ___ زینہ ایک ہی ہے، جسم سے روح تک، جسمانی سے روحانی تک، جنس سے سمادھی تک، ہر شے الوہی ہے۔

بھگوان

☆ اسم بھگوان کا دفاع نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ نام انسان کا دیا ہوا ہے اور اس کے لئے کوئی شہادت، کوئی ثبوت، کوئی دلیل نہیں ہے، یہ کم وبیش ایک کھوکھلا لفظ ہی رہتا ہے ___ تم اُسے جو چاہو معنی دے سکتے ہو۔

احمقانہ پن

☆ تم اس احمقانہ پن کو نہیں دیکھتے کہ زندہ لوگ مرے ہوؤں کی پرستش کر رہے ہیں، حال ماضی کی پرستش کر رہا ہے، زندگی کو موت کی پرستش پر مجبور کر دیا گیا ہے ___ ایسا زندگی مخالف دھرموں کی وجہ سے ہوا ہے۔

اصلی بھگوان

☆ میرے نزدیک بھگوان وہ نہیں ہے جس نے دنیا بنائی ہے بھگوان تو وہ ہے جسے تم اس وقت تخلیق

کرتے ہو جب تم کاملیت کے ساتھ شدت کے ساتھ جیتے ہو، اپنے پورے من کے ساتھ کسی شے سے چمٹے بغیر ___ جب تمہارا جیون لمحہ لمحہ خوشی میں ڈھل جاتا ہے جب تمہارا جیون روشنی کے میلے کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔

جیون ہی جیون

☆ جانوروں کا جیون کے سوا کوئی دھرم نہیں ہے درختوں کا جیون کے سوا کوئی دھرم نہیں ہے کُل ہستی صرف جیون پر بھروسہ کرتی ہے دوسرا کوئی بھگوان نہیں ہے ___ سب کچھ جیون ہے ___ یہی بھگوان ہے اور یہی مندر ہے اور یہی پوتر پوستک ہے، اور اسے پوری طرح جینا، پورے من کے ساتھ جینا ہی دھرم ہے۔

کھڑکی

☆ جب تم ایک مرتبہ ایک چھوٹی سی کھڑکی کھول لیتے ہو تو سارا آسمان اس میں سے داخل ہو جاتا ہے ___ اور، مسرت سکون، حسن، جو تم محسوس کرتے ہو ___ تم کو اپنی ساری کھڑکیاں، سارے دروازے کھولنے پر آمادہ کر دیتے ہیں۔

دروازے

☆ جس لمحے تم اپنے دروازے کھولتے ہو فوراً ہی پھولوں کی خوشبو کوئی آہٹ پیدا کئے بغیر، کوئی شور برپا کئے بنا، تمہارے اندر داخل ہو جاتی ہے، سورج کی شعاعیں داخل ہو جاتی ہیں، تم ساری کائنات کے لئے اپنے دروازے کھول چکے ہو۔

انسان اور حیوان

☆ آزادی ذمہ داری لے کر آتی ہے۔ ذمہ داری تمہیں مزید آزاد ہونے میں مدد دیتی ہے۔ آزادی کے مزے سے واقف شخص ہی ذمہ داری کے حسن سے واقف ہوتا ہے ___ اور، وہی شخص اپنے آپ کو انسان کہہ سکتا ہے، بصورت دیگر اونٹ یا کوئی اور حیوان۔

محبت کے بغیر

☆ محبت کشش ثقل کو منسوخ کر سکتی ہے، محبت بوجھ کو منسوخ کر سکتی ہے، محبت سے دیا گیا ہر جواب خوبصورت ہوتا ہے محبت کے بغیر ذمہ داری گندی ہوتی ہے اور صرف یہی ظاہر کرتی ہے کہ تم ایک غلامانہ ذہن رکھتے ہو۔

امتزاج

☆ جھوٹ اور سچ کے امتزاج کا کوئی سوال نہیں تمہیں جھوٹ کو ترک کرنا، اپنے دل کی سننا اور ماننا ہے، خواہ کوئی قیمت ادا کرنا پڑے ___ یہ ہمیشہ سستا پڑتا ہے تمہیں جو کچھ گنوانا پڑے گنوا دو۔

قبر

☆ زندگی سے زیادہ غیر محفوظ کوئی اور چیز کیا ہو سکتی ہے؟ زندہ ہونے کا مطلب ہے موت کسی بھی لمحے ممکن ہے، تحفظ صرف قبر میں ممکن ہے، کسی نے آج تک یہ نہیں سنا کہ فلاں شخص قبر میں مر گیا ہے، قبر میں ہر چیز محفوظ ہوتی ہے۔

غیر محفوظ

☆عدم تحفظ اور زندہ ہونا ہم معنی ہے، تم جتنے زیادہ زندہ ہو گے، اتنے ہی زیادہ غیر محفوظ ہو گے، تم جتنے کم زندہ رہو گے اتنے ہی کم غیر محفوظ ہو گے ___ تم جب تک زندہ ہو مکمل جیو، اور ممکنہ حد تک زیادہ شدت کے ساتھ جیو۔

التواء

☆زندگی اتنی قیمتی اور عارضی ہے کہ تم التواء کے متحمل نہیں ہو سکتے، تمہاری سوچ، تمہارا احساس، تمہاری خواہشیں التواء کا ہی ایک انداز ہیں، ملتوی کرنا چھوڑو، بے ساختہ بنو، ہر کام کرو۔

ہنی مون

☆ہونا اور تخلیقی ہونا ہم معنی ہے، ہونا اور تخلیقی نہ ہونا ناممکن ہے تاہم یہ ناممکن رونما ہو چکا ہے، یہ گندا ہنی مون ہو چکا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تمہارے سارے تخلیقی سرچشمے تباہ ہو چکے ہیں اور تم اپنی ساری توانائی ایسی سرگرمی میں جبراً ضائع کر رہے ہو جس کے بارے معاشرہ سوچتا ہے کہ یہ سرگرمی اُس کے لئے فائدہ مند ہے۔

کاملیت

☆زندگی نمو پذیر رہتی ہے، کبھی کوئی چیز کامل نہیں ہوتی، جونہی کوئی چیز کامل ہوتی ہے معدوم ہو جاتی ہے، فنا ہو جاتی ہے۔

حیرت

☆علم میں مت جیو، حیرت میں جیو، تم کچھ نہیں جانتے، زندگی ایک حیرت ہے ہر طرف، یہ ایک مسلسل حیرت ہے اسے حیرت کی طرح جیو۔

مغربی انسان

☆مغربی انسان کی زندگی کے دو حصے ہیں۔ پہلا ہے اچھا وقت گزارنا اور دوسرا ہے اُس کے خمار میں رہنا۔ جب ختم ہوتا ہے تو اچھا وقت گزارنے کا مرحلہ شروع ہو جاتا ہے۔ وہ اسی چکر میں کہیں پہنچے بغیر زندگیاں ضائع کئے جا رہے ہیں۔

انسان

☆انسان ایسا ہے گویا وہ بغیر نکتے کا دائرہ ہو۔ اُس کی زندگی سطحی ہے اور دائرے کے محیط تک محدود ہے۔ وہ باہر زندگی گزارتا ہے اور کبھی محیط کے اندر داخل نہیں ہوتا۔ وہ ایسا کر بھی نہیں سکتا جب تک اُسے اپنے مرکز اپنے نکتے کا علم نہ ہو جائے۔ حاشا و کلاہ اس مرکز کے بغیر اُس کا کوئی اندرون نہیں، صرف بیرون ہے۔

☆انسان ایک مرکز کے ساتھ پیدا ہوا ہے مگر وہ اس سے بالکل بے تعلق رہتا ہے وہ اپنے مرکز سے بے خبر رہ کر تو زندہ رہ سکتا ہے مگر مرکز کے بغیر اُس کا وجود ممکن نہیں۔ انسان کا مرکز خود اُس کے اور وجود کے مابین رابطہ ہے یہ بنیاد ہے۔

☆اگر آپ اس سے آگاہ نہیں تو آپ بے بنیاد قسم کی زندگی گزاریں گے، آپ کے پیروں کے نیچے زمین نہیں ہوگی۔ آپ پوری کائنات میں خود کو اجنبی محسوس کریں گے۔

جڑیں

☆ آپ کی جڑیں خدا کے ساتھ وابستہ ہیں، اپنی جڑوں کے طفیل آپ اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ گزارتے ہیں مگر وہ جڑیں پوشیدہ ہیں جیسے درخت کی جڑیں ہمیشہ زیرِ زمین ہوتی ہیں درخت کو خود اپنی جڑوں کے بارے کچھ علم نہیں ہوتا۔ آپ کی بھی جڑیں ہیں جڑوں کی موجودگی ہی مرکز ہے۔

نسبت

☆ مذہب کی نسبت وجود سے ہے شاعری کی نسبت دل سے اور سائنس اور فلسفہ کی نسبت سر سے ہے۔ دل اور سر، دونوں مراکز سطحی مراکز ہیں غیر حقیقی، جھوٹے مراکز۔

دل

☆ دل کی دھڑکن آپ کا دل نہیں ہے، یہ محض ایک طبیعاتی عمل ہے لہٰذا اگر آپ دھڑکن محسوس کرتے ہیں تو غلط فہمی کی ضرورت نہیں کہ آپ کے پاس دل بھی ہے، دل کچھ اور چیز ہے۔ دل کا مطلب ہے محسوس کرنے کی گنجائش اور ذات کا مطلب ہے یکجائی کی گنجائش، کسی کے ساتھ یکجائی۔

دماغ

☆ شعور بھی ٹانگوں کی طرح ہے۔ آپ کی فطرت، دماغ چلنے کی طرح کا ایک عمل ہے، محض ایک عمل، جب شعور ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف حرکت کرتا ہے تو اس عمل کا نام دماغ ہے۔ اگر آپ حرکت روک دیں گے تو دماغ موقوف ہو جائے گا۔ آپ ہوش میں ہیں لیکن

دماغ موجود نہیں۔ آپ کی ٹانگیں موجود ہیں لیکن چل نہیں رہیں۔ چلنا ایک عمل ہے ایک مصروفیت، دماغ بھی ایک مصروفیت ہے...... ایک عمل ہے۔

جنسی تجربہ

☆ آج کے انسان کے لئے جنسی تجربہ ایک دماغی تحریک بن چکا ہے ___ انسان جتنا زیادہ گہرائی میں جنسی عمل میں جانا مشکل سمجھا جاتا ہے اتنا ہی یہ اُس کے بارے غور و فکر کرتا ہے، یہ بدی کا مرکز بن جاتا ہے۔ انسان جتنا اس کے بارے سوچتا ہے اتنا ہی اس کا تعلق دماغ سے جڑتا جاتا ہے پھر یہاں تک ہوتا ہے کہ جنسی تجربہ ہی بے مزہ بن کر رہ جاتا ہے۔ مغرب میں یہ عمل بے مزہ بن چکا ہے، بدمزہ کر دینے والی تکرار ___ حاصل کچھ نہیں ہوتا، آپ بس ایک پرانی عادت کی تکرار کئے جاتے ہیں۔

خلاء کی دریافت

☆ تیسری آنکھ آپ کے طبیعاتی جسم کا حصہ نہیں، یہ آپ کے مادی جسم کا حصہ نہیں ہے ___ دونوں آنکھوں کے درمیان فاصلہ آپ کی جسمانی ساخت میں محدود نہیں ہے، یہ لامحدود خلاء ہے جو آپ کے اندر شامل کر دیا گیا ہے ایک بار یہ خلاء دریافت ہونے کے بعد آپ پہلے والی شخصیت نہیں رہتے جس لمحہ آپ اس اندرونی خلاء سے واقف ہوتے ہیں اس وقت آپ لافانیت سے واقف ہوتے ہیں اس کے بعد موت فنا ہو جاتی ہے۔

بند آنکھیں

☆ محبت کی گرمی سے مغلوب، پُرسکون ہو کر آنکھیں بند کیجئے، مگر لوگ عموماً آنکھیں بند نہیں کرتے۔ عورتیں ضرور آنکھیں بند کر لیتی ہیں اسی وجہ سے میں کہتا ہوں عورتیں مردوں کے

مقابلے میں زیادہ لذت پرست ہوتی ہیں جنسی عمل کے دوران گہری ہم آغوشی میں عورتیں اپنی آنکھیں بند کرلیتی ہیں، وہ دراصل کھلی آنکھوں کے ساتھ محبت کے عمل میں شریک ہوسکتیں بند آنکھوں سے وہ اپنے جسم کے اندر کا زیادہ موثر احساس کرسکتی ہیں۔

جنسی اعضاء

☆ سماجی حالات، جنس کے خلاف تعلیمات اور اخلاقیات نے بہت گہرا نقصان پہنچایا ہے آپ کو اپنے جنسی مرکز سے کاٹ دیا ہے حقیقت میں ہم نے اپنے اصل وجود سے جنسی مرکز کو خارج کردیا ہے اپنے جسم کا تصور کیجئے آپ کو اپنے جنسی اعضاء اس سے باہر محسوس ہوں گے اس لئے بہت سے لوگ سمجھتے ہیں کہ ان کے جنسی اعضاء ان سے الگ کوئی چیز ہیں اور وہ ان کے جسم کا حصہ نہیں ہیں یہی وجہ ہے کہ بہت زیادہ پردہ داری کی جاتی ہے اور ہم ان کا شعور کھوتے جا رہے ہیں۔

مذہب اور دل

☆ اکثر مذاہب کا دارو مدار دل کی مرکزیت پر ہے، عیسائیت، اسلام، ہندوازم اور بہت سے دوسرے ___ ان سب میں دل کی مرکزیت کے افراد حاوی ہیں جتنا پرانا مذہب ہے اتنے ہی اُس میں دل کی مرکزیت والے افراد زیادہ تھے۔

عبادت

☆ عبادت دل کی مرکزیت کا طریقہ ہے یہی وجہ ہے کہ مغرب میں جہاں عیسائیت کا غلبہ ہے اور عیسائیت عبادتوں کا مذہب ہے، عبادت مشکل ہوگئی ہے کیونکہ اب سر والے لوگ ہی زیادہ ہیں، دل سے مبسوط عبادت مغرب کے انسان کی زندگی سے بالکل خارج ہوچکی ہے۔

خاندان

☆ حیران کن اُمر تو یہ ہے کہ زرتشت، یسوع، لاوزے اور بدھ جیسے افراد معاشرتی ڈھانچے سے، اپنے خاندان کی ذہن سازی سے بچ نکلے اور شعور کی رفعتوں پر دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن درحقیقت ہر بچہ اسی صفت کے ساتھ پیدا ہوتا ہے اسی امکان کے ساتھ جنم لیتا ہے۔

☆ ننانوے فیصد لوگ بدھ بن سکتے ہیں۔ فقط خاندان کو معدوم ہونا ہوگا۔ دوسری صورت میں ہندو ہوں گے، جین ہوں گے، بدھ مت کے ماننے والے ہوں گے مگر کوئی بدھ، کوئی مہاویر نہیں ہوگا۔

زن مُرید

☆ لاکھوں شوہر صرف اس وجہ سے زن مُرید بنے ہوئے ہیں کہ ان کی مائیں بہت مضبوط تھیں زن مُریدی کا تعلق بیوی سے نہیں ہے وہ تو اپنی بیوی میں صرف اپنی ماں کا عکس دیکھ رہے ہیں بیوی ماں کا محض ایک نیا ایڈیشن ہے وہ بیوی سے ہر اُس شے کی توقع کرتے ہیں جس کی توقع انہیں ماں سے ہوا کرتی تھی۔

حقیقی معالج

☆ ایک حقیقی معالج ماں ہوتا ہے اگر وہ ماں نہیں ہے تو معالج نہیں ہے پھر اس کا پیشہ لوگوں کو لوٹنا ہے، ان کا استحصال کرنا ہے تاہم ایک حقیقی معالج مریض کے لئے کوکھ بن جاتا ہے، وہ مریض کو نیا جنم دیتا ہے۔

خودکشی

☆ دنیاوی زندگی کا دوسرا رُخ ہمیشہ موت ہوتا ہے ایسے گرو بھی گزرے ہیں جنہوں نے خودکشی کو ہی

واحد راستہ قرار دیا ہے اور نہ صرف ماضی میں، بلکہ آج بھی حال میں ایسے مفکر موجود ہیں جو زندگی کو احمقانہ قرار دیتے ہیں اگر زندگی بامعنی ہے تو موت بھی بامعنی ہو جاتی ہے زندگی اور موت دو مخالف سرے ہیں اس لئے زندگی کا مخالف موت ہے ___ اگر موت زندگی کا دوسرا سرا ہے تو ذہن بڑی آسانی سے موت کی طرف مائل ہو سکتا ہے، اور ایسا ہوتا ہے جب کوئی خودکشی کرتا ہے تو کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ وہ زندگی کے ساتھ بھرپور طریقے سے جڑا ہوا تھا۔ جو لوگ زندگی کے ساتھ بھرپور طریقے سے جڑے ہوتے ہیں وہی خودکشی کے مرتکب ہوتے ہیں۔

لمس

☆ توانائی کا جب ایک راستہ بند ہوتا ہے تو وہ دوسرا متبادل بنا لیتی ہے۔ نابینا شخص لمس کے لئے بہت حساس ہوتے ہیں کوئی نابینا شخص آپ کو چھوئے تو آپ کو فرق محسوس ہوگا کیونکہ ہم زیادہ تر لمس کا کام اپنی آنکھوں سے لیتے ہیں ہم ایک دوسرے کو آنکھوں کے ذریعے چھوتے ہیں نابینا شخص آنکھوں کے ذریعے نہیں چھو سکتا اس لئے توانائی اُس کے ہاتھوں میں سمٹ آتی ہے ایک نابینا شخص آنکھوں والوں سے زیادہ حساس ہوتا ہے۔

مشرق

☆ مغربی نظریات ہر چیز پر حاوی ہو چکے ہیں اب مشرق تقریباً معدوم ہو چکا ہے اب کہیں کہیں خال خال انفرادی طور پر مشرق ضرور موجود ہے جغرافیائی اعتبار سے مشرق گم ہو چکا ہے اب پوری دنیا مغربی بن چکی ہے۔

دل کا سودا

☆ جب کوئی محبت کرتا ہے وہ اپنا سر کھو دیتا ہے لوگ کہتے ہیں وہ پاگل ہو گیا ہے اگر آپ محبت میں

پاگل نہ ہوں تو درحقیقت آپ کو محبت نہیں ہوئی۔ سر کو لازم گم ہو جانا ہے۔ اگر سر متاثر نہیں ہوا معمول کے مطابق کام کر رہا ہے تو محبت ممکن نہیں کیونکہ محبت کے لئے دل کا ملوث ہونا ضروری ہے ___ یہ سر کا نہیں دل کا سودا ہے۔

سائنس اور کُل

☆ سائنس کبھی خدا کو نہیں پا سکی۔ یہ ناممکن ہے۔ کیونکہ جو طریقہ اختیار کیا گیا ہے وہ کبھی انتہائی اکائی تک نہیں پہنچ سکتا۔ سائنس کے پاس واحد طریقہ سبب ہے...... تقسیم ہے...... تجزیہ ہے۔ لہٰذا سائنس مالیکیول، ایٹم اور الیکٹران تک پہنچ پاتی ہے جو ہمیشہ تقسیم ہوتے رہیں گے وہ کُل کے مادی اتحاد تک کبھی نہیں پہنچ سکتی ___ کیونکہ اس کُل کو سر کے ذریعے دیکھنا ناممکن ہے۔

زیادہ بہتر

☆ اگر اس دنیا کو موسیقی کے لئے زیادہ اور ریاضی کے لئے کم سدھایا جائے تو ہم کو بہتر انسانی معاشرہ مل سکتا ہے اگر ہم اپنے ذہن کو فلسفے کے مقابلے میں شاعری کی طرف زیادہ مائل کر سکیں تو ہمیں انسانیت کا بہتر معیار حاصل ہو سکتا ہے۔

اہل

☆ نفرت میں، محبت میں، غصہ میں، ہر چیز میں سچے رہے اہل رہے، فریب کاری سے دُور رہے کیونکہ صرف سچائی آگے بڑھ سکتی ہے جھوٹ کبھی فروغ پذیر نہیں ہو سکتا۔

آنکھیں

☆ جب آپ آنکھوں کے ذریعے دیکھتے ہیں تو یہ آنکھیں نہیں ہوتیں جو دیکھتی ہیں یہ صرف دیکھنے

کی کھڑکیاں ہیں دیکھنے والا آنکھوں کے پیچھے ہے جو آنکھوں کے ذریعے دیکھ رہا ہے وہ آنکھیں نہیں ہیں کیونکہ آپ آنکھیں بند کر کے بھی دیکھ سکتے ہیں، خواب عکس اور تصاویر وغیرہ دیکھنے والا حسیات کے پیچھے ہے وہ حسیات کے ذریعے دنیا کا سفر کرتا ہے لیکن جب آپ آنکھیں بند کر لیتے ہیں تب بھی وہ دیکھنے والا اندر ہی موجود ہوتا ہے۔

محبت اور خواہش

☆ محبت میں ہمیشہ دوسرا اہم ہوتا ہے پیاس میں آپ خود اہم ہوتے ہیں خواہش میں آپ سوچتے ہیں کہ دوسرے کو کیسے استعمال کیا جائے محبت میں آپ اپنی ذات کو دوسرے کے لئے وقف کر دیتے ہیں، خواہش میں آپ دوسرے کو قربان کرنا چاہتے ہیں، پیار عطا ہی عطا ہے، محبت میں آپ خود کو قربان کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔

☆ خواہش، حصول ہی حصول، محبت شکست تسلیم کرنا ہے، خواہش جارحیت ہے۔

شے

☆ اگر محبت کا رشتہ ہو تو کوئی چیز بھی فرد بن جاتی ہے، اگر خواہش پیش نظر ہو تو فرد بھی شے بن جاتا ہے اور کسی فرد کو شے بنا دینا نہایت غیر انسانی رویہ ہے۔

محبت اور ارتکاز

☆ محبت بذات خود ارتکاز کا سب سے بڑا طریقہ ہے مگر محبت بہت مشکل ہے بلکہ ایک طرح سے ناممکن ہے۔ محبت کرنے کا مطلب ہے اپنے حواس کھو دینا اور ساتھ ساتھ جہاں آپ کی اَنا کا وجود ہے وہاں کسی اور کو رکھ دینا، اپنی جگہ کسی اور کو دینے کا مطلب ہے محبت...... بالکل ایسے، جیسے آپ تو ہیں ہی نہیں، دوسرا البتہ ہے۔

زندگی

☆ زندگی اپنے آپ کو اتنی آسانی سے ختم کرنے کی اجازت نہیں دے سکتی یہ مزاحمت کرے گی۔ اس مزاحمت میں ہی نئے انسان کی پیدائش، نئی صبح اور کامل زندگی کا امکان چھپا ہوا ہے۔

☆ زندگی ریل کی پٹڑی کی مانند نہیں، زندگی تو بہتا ہوا دریا ہے جو اپنا راستہ خود بناتا ہے۔

☆ زندگی سرکش ہے، محبت سرکش ہے، خدا تو بالکل ہی سرکش ہے___ وہ آپ کو آپ کے بنے بنائے راستے پر کبھی نہیں ملے گا کیونکہ وہ تو سرکش ہے۔

☆ زندگی اس لئے خوبصورت ہے کہ یہ ایک جسم ہے۔

اگر

☆ اگر خدا اپنے ارادے سے اس دنیا کو ابدی مسرتوں سے بھر دے تو مذہب کی عمارت ایک لمحے میں زمیں بوس ہو جائے گی۔

کامل آزادی

☆ آپ کا جسم آپ کا ذہن ایک جھوٹی ذات کے گرد گھومتے ہیں، جیسے ہی آپ ذات سے ماوراء ہوتے ہیں آپ ایک ایسا آسمان دریافت کرتے ہیں جو لامحدود ہے، کچھ نے اُسے خدا کہا ہے کچھ نے اُسے برہما کہا ہے لیکن سب سے خوبصورت لفظ مہاویر اور گوتم بدھ نے استعمال کیا ہے 'موکش' موکش کا مطلب ہے کامل آزادی۔

☆ ہر اُس چیز سے آزادی جس نے فنا ہو جانا ہے۔

حکومت

☆ بہترین حکومت یہ ہے کہ کوئی حکومت نہ ہو۔

☆ حکومت دنیا میں سب سے بھونڈا انداق اور سب سے بھونڈا کھیل ہے۔

☆ ایک دن آئے گا جب ہم تمام حکومتوں سے نجات حاصل کر لیں گے۔

☆ حکومتوں نے لوگوں کے استحصال کے سوا کچھ نہیں کیا۔

☆ حکومتوں کی وجہ سے ہی تین ہزار سال میں پانچ ہزار جنگیں ہوئیں۔

☆ عالمی حکومت کے قیام سے سیاست کا خاتمہ ہو جائے گا۔

☆ حکومتیں کہتی ہیں کہ حکومت کے بغیر انتشار پھیل جائے گا حالانکہ تمام انتشار حکومتوں کی وجہ سے ہے۔

☆ حکومتوں کے باعث لوگ ذہین نہیں بن سکے۔

سیاست

☆ سیاست کا سارا مزا دشمنی میں ہے۔

☆ سیاستدانوں نے انسانوں کو محض شطرنج کے مہرے بنا دیا ہے۔

☆ جنگوں کے بغیر سیاستدانوں کا وجود باقی نہیں رہتا۔ اسی لئے سیاستدان جنگ کی فضا قائم رکھتے ہیں۔

☆ سیاستدان کی واحد خوشی لوگوں کو غلام بنانا اور ان پر حکومت کرنا ہوتا ہے۔

☆ سیاستدانوں کو القابات سے ضرور نوازیں مگر انہیں سنجیدہ لینے کی ضرورت نہیں۔

عورت اور پادری

☆ وہ عورت کے خلاف نہیں، وہ اس کی ہڈیوں اور خون کے خلاف ہیں، وہ اس کے جسم کے خلاف ہیں، لیکن موت اگر سونے کی ہے، پھر ٹھیک ہے انہیں سونے کی عورت چاہئے۔

لالچ

☆ لامحدود لالچ لامحدود مسرتوں کا طلب گار ہوتا ہے۔

☆ ہم تو نئے نئے لالچ میں مبتلا ہوتے رہتے ہیں۔

☆ لالچی آدمی ہمیشہ دوسرے لالچ میں پھنسا ہوتا ہے۔

☆ لالچی ہو کر خود کو لالچی تسلیم نہ کرنا، اَنا ہے۔

تسلیم

☆ جس نے خود کو تسلیم کر لیا وہ سب سے بلند و برتر ہو گیا۔

☆ خود کو تسلیم کرنے کے بعد اچانک آپ اپنے آپ کو خود اپنے مرکز میں پائیں گے اس کے بعد آپ کہیں نہیں جا سکتے۔

جسم

☆ انسان کا چھوٹا جسم ایک بہت بڑا حیرت کدہ ہے۔

☆ خواتین زیادہ تر اپنے جسم کے اندر رہتی ہیں ان کی اکثریت جسم پرست ہے۔

جانور

☆ خود کو تسلیم کر لو، مگر اس صورت میں آپ ایک جانور لگیں گے آپ آدمی کی طرح نہیں لگیں گے کیونکہ آپ کا آدمیت کا گھڑا ہوا تصور آپ کے آئیڈیل کے مطابق ہے لہٰذا ہم ہمیشہ دوسروں کو تعلیم دیتے ہیں کہ جانوروں کی طرح نہ رہیں ___ لیکن ہر آدمی ایک جانور ہے۔

☆ اپنا جانور ہونا تسلیم کیجئے جس لمحے آپ یہ حقیقت تسلیم کر لیں گے آپ جانور کے درجہ سے بلند

ہو جائیں گے کیونکہ کوئی جانور یہ نہیں جانتا کہ وہ جانور ہے صرف انسان جان سکتا ہے یہ جان لینا ہی اگلے درجہ تک رسائی دیتا ہے جہاں اُس کا انکار کرنے سے آپ نہیں پہنچ سکتے۔

متفرقات

☆ تاویلات: تاویلات اچھی پناہ گاہیں ہیں۔

☆ قبول: قبول کرنا ہی آگے بڑھنا ہے۔

☆ اندر: لوگوں کے اندر کوئی چیز ہے جو انہیں امیر یا غریب بنا رہی ہے۔

☆ تہذیب: ہر تہذیب دوسری تمام تہذیبوں کو ختم کر دینا چاہتی ہے۔

☆ جڑیں: ہر منفی جذبے کی جڑیں انسان کے لاشعور میں پیوست ہیں۔

☆ جبلت: انسان ابھی بھی بہت سی حیوانی جبلتیں اُٹھائے ہوئے ہے۔

☆ اب بھی: ہم بغیر ذہن کے پیدا ہوئے تھے اور اب بھی بغیر دماغ کے ہیں۔

☆ محض: مصنوعی چیز سے آزاد ہونے کے لئے محض ایک فیصلہ درکار ہے۔

تجربہ اور اُس کا بیان

☆ ہر ایک کا تجربہ مختلف ہے کسی کا کوئی مشترکہ اظہار نہیں ہے۔ بدھ کچھ اور کہتا ہے مہاویر کچھ اور کہتا ہے کرشن کچھ اور محمدؐ کچھ اور، ___ عیسیٰ، موسیٰ اور لاؤزے بھی اختلاف رکھتے ہیں مگر طریقے کے معاملے میں نہیں اپنا تجربہ بیان کرنے میں ___ لیکن صرف ایک بات پہ یہ سب متفق ہیں کہ جو کچھ وہ بیان کر رہے ہیں وہ اس کا اظہار کرنے سے قاصر ہیں جو انہوں نے محسوس کیا۔

سِوا

☆ توانائی کو اخراج کی ضرورت ہوتی ہے توانائی جمع ہوتی رہتی ہے اور آخر ایک بوجھ بن جاتی ہے،

آپ کو اسے خارج کرنا ہوتا ہے، محبت بہت کچھ ہو سکتی ہے یہ بہت کچھ ہے لیکن آسان الفاظ ہیں، محبت بہت کچھ ہے محبت کے سِوا۔

محبت کی علامات

☆ محبت ہو جانے کی تین علامتیں ہیں:

☆ مکمل اطمینان: مزید کسی چیز کی ضرورت نہیں ___ خدا کی بھی نہیں، مکمل بے نیازی۔

☆ مستقبل سے بے نیازی: محبت کا موجودہ لمحہ ہی لامتناہی ہے، کوئی اگلا لمحہ نہیں، کوئی مستقبل نہیں، کوئی آنے والا کل نہیں اور محبت صرف لمحہ موجود میں برپا ہو رہی ہے۔

☆ آپ فنا ہو چکے ہیں: اب آپ کا کوئی وجود نہیں اگر اب بھی آپ موجود ہیں تو ابھی آپ نے محبت کے مندر میں قدم نہیں رکھا۔

وسیلہ

☆ ہر شخص دباؤ میں ہے اس لئے قدرتی ملاپ ناممکن ہے اور جب کبھی آپ اس میں مصروف ہوتے ہیں تو آپ کے اندر ایک احساس گناہ کارفرما ہوتا ہے وہ احساس گناہ ایک رکاوٹ بن جاتا ہے اور ایک بہت نادر موقع ضائع ہو جاتا ہے آپ اس کام کو اپنے اندر ___ بہت اندر جھانکنے کا وسیلہ بنا سکتے تھے۔

دروازہ

☆ جب دو جسم ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہو جائیں تو آپ بھول جائیں گے کہ آپ میں ___ حالانکہ آپ موجود ہوں گے، پھر آپ 'میں' کو بھول جائیں گے کوئی 'میں' نہیں ہوگا۔ صرف وجود وجود کے ساتھ مصروف عمل ہوگا، اور دونوں ایک ہو جائیں گے کوئی خیال نہیں ہوگا۔

مستقبل کا تصور معدوم ہو جائے گا اور آپ صرف حال کے لمحہ موجود میں جی رہے ہوں گے، اردگرد سے بے خبر۔ احساس گناہ سے بے نیاز ___ اس کو ارتکاز بنا لیجئے، پھر جنس کی حیثیت تبدیل ہو جائے گی پھر جنس خود بھی ایک دروازہ بن جائے گی۔

بوڑھے

☆ بوڑھوں کے لئے موت کے سوا کوئی مستقبل نہیں ہوتا۔ وہ مستقبل میں نہیں دیکھ سکتے اس سے خوفزدہ رہتے ہیں اس وجہ سے بوڑھے لوگ ہمیشہ ماضی میں گم رہتے ہیں وہ بار بار اپنی یادوں کو دہراتے رہتے ہیں لیکن ہمیشہ ایک ہی غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں وہ اپنی ابتدائی زندگی سے حال کی طرف آتے ہیں جو غلط ہے انہیں حال سے ماضی کی طرف جانا چاہئے۔

پُرامن دنیا

☆ جب تہذیبیں عروج پر آ جاتی ہیں تو وہ لڑ نہیں سکتیں اس لئے ہمیشہ یہی ہوتا ہے کہ زیادہ تہذیب یافتہ قومیں، وحشی قوموں سے شکست کھا جاتی ہیں کیونکہ زیادہ مہذب معاشرہ اپنے باشندوں کی تمام ضروریات کا خیال رکھتا ہے اور جنس بھی ان میں سے ایک ہے لہٰذا جب کوئی معاشرہ حقیقت میں مہذب اور آسودہ ہو جاتا ہے تو ہر ایک کی جنسی خواہشات کی تکمیل ہوتی ہے اور جب یہ خواہشات پوری ہو رہی ہوں تو آپ لڑ نہیں سکتے۔ اگر یہ جنسی خواہشات پوری نہیں ہو رہیں تو آپ بڑی آسانی سے لڑ سکتے ہیں ___ اس لئے اگر آپ ایک پُرامن دنیا دیکھنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے مکمل جنسی آزادی کی ضرورت ہوگی۔ اگر آپ دنیا میں جنگ، بدامنی اور انتشار دیکھنا چاہتے ہیں تو جنس کا انکار کیجئے، اس کو دبایئے اور جنس کے خلاف رجحانات کو فروغ دیجئے۔

زبان

☆ خدا کا تمہاری کسی بھی زبان سے کوئی تعلق نہیں، انگریزی، سنسکرت، ___ پیغمبروں اور اولیائے کرام سے وہ خدائی زبان میں کلام کرتا ہے اور عظیم لوگ آپ کو آپ کی زبان میں سمجھاتے ہیں۔ آدمی کی زبان آدمی سمجھ سکتا ہے لیکن ولی اللہ تمہاری زبان بھی سمجھ سکتا ہے اور دوسری طرف خدا میں پیوست ہونے کی وجہ سے تمہاری زندگیوں میں الوہی رس بھی گھول سکتا ہے اس کا ایک ہاتھ تمہارے ہاتھ میں اور دوسرا خدا کے ہاتھ میں ہے۔

مادی جسم

☆ یہ جسم جو ہمیں دکھائی پڑتا ہے اتنا بھی آسان فہم اور سادہ نہیں ہے جتنا آپ نے اسے سمجھ رکھا ہے اگر آپ سمجھ پائیں گے تو دیکھیں گے کہ ہمارا مادی جسم یا پھر مادی مظاہرات بھی بہت زیادہ لطیف اور نازک ہیں۔

شہوت پرست

☆ شہوانیت پرست لوگ جیون کے محل کے دروازے پر ہی جیون گزار کر چلے جاتے ہیں وہ دروازے کی سیڑھیوں کو ہی گھر سمجھ لیتے ہیں اور محل کے اندر نہیں جا سکتے اس طرح نوے فیصد سے بھی زائد لوگ زندگی کا داخلی نظارہ کئے بغیر زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں ایسے لوگ جیون کے دروازے پر دستک ہی نہیں دے پاتے۔

زمین

☆ انسان نے زمین سے سب کچھ چھین لیا ہے اور اُسے واپس کچھ نہیں دیا، ہم نے زمین سے اُس

کی قدرتی طاقت چھین لی ہے اور اب جو بھی کھادیں زمین کو دی جا رہی ہیں وہ خدا کی دی ہوئی قدرتی طاقت کا نعم البدل نہیں ہیں۔

عظیم تخلیق

☆ اُس عظیم ترین خالق کی تخلیق کا انداز بھی عظیم ترین ہے کیونکہ وہ دُہراتا نہیں وہ آپ جیسا پھر کبھی نہیں بنائے گا اور نہ ہی اُس نے پہلے کبھی بنایا ہے۔ اُس ہستی کے عظیم ترین تجربے کو تم فضول میں نہ کھو دینا جو تمہیں پھر کبھی نصیب نہیں ہوگا۔

امید اور انتظار

☆ زمین پر ایک فائدہ ہے کہ یہاں خواہش فوراً پوری نہیں ہوتی وقت لگتا ہے ___ انتظار کرنا پڑتا ہے اور انتظار میں ہی مزہ ہے۔ اسی لئے تو شاعروں نے کہا ہے کہ جدائی کا ہی تو مزہ ہے۔ اگر محبوب مل گیا تو پھر کیا کرو گے۔ راہ دیکھنے میں جو لطف ہے وہ وصال پر آ کر دم توڑ دیتا ہے۔ منزل کی امید میں ہی سارا لطف ہے منزل کے مل جانے پر تو سب مزہ کھو جاتا ہے۔

باطنی آنکھ

☆ باطنی آنکھ وہ آنکھ ہے جس کے کھلتے ہی سارا جیون بدل جاتا ہے ایک باہر کی آنکھ ہے وہ کھلی بھی رہے تو کام چل جاتا ہے لیکن جیون نہیں بدلتا۔ باہر کی آنکھ بند بھی ہو جائے تو کام نہیں رکتا کیونکہ اندھا بھی کام چلا لیتا اور آنکھ والے بھی کام چلا لیتے ہیں۔ ان آنکھوں سی جب گہری باطنی آنکھ جب کھلتی ہے تو ہم اس شخص کے بارے کہتے ہیں کہ اُس نے پالیا۔

باطن

☆ جیون تمہارے باطن کا پھیلاؤ ہے، جس کا باطن سویا ہے اُس کا ہونا نہ ہونے کے برابر ہے اس کے لئے سب سویا ہے۔ اگر تمہارا باطن سو جائے تو تم جیون کے باطنی انگوں کو دیکھنے سے محروم رہ جاتے ہو باہر کی آنکھ ظاہر کو ہی دیکھ سکتی ہے لیکن باطنی آنکھ ہی باطن تک رسائی حاصل کر سکے گی۔

مرشد صادق

☆ مرشد صادق وہی ہوسکتا ہے ___ جس کے پاس جاننے کے لئے کچھ بھی نہیں بچا۔

☆ مرشد صادق وہی ہوسکتا ہے ___ جس کا فنا اُس کا ہونا بن گیا ہے۔

☆ مرشد صادق وہی ہوسکتا ہے ___ جو ہستی کو خدائی آنکھ سے دیکھنے لگتا ہے۔

☆ مرشد صادق وہی ہوسکتا ہے ___ جس کے لئے خالق کے درمیان حائل تمام پردے ہٹ گئے ہیں۔

دلدل

☆ سب دنیا کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں، پجاری، پنڈت، مُلّا، سب اس دلدل میں سر تک دھنسے ہوئے ہیں لیکن کمال چالاکی سے 'خدا خدا' کا کاروبار بھی چلا رہے ہیں۔

اندھیرا

☆ اندھیرے میں کوئی حرکت نہیں، اندھیرے میں کوئی حیات نہیں، اندھیرے کا کوئی روپ نہیں، اندھیرا جیسا کا تیسا موجود رہتا ہے اندھیرے سے مردہ چیز کوئی اور نہیں، پتھر بھی حرکت کرتے

ہیں پہاڑ بھی سرکتے ہیں، بڑھے ہوتے ہیں پہاڑوں میں بھی جیون کا معجزہ موجود ہے لیکن اس کائنات کی سب سے مردہ چیز اندھیرا ہے۔ اندھیرے سے زیادہ جیون سے خالی چیز اور کوئی بھی نہیں۔ اندھیرا بغیر حرکت کئے ایک ہی جگہ پڑا رہتا ہے کرنیں آ کر اُسے ختم کر دیتی ہیں اور کرنوں کے جاتے ہی اندھیرا پھر گھنا ہو جاتا ہے۔

اندھا عشق

☆عشق ایک واردات ہے اسی لئے لوگ عشق کو اندھا کہتے ہیں لیکن عشق کے بغیر آپ کی ظاہری آنکھیں بے کار ہیں، آپ ایسی آنکھیں دکھ کر بھی کیا کریں گے؟ اندھا عشق بھی روشنی جیسا ہے کیونکہ عشق وہ کچھ دیکھ سکتا ہے جو تمہاری آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں۔

خدا کا عکس

☆جب ایک آدمی ایسے پیار میں گرتا ہے جہاں ننانوے فیصد خواہش اور ایک فیصد پیار ہوتا ہے پھر بھی اُسے محبوب میں کوئی الوہی جلوہ دکھائی دینے لگتا ہے لیکن جہاں عقیدت اور عشق کا جنم ہوتا ہے جہاں ایک فیصد خواہش اور ننانوے فیصد پیار ہوتا ہے وہاں آپ کو محبوب میں خدا کے علاوہ کچھ دکھائی نہیں دیتا اس لئے ہندوستان میں سنتوں اور صوفیوں نے مرشد کامل کو خدا کا عکس کہا ہے۔

خدا کے لئے دلیل

☆خدا کے ہونے یا نہ ہونے کا سوال اس نوعیت کا نہیں کہ آپ لائبریریوں میں جائیں کتابوں میں اُسے تلاش کریں دنیا بھر کا الہیاتی فلسفہ رٹ ڈالیں یا پھر سٹیفن کرنگز کی طرح خلائی دُوربین لگا کر اُسے دیکھنے کی کوشش کریں۔ سب پاگل پن ہے، اگر آپ کا دل مطمئن ہے تو

یہی اُس کے ہونے کی دلیل ہے۔ تمہارا وجود اُس کے ہونے کی دلیل ہے ورنہ تم اپنا کوئی منطق پیش کر سکتے ہو، اگر تم دُکھی ہو تو تم نے اُسے کہیں کھو دیا ہے۔

ولی اللہ

☆خدا تمہاری بشری سطح سے ماوراء اور بلند ہے وہ تمہاری بشری ہستی سے بہت عظیم و بلند ہے وہ کامل سُکھ ہے، جہاں تمہارے دکھ کی کوئی حیثیت نہیں وہ اتنا خالص ہے کہ صرف خالص ہی کی بات اُس تک پہنچتی ہے خدا ہستی کا عروج ہے اور تم ابتداء۔ لیکن ولی اللہ عین وسط میں ہیں وہ آدھے تم جیسے اور آدھے خدا جیسے ہیں۔ ولی اللہ، خدا اور انسان کے سنگم کا نام ہے۔

بُوند اور ساگر

☆بُوند ساگر میں گرتی ہے تو ایک طرف تو بند خفا ہوتی ہے لیکن دوسری طرف ساگر بن جاتی ہے بوند ہونا کھوتی ہے تو تب ہی جا کر کہیں ساگر ہونے کا شرف پاتی ہے جیسے ہی کوئی نفس یا اَنانیت کھوتا ہے بوند کھو جاتی ہے اور ہر طرف خدا کا نور پھیل جاتا ہے، بُوند ساگر ہو جاتی ہے، جُز کھوتا ہے کل ملتا ہے۔

جھوٹ کی پہچان

☆جھوٹ کا پتہ لگا کر ہی عارف سچ کے قریب پہنچتا ہے، جیسے جیسے جھوٹ کی پہچان بڑھتی ہے ویسے ویسے سچ قریب آتا ہے۔ سچ تک پہنچنے کا اور کوئی راستہ نہیں۔ جھوٹ کو اچھی طرح پہچان لینا کہ جھوٹ ہے اس سے سچ کے بھی دروازے کھلتے ہیں۔

تندرستی

☆ جب بیماری ختم ہو جاتی ہے تو جو کچھ باقی بچتا ہے وہ صحت ہے پہلے ہی قدم پر صحت یا تندرستی کو پکڑنے کا کوئی فائدہ نہیں اس لئے اگر تم سچ کو جاننے کے لئے دنیا بھر کی کتابیں پڑھ لو تو تم تندرستی کی کوئی تعریف نہیں پاؤ گے۔ تندرستی کی کوئی تعریف ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ ہم اُس کو لفظوں میں نہیں باندھ سکتے۔

تشخیص

☆ بیماری کی پہلے تشخیص کرنا پڑتی ہے پھر اس کا علاج ہوتا ہے۔ روح کی دنیا میں تشخیص ہی علاج ہے اگر تم نے ٹھیک سے پہچان لیا تم اُسی وقت نجا پا لو گے۔ اس پہچان کے بعد علاج کی ضرورت نہیں۔

روگ نروگ

☆ اپنے آپ تک پہنچنے کا نام تندرستی ہے اور جو بھی اپنے آپ سے بھٹک گیا وہ بیمار ہے، جو خود کو نہ جان سکا وہ بیمار ہے، جو ذات کی منزل تک پہنچ گیا وہ صحت مند ہے، لیکن تندرست ہونا ہو تو سب سے پہلے بیماری پہچاننا پڑتی ہے۔ علاج صحت کا نہیں روک کا ہوتا ہے اور جب روگ نہیں ہوتا، روگ مٹ جاتا ہے تب تم نروگ ہو جاتے ہو، تب تم صحت مند ہو جاتے ہو۔

جیون اور بیماری

☆ بیماری کے لئے ضروری ہے کہ تم زندہ رہو، مرے ہوئے آدمی کو کوئی بیماری نہیں ہوتی، مُردوں کو کوئی بیماری ہوتی ہے نہ کسی بیماری کا کوئی خوف، انہیں طبیبوں کے چکر بھی نہیں لگانے پڑتے

اور علاج کی پریشانی سے بھی نہیں گزرنا پڑتا ان کے لئے ایک مرتبہ ہی مرجانا بڑا ہے اب وہ دوبارہ مر بھی نہیں سکتے۔

☆ بیماری کے لئے ایک ضروری ہے ___ کہ زندگی ہو اور تم تندرست بھی رہے ہو بیماری جیون کے بغیر نہیں ہو سکتی اس کا مطلب ہے کہ بیماری جیون ہی کی ایک شکل ہے، ہم اس لئے بیمار ہیں کہ جیون ہی کہیں اُلجھ گیا ہے جیون ہی کہیں بھٹک گیا ہے بیماری کا مطلب ہے کہ جیون کی دھارا ہی ساگر کی طرف جانے کے بجائے کہیں صحرا کی طرف مڑ گئی ہے۔

مورتی

☆ مورتی کا بھگوان تمہارا ایک کھلونا ہے، ایسے ریڈی میڈ بھگوان کے سامنے جھکنے سے تمہاری خود پرستی کی دیوار نہیں گر سکتی۔

پیاس

☆ جس کو پیاس لگی ہے وہ پانی کے بارے جانکاری بڑھانے کے لئے کتابوں کو نہیں کھولے گا کہ پانی کیا ہے. جس کو پیاس لگی ہے وہ پانی چاہتا ہے. جس کو پیاس لگی ہو وہ ایسا عارف چاہتا ہے جو اُس کی پیاس بجھا دے ایسا آدمی کتابوں میں خدا تلاش نہیں کرتا کامل مُرشد کو کھوجتا ہے جو اُس کی پیاس بجھا دے۔

موت

☆ کوئی مرتا نہیں، انسان روح ہے اور روح لافانی ہے، موت دھوکہ ہے، موت اس لئے ہے کہ تم اس کو موت مانتے ہو، تم نے موت کو مانا ہے اس لئے تم مرتے ہو، اور تم نے نہیں جانا اس لئے تم مرتے ہو۔

توڑنے والا

☆عاشقانِ حق کا دھنوڑ جوڑنے کا ہے۔دل کا کام جوڑنا ہے، عقل توڑتی ہے۔اس لئے پنڈت اور مُلّا توڑتے ہیں سنت اور صوفی جوڑتے ہیں۔دُنیا اگر ٹوٹی ہے تو انہی توڑنے والوں کی وجہ سے، دنیا میں اگر تین سو مذاہب ہیں تو انہیں پنڈتوں اور مُلّاؤں کی وجہ سے۔

خدا کا سُر

☆عقل کو سماج تیار کرتا ہے، دل کو خدا نے ڈھالا ہے دل کی تربیت کا کوئی نظام بھی موجود نہیں اس مقصد کے لئے کوئی یونیورسٹی بھی نہیں۔لوگوں کے دلوں میں محبتیں پیدا کرنے کا آج تک کوئی طریق تلاش نہیں کیا جا سکا اور ہم بہت احسان مند ہیں کہ اس کا کوئی طریقہ تلاش نہیں کیا جا سکا۔تمہاری دھڑکن میں ابھی تک قدرت دھڑکتی ہے اور اس میں خدا کا سُر چلتا ہے۔ تمہاری عقل تو ابھی تک خام ہے اور سماج اس میں زہر بھرتا جارہا ہے۔

نشہ

☆جب تم نشے میں ہوتے ہو اُس وقت تم اندر سے کانپ رہے ہوتے ہو اسی کپکپاہٹ کی وجہ سے باہر بھی تمام چیزیں کانپتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں جب تم نشے میں ہوتے ہو تم اندر سے دو حصوں میں بٹ جاتے ہو کیونکہ ایک چیز تو تمہارے اندر ایسی ہے جو کبھی نشے میں نہیں ہو سکتی، وہ ہے تمہارا شعور، تمہاری روح جو کبھی بھی بے ہوش نہیں ہو سکتے ___ نشہ صرف تمہارے جسم میں جاتا ہے نشہ تمہاری روح میں نہیں جا سکتا ___ جیسے نشہ تمہارے اندر سرایت کرتا ہے تم دو حصوں میں بٹ جاتے ہو۔

خواتین کی بیماریاں

☆خواتین کی پچاس فیصد بیماریاں جھوٹی ہوتی ہیں انہوں نے بچپن سے ہی سیکھا ہوتا ہے کہ جب وہ بیمار ہوتی ہیں تو اُن پر زیادہ توجہ دی جاتی ہے، جب بیوی بیمار ہوتی ہے تو شوہر اپنے کام سے وقت نکال کر اُس کے بستر کے پاس بیٹھ جاتا ہے ایسا کرنا خواہ اُس کی طبیعت کے خلاف ہو مگر اُس کو یہ کرنا پڑتا ہے لہٰذا جب کسی بیوی کو اپنے شوہر کی توجہ درکار ہوتی ہے تو وہ فوراً بیمار پڑ جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ عورت کو عموماً بیماری میں مبتلا ہی دیکھا جاتا ہے ان کو معلوم ہے کہ بیمار ہونے سے گھر پر مکمل کنٹرول حاصل ہو جاتا ہے۔

تنویم

☆جس معاشرہ میں جنس پر پابندی ہوگی وہ معاشرہ جنسیات میں ڈھل جائے گا کوئی ایسا معاشرہ جو جنس کا مخالف ہو ___ جو جنس کو معاشرتی برائی سمجھتا ہو۔اُس کا مزاج جنسیاتی ہو جائے گا کیونکہ وہ اس کی تنویم میں آ جائے گا جس چیز پر وہ تنقید کرتا رہا ہے، اس کی تمام تر توجہ اسی پر مرکوز ہو جائے گی جو معاشرہ پاکیزگی کی جتنی اشاعت کرے گا اُس میں پیدا ہونے والے افراد اتنی ہی گندی ذہنیت اور خواہشات کے اسیر ہوں گے۔

سمادھی

☆کسی کے مرنے کے بعد ہم اُس کے اوپر ایک قبر بنا دیتے ہیں اور اس کو سمادھی کہتے ہیں لیکن یہ سمادھی دوسرے بناتے ہیں، اگر ہم دوسروں کے بنانے سے پہلے اپنی سمادھی خود بنالیں تو یہ وہ کیفیت ہوگی جس کے لئے ہم جدوجہد کر رہے ہیں دوسرے تو ہماری سمادھی تیار کریں گے ہی مگر اس صورت میں ہم اپنے ہاتھوں اپنی سمادھی بنانے کا اختیار کھو دیں گے۔اگر ہم اپنی سمادھی خود تیار کر سکیں تو صرف اس صورت میں ہمارا جسم بے شک مر جائے گا لیکن ہمارے حواس کے

فنا ہونے کا کوئی امکان نہیں ہوگا نہ تو ہم کبھی مرے ہیں اور نہ کبھی مر سکتے ہیں، نہ کبھی کوئی مرا ہے، اور نہ کبھی کوئی مر سکتا ہے اس حقیقت کو جاننے کے لئے بہر حال ہم کو موت کی طرف اترنے والی تمام سیڑھیاں طے کرنا ہوں گی۔

روحانی ضابطہ

☆ دنیا میں بہت سے مصائب بن بلائے بھی موجود ہیں، مزید مشکلات کو آواز دے کر بلانے کی ضرورت نہیں، بہت سارے دکھ پہلے سے دستیاب ہیں، انہی تجربات کا آغاز کرنا چاہئے، پریشانیاں بہر حال بن بلائے آجاتی ہیں اگر ان ابتلاؤں کے درمیان انسان یہ شعور برقرار رکھ سکے کہ وہ اپنی تکلیفوں سے غیر متعلق ہے تب وہ تکلیف ایک روحانی ضابطہ بن جاتی ہے۔

زندگی کے مرکز میں

☆ رات جتنی کالی ہوگی، ستارے اتنے ہی چمکدار ہوں گے گہرے سیاہ بادلوں میں روشنی کی چمک ایک نقرئی لکیر لگتی ہے۔ اسی طرح جب موت ہم کو چاروں طرف سے گھیر لیتی ہے عین اُسی وقت ہمارے اندر، ہمارے مرکز میں، زندگی اپنی پوری آب و تاب سے جلوہ گر ہوتی ہے۔

اس سے پہلے نہیں ___ کبھی نہیں۔

شعوری کیفیات

☆ دھیان اُس تجربے کا نام ہے جو بتدریج رضا کارانہ موت کی طرف ہماری راہنمائی کرتا ہے یہی وہ تجربہ ہے جو ہم کو خود اپنی ذات کے اندر داخل ہو کر جسم کو چھوڑ دینا سکھاتا ہے۔ اگر کوئی تمام زندگی غور و فکر میں غرق رہے گا تو وہ زندگی کے اختتام پر پوری طرح اپنی شعوری کیفیات برقرار رکھ سکے گا۔

نئی دنیا

☆ انسان مرنے کے بعد ایک نئی دنیا میں داخل ہو جاتا ہے ایک ایسی دنیا جس کے بارے، ہم کچھ نہیں جانتے وہ دنیا ہمارے لئے ڈراؤنی اور خوفناک بھی ہو سکتی ہے کیونکہ وہ ہمارے ماضی کے تجربات سے بالکل علیحدہ ہوتی ہے۔

دھیان

☆ دھیان ایک بڑے دریا کی مانند ہے اُس کو ایک سمندر تک پہنچنا ہے اس کا پہنچنا یقینی ہے دھیان آپ کو یقیناً خدا تک پہنچا دے گا چھوٹی چھوٹی نہروں کی طرح دھیان کے کئی درمیانی طریقے بھی ہیں، جن کو دھیان کی نہروں کی شکل میں ڈھالا جا سکتا ہے۔

شام کے بعد

☆ دن بھر کی مشقت کے بعد انسان ایک وحشی میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ان وحشیوں کو شام کے وقت اپنی وحشیانہ جبلت کے مظاہرے کے لئے نائٹ کلبوں میں دیکھتے ہیں جہاں وہ شراب، شور و غل، ناچ گانے اور تھرکتے بدنوں کا خواہشمند ہوتا ہے۔ وہ دوسرے وحشیوں کے درمیان رہنا چاہتا ہے اور یہ نائٹ کلب اُس کے اندر کی پیاس بجھانے میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ اسی لئے تو فاحشائیں بھی اپنے گاہکوں کو صبح کے بجائے شام کو آنے کی دعوت دیتی ہیں۔

صُبح کا وقت

☆ صُبح کا وقت عبادت کے لئے نہایت موزوں ہوتا ہے۔ عبادت گاہوں میں پوجا کے لئے

گھنٹیاں بجائی جاتی ہیں مساجد سے عبادت کے لئے اذانیں سنائی دیتی ہیں کیونکہ صبح کے تازہ دم انسان سے یہ امید ہوتی ہے وہ خدا کی طرف رجوع ہوگا۔ جبکہ شام کو تھکے ہوئے انسان سے یہ امید کم ہوتی ہے۔

پھول اور کانٹے

☆ اگر کوئی کانٹوں سے ڈر جائے تو گلابوں تک اُس کی رسائی کیسے ممکن ہوگی؟ اگر وہ کاوشوں سے بچتا رہے گا تو گلابوں سے بھی محروم رہے گا۔ لیکن جب کوئی کانٹوں کے وجود کو تسلیم کرنے کے باوجود پھولوں تک بلاخوف رسائی حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہے گا تو اس پر انکشاف ہوگا کہ وہ تو پھولوں کی حفاظت کے لئے ہیں اور محض پھولوں کی بیرونی دیوار کی حیثیت رکھتے ہیں، محض حفاظتی دیوار، کانٹوں کے وسط میں پھول جھوم رہا ہے، کانٹے پھول کے دشمن نہیں ہیں پھول کانٹوں کا حصہ ہیں اور کانٹے پھول کا حصہ ہیں دونوں ہی پودے کی حیات بخش قوت سے نمودار ہوئے ہیں۔

زندگی کی پرچھائیں

☆ موت زندگی کا سایہ ہے، زندگی جیسے جیسے آگے بڑھتی جاتی ہے سایہ بھی اُس کے ساتھ بڑھتا جاتا ہے۔ موت دراصل زندگی کی پرچھائیں ہے جو ہمیشہ زندگی کے پیچھے رہتی ہے اور ہم اُس کو کبھی پیچھے مڑ کر دیکھنا بھی گوارہ نہیں رکھتے کہ وہ کیا ہے اس دور میں اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہم دوڑتے دوڑتے تھک کر گر جاتے ہیں۔

موت سے پہلے بے ہوشی

☆ ہم موت سے اس قدر خائف رہتے ہیں کہ جب اس سے سامنا ہوتا ہے تو ہم دانستہ بے ہوش

ہو جاتے ہیں موت سے چند لمحے پہلے ہم پر بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے ہم بے ہوشی کی حالت میں ہی مر جاتے ہیں اور پھر بے ہوشی کی حالت میں ہی دوبارہ پیدا ہوتے ہیں نہ ہم موت کو دیکھ پاتے ہیں نہ ہی دوبارہ اپنی پیدائش کو۔

گاڑیوں کا جنکشن

☆ موت و حیات محض ایسے مقامات کی حیثیت رکھتے ہیں جہاں گاڑیاں تبدیل کی جاتی ہیں جہاں پرانی گاڑیاں چھوڑ دی جاتی ہیں جہاں تھکے ہوئے گھوڑے چھوڑ کر تازہ دم گھوڑے لئے جاتے ہیں جب حیات و ممات کی تمام کارروائی بے ہوشی کی حالت میں وقوع پذیر ہوتی ہو تو کوئی زندگی کو ہوش مندی سے کیسے گزار سکتا ہے۔ اُس کا ہر عمل نیم بے ہوشی یا نیم خوابیدہ حالت میں ہوگا۔

تقسیم در تقسیم

☆ تمام نوع انسانی مالیخولیا میں مبتلا ہے۔ انسان کا دماغ چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم ہو گیا ہے اور اس کیفیت کی وجہ ہماری یہ سوچ ہے کہ ہم نے زندگی کی منضبط اکائی کو ٹکڑوں میں تقسیم شدہ تسلیم کر لیا ہے اور ہر ٹکڑے کو ایک دوسرے کے سامنے لا کھڑا کیا ہے۔ انسان وہی ہے مگر ہم نے اُس کو اندر سے تقسیم کر دیا ہے اور حاصل تقسیم کی ہر اکائی کو ایک دوسرے سے متصادم فرض کر لیا ہے اور یہ عمل ہر شعبہ زندگی میں جاری و ساری ہے۔

اشتراکِ عمل

☆ ہم اپنی دونوں ٹانگوں کے اشتراکِ عمل سے ہی چل سکتے ہیں ایک ٹانگ کبھی اکیلی نہیں چل سکتی حالانکہ آگے بڑھنے کے لئے صرف ایک ہی ٹانگ آگے کی طرف حرکت کرتی ہے، چلتے وقت

آپ ایک وقت پر صرف ایک ہی ٹانگ اٹھاتے ہیں جس سے یہ غلط تاثر لینا تو ممکن ہوتا ہے کہ آپ ایک ٹانگ پر چل رہے ہیں مگر حقیقت یہ نہیں ہے اس بات کو فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ پیچھے رہ جانے والی ٹانگ بھی اتنی ہی مددگار معاون ہے جتنی آگے کی طرف بڑھتی ہوئی ٹانگ۔

بے چینی

☆ جو شخص اپنی پریشانیوں سے سمجھوتہ کرلیا ہے اُس کا ذہن سکون میں آجاتا ہے، جب ذہن ہی پُرسکون ہو جائے تو پریشانیاں کہاں رہ سکتی ہیں؟ بے چینی کا جواز اُس سے منہ موڑنے میں پوشیدہ ہے یہاں تک کہ خود بے چینی سے منہ موڑنا بھی بے چینی کا سبب ہوتا ہے جو کوئی کہتا ہے کہ میں بے چینی کو تسلیم نہیں کرتا وہ بے چینی میں مبتلا رہے گا کیونکہ بے چینی کو تسلیم کرنے میں ہی بے چینی کی جڑیں ہیں۔

مرجانا

☆ اگر کبھی سائنسدانوں نے ایسا کوئی طریقہ دریافت کرلیا کہ انسان ہمیشہ زندہ رہے ___ اور ایسی دریافت ناممکن نہیں ہے، مگر یاد رکھئے اُس وقت لوگ ایسے گُرو کو تلاش کریں گے جو انہیں فوراً مرجانے کا طریقہ بتا سکے، جس طرح آج کے دَور میں لوگ ایسے گُرو کی تلاش میں رہتے ہیں جو انہیں دوبارہ جوان بننے کا راز بتا سکے پھر سائنسدان بھی اُن کی مدد نہیں کرسکیں گے کیونکہ لوگ حکومت کو دھوکہ دینے کے لئے مرجانا پسند کریں گے۔

خدا کے مُعبد

☆ خدا کے مُعبد پر لفظ موت کُھدا ہوا ہے لیکن اُس کے اندر حیات پوری طرح موجزن ہے۔ موت کی تختی لگی دیکھ کر لوگ واپس چلے جاتے ہیں، اندر کوئی نہیں جاتا۔ یہ ایک اچھا طرزِ عمل ہے، بہت مؤثر طریقہ ہے ورنہ اندر اتنی بھیڑ ہو جاتی کہ وہاں جینا محال ہو جاتا اس لئے 'زندگی' کے مُعبد پر موت کی تختی لٹکا دی گئی ہے جو اُسے دیکھ کر سہم جاتے وہ وہاں سے بھاگ لیتے ہیں۔

خیالات کا تعاقب

☆ ہم خیالات کی پرورش کرتے ہیں اور ماضی کے خیالات بھی پالتے رہتے ہیں اُن کو ہر وقت اپنے ساتھ رکھنا چاہتے ہیں اور پھر ایک روز اچانک یہ چاہتے ہیں کہ وہ ہمارا پیچھا چھوڑ دیں۔ آپ ایک دن میں اُن سے نجات نہیں پا سکتے، اُن کو تقویت پہنچانے سے باز آنا پڑے گا۔ ان کا تعاقب چھوڑنا پڑے گا۔

چیخ و پکار

☆ اگر آپ نے پیار کی آمد پر دروازہ بند رکھا تو پھر آپ کتنا ہی مندروں میں سر پھٹکیں، مسجدوں میں چیخ و پکار کریں، گرجا گھروں میں گیت گائیں، آپ کے سب گیت چیخ و پکار کے سوا کچھ نہ ہوں گے، ایسی چیخ و پکار کہیں بھی سنی نہ جا سکے گی، کیونکہ تمہاری سب چیخ و پکار تمہارے سر سے آئے گی وہ تمہارے دل سے نہیں آسکتی، دل تو بند ہی پڑا رہا وہ بیج تو ٹوٹا ہی نہیں وہ تو تمہاری باطنی مٹی میں داخل ہی نہیں ہو سکا۔

مٹنا

☆ آپ دوسرے کو غلام بنانا چاہتے ہیں جبکہ پیار خود غلام بننا چاہتا ہے، پیار بننا نہیں پیار تو مٹنا ہے، پیار تو بلاوا ہے مٹنے کا بلاوا اور جب تم مٹنے کو تیار ہوتے ہو دوسرا بھی مٹنے کا خوف چھوڑ دیتا ہے اور جب تم دوسرے پر قبضہ کرنا چاہتے ہو تو دوسرا بھی تم پر قبضہ کرنے کی سوچتا ہے۔

ڈوبنا

☆جب تم سماج میں کسی عورت یا مرد کے پیار میں ڈوب کر نہ مٹ سکے تو اُس بے کراں ___ اور حدود فراموش سمندر میں کیسے ڈوب پاؤ گے۔

عشق حقیقی

☆عشق مجازی کا مطلب ہے ڈوبنا، مٹنا، پگھلنا، اپنے کو کھونا ___ اور جب یہ کھونا کسی ایک شخص کے ساتھ نہیں بلکہ خدا کے ساتھ ہو جائے تو پھر عشق حقیقی رنگ میں رنگ جاتا ہے خدا جز و نہیں ہے خدا تو ہستی کی ہستی ہے، سب کا نام خدا ہے۔

میک اپ روم

☆یہ دنیا بناؤ سنگھار کا ایک کمرہ ہے جہاں ہم خدا کے لئے تیار ہوتے ہیں، یہ دنیا خدا کے لئے نہیں ہے اُس کے لئے تیاری کے لئے ہے۔ اس دنیا کے سارے تعلق، رشتے، پیوند ___ اُس عظیم تعلق کے عارضی اور غیر مکمل عکس ہیں۔

دنیا اور خدا

☆یہ دنیا اگر خدا کی راہ میں حائل ہو تو کیسے بچ سکتی ہے؟ اُس کے ہونے کا کوئی جواز ہی نہیں رہتا ___ دنیا سے الگ ہونے سے خدا نہیں ملتا۔ البتہ دنیا سے ماوراء اور بلند تر ہونے سے خدا مل سکتا ہے۔

بے ہوشی

☆آدمی اگر اپنی داخلی حالت کو نہ بدلے تو خارج میں خدا کو کہیں نہیں پا سکتا۔ اپنے باطن کو بدلے بغیر تم جو کچھ بھی پاؤ گے وہی سنار ہو گا وہی غیر از خدا ہو گا جو کچھ تم دیکھو گے وہ تمہاری ہی آنکھیں دیکھیں گی ___ اصل سوال خدا کو کھوجنے کا نہیں اصل سوال باطن کی بے ہوشی کو توڑنے کا ہے۔

زبان کی بُھول

☆بجھے ہوئے دِیے کو بھی ہم دِیا ہی کہتے ہیں۔ بجھے ہوئے، روشنی سے محروم علم کو بھی ہم علم ہی کہتے ہیں، ایک صوفی کا دِیا ہے ایک پنڈت کا علم ہے جو ایک بجھے ہوئے دِیے کی طرح ہے لیکن دونوں کو ہم دِیا کہتے ہیں بجھے ہوئے دِیے کو دِیا نہیں کہنا چاہئے، اُسے دِیا کہنا زبان کی بُھول ہے ادھار علم کو بھی علم نہیں کہنا چاہئے، وہ بھی زبان کی بُھول ہے۔

گُرو

☆گُرو آپ کو علم نہیں دیتا آپ سے آپ کا علم چھین لیتا ہے گُرو آپ کو بھرتا نہیں خالی کرتا ہے، تمہیں خالص کرتا ہے تا کہ تمہارے اندر خدا جیسی پاک ہستی کی گنجائش پیدا ہو سکے۔

تخیل کی پیداوار

☆ہماری زبان بعض اوقات مغالطے پیدا کر دیتی ہے کیونکہ جب ہم کہتے ہیں 'خدا کو پانا'، یا 'خدا کو حاصل کرنا'۔ یہ ایسا تاثر دیتے ہیں جیسے کوئی خدا کو آمنے سامنے دیکھ سکتا ہے، اس قسم کے الفاظ بہت گمراہ کن ہیں، اُن کو سن کر یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ ___ کوئی خدا کے ساتھ بالمشافہ

ملاقات کر سکتا ہے اس سے بغل گیر ہو سکتا ہے۔ یہ سب فضول ہے اگر اس قسم کا خدا آپ کے سامنے آئے تو ہوشیار رہنا، ایسا خدا صرف آپ کے تخیل کی پیداوار ہوگا، وہ تنویم کا نتیجہ ہوگا۔

توہمات

☆ توہمات میں مبتلا رہنا بھی لطف اندوزی کا باعث ہوتا ہے اور اُس کی مخالفت بھی ___ توہمات میں مبتلا رہنا ان معنوں میں پُر لطف ہوتا ہے کہ ان سے ہمارا ذہن سوچنے سمجھنے کی طرف سے بے نیاز ہو جاتا ہے ___ بس ہم وہی سب مانتے ہیں جو دوسرے مانتے ہیں ہم اس کی وجہ تسمیہ تک جاننا نہیں چاہتے نہ اس کی غرض و غایت ___ پیچیدگی میں کیوں جائیں بس جدھر بھیڑ جا رہی ہے ادھر ہی چلے جانا ہے تو ہمات میں مبتلا رہنا بہت آسان ہوتا ہے۔

پریشان کن حالات

☆ ہم جتنا انسانی نفسیات کا کھوج لگائیں گے اتنا ہی واضح ہوتا جائے گا کہ ہر بیماری انسانی کے کسی پوشیدہ حصے میں ہوتی ہے اور جب تک بیماری وہاں موجود رہے گی تب تک جعلی طریقے بھی جاری رہیں گے ___ اگر انسان کے دماغ سے بیماری دور ہو جائے اگر انسان کا شعور بیدار ہو جائے اگر وہ فرق جاننے کا اہل ہو جائے تو وہ پریشان کن حالات میں نہ گھرا رہے۔

مال کار

☆ تحریریں بھی ضائع ہو جاتی ہیں، کوئی تحریر ہمیشہ باقی نہیں رہتی بیشک یہ دیگر اشیاء کی نسبت زیادہ عرصہ زندہ رہ جاتی ہیں ___ لیکن کسے معلوم کہ اب تک کتنی تحریریں گم ہو چکی ہیں اور کتنی روزانہ گم ہو رہی ہیں؟ سب کچھ ختم ہو جائے گا۔ اصل میں لہروں کی اس دنیا میں خواہ کوئی لہر کتنی ہی دیر باقی رہے ___ لیکن مال کار فنا ہو جانا ہی اُس کا مقدر ہے، لہر ہونا ہی اس بات کی

علامت ہے کہ عدم اُس کی منزل ہے ___ تاخیر سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

سخت گیری

☆ ہم خوف میں مبتلا لوگ ہیں، پہلے ہر ممکنہ خطرے کا سدِ باب کر لینا چاہتے ہیں، ہم خود کو جتنا محفوظ کرتے ہیں ہمارے گرد برف کی اتنی ہی سخت دیوار بلند ہوتی چلی جاتی ہے اور ہمارے پورے وجود کو سکیڑ کر رکھ دیتی ہے ہم چونکہ ملامت سے محروم ہو کر انتہائی سخت ہو گئے ہیں تو آفاقیت سے بھی ہمارا تعلق ختم ہو گیا ہے۔ اس طرح عدم تعلق کا سبب ہماری سخت گیری ہے۔

حالات

☆ ایک ناآسودہ ذہن اپنے غصے کا اظہار چاہتا ہے لیکن جب اُس کے پاس سے ناآسودگی رخصت ہو جائے تو وہ اپنے غصے کا اظہار کس پر کرے گا؟ اس صورت میں وہ اپنے مزاج کی کڑواہٹ اُسی نامعلوم کی طرف منعطف کرے گا اور کہے گا ___ یہ سب الا بلا اُس کے سبب سے ہے، خدا ہی اس کا ذمہ دار ہے۔ یا تو وہ موجود نہیں یا پھر وہ انصاف سے کام نہیں لے رہا۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ___ ہماری مذہبیت، ہماری لامذہبیت ہمارے عقائد کا انحصار ہمارے حالات اور آسائشات کے تابع ہیں۔

چراغ اور ٹارچ

☆ چراغ کا اپنا کوئی ہدف نہیں ہوتا وہ بلا ہدف روشن ہوتا ہے اور اس کی روشنی چاروں طرف پھیل جاتی ہے اس کو کسی ایک یا دوسری جانب روشنی پھیلانے سے کوئی دلچسپی نہیں اُس کے دائرے میں جو کچھ بھی آ جائے وہ اس کی روشنی سے منور ہو جاتا ہے مگر ٹارچ کی روشنی اپنے ہدف کی پابند ہوتی ہے اور اُس کو ہم کسی ایک جانب رکھ سکتے ہیں۔

پنڈولم

☆ہمارے ذہن کا پنڈولم ہمیشہ مخالف سمت میں حرکت کرتا رہتا ہے جیسے ہی وہ دائیں جانب کی انتہا تک پہنچتا ہے ویسے ہی وہ بائیں جانب کا رُخ کر لیتا ہے ابھی وہ بمشکل بائیں جانب کی انتہا تک پہنچ پاتا ہے کہ فوراً دائیں جانب مڑ جاتا ہے ___ جب آپ کسی کلاک کا پنڈولم دائیں طرف جاتا ہوا دیکھ لیں تو سمجھ لیں کہ وہ بائیں جانب جانے کے لئے قوت جمع کر رہا ہے وہ بائیں جانب بھی اتنا ہی جائے گا جتنا کہ وہ دائیں جانب ہو کر آیا ہے۔ زندگی میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک گنگاہگار نیک بن جاتا ہے اور کوئی نیک انسان گناہوں کی زندگی اختیار کر لیتا ہے۔

مادی جسم

☆اکثر مسرتیں مادی جسم کے بغیر ہی قابل حصول ہیں مثلاً ایک مفکر کی روح جسم کی علت کے بغیر غور و فکر کرنے میں خوشی محسوس کرے گی کیونکہ غور و فکر کا تعلق مادی جسم سے جڑا ہوا نہیں ہے اس لئے اگر ایک مفکر کی روح بھٹکتی ہے تو اُس کو جسم حاصل کرنے کی کوئی عجلت نہیں ہوتی اور یہ حالت اُس کے غور و فکر کرتے رہنے میں حائل نہیں ہوتی۔

بیماریاں

☆ہماری بیشتر بیماریاں مصنوعی ہیں، کم و بیش پچاس فیصد ابتلائیں جھوٹی ہوتی ہیں دنیا میں بیماریوں میں اضافہ نہیں ہوا ان کے بڑھنے کا سبب انسان کا روزمرہ بڑھتا ہوا علم ہے ___ اگرچہ بڑھتا ہوا علم اور معاشی حالات بیماریوں میں کمی کا باعث ہونا چاہئیں لیکن ایسا نہیں ہوا کیونکہ انسان میں جھوٹ بولنے کی خرابی میں بھی روز افزوں ترقی ہوتی ہے وہ صرف دوسروں سے ہی نہیں خود اپنے آپ سے بھی جھوٹ بولتا ہے اس بنا پر وہ اپنے لئے نئی بیماریاں خود تخلیق کرتا ہے۔

بھکاری

☆ کچھ لوگ چاہتوں کے پیچھے پاگلوں کی طرح دوڑتے رہتے ہیں، وہ سدا خواہشوں کے غلام بنے رہتے ہیں، ایسے لوگ بھکاری ہی بنے رہتے ہیں کبھی بادشاہ نہیں بن پاتے، ان لوگوں کے جیون میں دینے کا موقع ہی نہیں آتا کیونکہ انہیں مانگنے سے ہی فرصت نہیں ہے دان کا تو سوال ہی نہیں اٹھتا کیونکہ انہیں سارا جیون بھوکا رہنا ہے ان کا برتن سارا جیون خالی رہتا ہے۔

عقلیت پرست

☆جو لوگ فکر و فلسفہ کے راستے مذہب میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے مذہب کا دروازہ بند ہے مذہب کی دنیا میں فکر و فلسفہ اور عقلیت پرستی کا کوئی سوال ہی نہیں ہے یہاں تو ایجان و وجدان کی ضرورت ہوتی ہے، یہ مُلّاؤں کا کام ہے یہاں عقلیت پرستوں کے شعبدے نہیں چل سکتے۔ عقلیت پرست تو مذہب کی دنیا سے باہر ہی رہ جاتے ہیں ان کی عقل پرستی ہی اُن کا مذہب بن جاتی ہے۔

فنا اور بقاء

☆ساگر میں ندی بھی کھو جاتی ہے، فنا ہو جاتی ہے، کھونا تو اُسے ہر صورت میں پڑتا ہے کیونکہ یہ کھونا ناگزیر ہے۔ لیکن ندی کے لئے ساگر میں فنا ہونے کا مزا عظیم و بلند واردات ہے، اس کا مزا ہی کچھ اور ہے اس کھونے میں نیتی کا سکوت اور سکون ہے اور ہستی کی ہستی ہونے کا شرف عظیم ہے۔ یہ کھونا کیف اور انبساط کا باعث ہے جس میں کوئی درد اور تکلیف نہیں کیونکہ ساگر میں فنا ہو جانے سے ندی جُز سے کُل ہو جاتی ہے، یہ فنا نہیں بقاء ہے۔

امکانات

☆انسان بیج کو درخت بھی بنا سکتا ہے یہی خدا میں فنا ہونا ہے تم بیج کو دنیا میں بھی فنا کر سکتے ہو یہ بیج کا مایا میں فنا ہونا ہے انسان میں یہ دونوں امکانات موجود ہیں مایا تمہارا ہی بھٹکاؤ ہے اور خدا تمہارا ہی درست راستے پر آ جانا ہے۔

علم مطلق

☆علم مطلق آگ کی مانند ہے، جیسے اگر ہم سونے کو آگ میں ڈال دیں تو کثافتیں دور ہو جاتی ہیں اور سونا نکھر کر سامنے آ جاتا ہے وہ خالص ہو جاتا ہے ایسے ہی خدا کا علم ہے۔
ذاتی علم بھی آگ ہی ہے جو بھی اس آگ میں اپنے من کو ڈال دے گا من خالص ہو جائے گا۔

ریڈی میڈ سچ

☆سچ اپنا ہی ہو سکتا ہے ادھار نہیں۔ کسی اور سے ریڈی میڈ سچ لے لینے کا کوئی طریقہ نہیں ہے کوئی راستہ نہیں ہے سچ کو نہ چُرایا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس کو بازار سے خریدا جا سکتا ہے اور اسے کسی سے بھیک میں بھی نہیں لیا جا سکتا، حقیقت کو ایک ساتھ، یک مشت ہی پانا ہوتا ہے، جو سچ اس طرح مل جائے وہی تمہارے جیون کو بدل سکے گا۔

جہنم

☆گناہ تمہارے باطنی آئینے کو دھندلا دیتا ہے اور اگر تم ہمیشہ سے جسم پرست، لالچی اور تنگ نظر رہے ہو تو تمہارا من لہر ہی بنا رہے گا اُسے ساگر کا سکون کبھی نصیب نہیں ہوگا، اور یہی تمہارا جہنم

ہے، تمہارے اندر ایک طوفان اٹھا رہے گا، یہی تمہارا جہنم ہے۔

وچار کے چھید

☆ہر وچار تمہارے شعور کی بالٹی میں ایک چھید ہے جس سے تمہاری حیات کا رس ضائع ہو رہا ہے جیسے ہی تم نِروچار ہوتے ہو حیات کا رس بہنا بند ہو جاتا ہے اُس وقت تمہاری حیات کا رس تمہارے اندر ہی گرنے لگتا ہے، تم ساگر ہو، تمہارے اندر روحِ عظیم پھونک دی گئی ہے، تم تخلیق کا عروج ہو ___ لیکن تمہارے اندر موجود وچار کے چھید تمہیں خالی کر رہے ہیں۔

ایمان

☆ایک خدا کو مانتا ہے اور ایک خدا کو نہیں مانتا۔ اتنا بڑا فرق اور جیون میں کوئی انقلاب نہیں آتا، کہیں کردار میں کوئی نئی خوشبو نہیں کھلتی۔ دوکانداری میں ماننے والا اتنا ہی بے ایمان جتنا کہ نہ ماننے والا، بولنے میں بھی وہ اتنا ہی جھوٹا ہے جتنا نہ دوسرا۔ نہ اُس کا بھروسہ کیا جا سکتا ہے نہ اُس کا ___ کیا ایمان سے جیون میں کوئی تبدیلی نہیں آتی ؟؟ تو ___ ایسا ایمان بے ایمانی ہے، ایسا ایمان بھی من کی کھجلی کی پیداوار ہو گیا، ایسا ایمان ناپختہ ہے، ایسے ایمان کو چھوڑ دینا چاہئے۔

وجہ

☆عقیدت کا مطلب 'بے غرض محبت' ___ جہاں خواہش ہوتی ہے وہاں اس خواہش کی کوئی نہ کوئی وجہ بھی ہوتی ہے اور اسی 'وجہ' سے ہی ہم محبت کرتے ہیں۔

اجنبی

☆ بنیادی طور پر ہم اجنبی ہیں، ایک دوسرے کے متعلق جو کچھ جانتے ہیں وہ اضافی ہوتا ہے ___ نام، پتہ، چہرہ، خوبصورتی ___ حالانکہ یہ سب بدل جانے والی چیزیں ہیں ___ تمہارے محبوب کی آنکھیں بہت خوبصورت ہیں لیکن مستقبل میں نابینائی کا امکان بھی ہے۔

کیفیت

☆ کیفیت کا رُخ خارج کی طرف ہوتا ہے یا کسی شخص کی اپنی ہستی کی طرف، جب کوئی معروض نہیں ہوتا تو توانائی موضوع کی طرف رُخ کرنے پر مجبور ہوتی ہے کیونکہ توانائی محرک کے بغیر نہیں رہ سکتی۔

فوجی

☆ انسان افلاس سے مر رہے ہیں اور دنیا کی کُل آمدنی کا ستر فیصد فوج پر خرچ کر دیا جاتا ہے۔ انسانیت باقی تیس فیصد پر گزارا کرتی ہے اور فطری طور پر فوج ہر وہ چیز حاصل کر لیتی ہے جو خوبصورت ہوتی ہے اس لئے کہ انہوں نے اپنی زندگیاں جو فروخت کر دی ہیں وہ موت کو گلے لگانے پر آمادہ ہیں یا تو مر جائیں گے یا مار دیں گے۔

گھر کا مالک

☆ تمہارا جسم بچپن سے جوانی، جوانی سے بڑھاپے اور بڑھاپے سے موت تک پروان چڑھتا ہے ___ یہ تبدیلیاں صرف جسم میں رونما ہوتی ہیں یہ گھر کے فرنیچر کی تبدیلی کے مماثل ہیں ___ لیکن آدمی جو گھر کا ساری ہے، گھر کا مالک ہے، وہ ان ساری تبدیلیوں سے

متاثر نہیں ہوتا۔

امتیازات

☆ جونہی تم زیادہ خاموش ہوتے ہو، جونہی تمہاری آنکھیں زیادہ صاف ہوتی ہیں تمہارے اطراف پھیلی ہوئی دھند غائب ہوتی ہے، مذاہب، قومیں، کالے اور گورے کے امتیازات، عورتوں اور مردوں کے درمیان فرق ___ سب کے سب معدوم ہو جاتے ہیں۔

زہر

☆ میں کسی بھی چیز کے خلاف نہیں ہوں، ہر چیز درست انداز میں استعمال ہو سکتی ہے اور ہر چیز کو غلط انداز میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ زہر دوا ہو سکتا ہے، اور دوا زہر ___ یہ سب اضافی ہے۔

نیا ظہور

☆ مشرقی صوفی اس حقیقت کا ادراک کر چکے ہیں کہ پوری کائنات ایک ثانئے میں فنا ہو سکتی ہے۔ پھر ہر طرف تاریکی ہی تاریکی ہوگی، ہر شے سو جائے گی، پھر دوبارہ سحر ہوگی، سیارے جنم لیں گے ستارے پیدا ہوں گے ___ ایک نیا تخلیقی دائرہ وجود میں آئے گا۔

نوجوان سورج

☆ ہر شے جو پیدا ہوتی ہے ایک روز مر جائے گی زمینیں پیدا ہوتی ہیں اور پھر فنا ہو جاتی ہیں ہماری زمین کو وجود میں آئے چار کروڑ سال ہو چکے ہیں لیکن یہ کوئی طویل عمر نہیں ابھی تو زمین اپنے بچپنے میں ہے، سورج کی عمر دس کروڑ سال ہے اور ہمارا سورج بھی بوڑھا نہیں۔ یہ تو کائنات

کے نوجوانوں میں شمار ہوتا ہے۔

تنصیف

☆ زندگی کوئی دشوار مسئلہ نہیں ہے یہ تو اُس وقت مسئلہ بنتی ہے جب تمہاری زندگی ایک راستے پر چلنا چاہتی ہے اور ذہن تمہیں دوسرے راستے پر گھسیٹتا ہے اور تم کشمکش میں مبتلا ہو جاتے ہو، تمہاری تصنیف ہو جاتی ہے تم کسی ایک ہی سمت میں نہیں جا سکتے، کیونکہ تمہارا نصف دوسری سمت میں جانے کی کوشش کر رہا ہے۔

نئی زندگی

☆ جیسی زندگی ہم بسر کر رہے ہیں یہ زندگی کی گھٹیا ترین شکل ہے سچ تو یہ ہے کہ اس کو زندگی کہنا بھی درست نہیں۔ یہ تو محض پیدائش ہے یہ تو محض ایک امکان ہے تم اس گھٹیا ترین زندگی کی حدوں سے ماوراء ایک ایک زندگی خلق کر سکتے ہو___ زندگی کو تخلیق کرنا ہی ہوگا۔

سرشاری

☆ خوشی عارضی ہوتی ہے، خوشی سے قبل اور بعد اداسی ہوتی ہے سرشاری ایسی کیفیت ہے جس کا کوئی متضاد نہیں، عدم سرشاری نام کی کوئی کیفیت وجود نہیں رکھتی صرف سرشاری وجود رکھتی ہے، اور اس کا انحصار گیانی کے باطن کے علاوہ خارج میں کسی شے یا شخص پر نہیں ہوتا، سرشاری کا چشمہ اُس کی اپنی ہستی ہوتی ہے۔

ظاہر و باطن

☆ جو کچھ تمہارے اندر ہے وہی تمہارے خارج میں ہوتا ہے، گیان ہر شے کو تم میں لے آتا ہے، یہ

تمہیں طول و عرض میں لامنتہا تک وسعت عطا کرتا ہے۔

محبت کا ہونا

☆ محبت کا مطلب ہے ہونے کی آسانی، یہ محبوب کے وسیلے سے بھی ہو سکتی ہے گرو کے توسط سے بھی، اور کسی دوست کے ذریعے بھی، یا یہ بلا واسطہ اور بے ساختہ بھی ہو سکتی ہے___ طلوع و غروب آفتاب سے۔

دو لوگ

☆ لوگوں کی صرف دو ہی قسمیں ہیں___ وہ جن کے پاس مضبوط دلائل ہیں، منطق ہے، ان کے قلوب غیر ارتقاء یافتہ ہیں۔ دوسرے وہ لوگ ہیں جن کے دل پھولوں کی مانند شگفتہ ہیں اور اب عقل اور عقلیت اُن کے خادموں کی طرح کام کرتی ہے۔

دو حصے

☆ معاشرے نے تمہیں دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے جھوٹے حصے کا ہر طرح سے احترام کیا جاتا ہے کیونکہ اُسے معاشرے نے تخلیق کیا ہے حقیقی حصے کا کوئی احترام نہیں کیا جاتا کیونکہ حقیقی حصہ فطرت وضع کرتی ہے جو کسی بھی معاشرے، تہذیب اور کلچر کی گرفت سے آزاد ہے۔

جھوٹ

☆ جھوٹ خارج سے آتا ہے، جب وہ سب کچھ جو جھوٹ ہے نکال باہر کر دیا جاتا ہے اور تم ہستی

کے سامنے عریاں ہو جاتے ہو تو سچ تمہارے اندر نشوونما شروع کر دیتا ہے۔

ہنوز

☆ مردوں اور عورتوں کو کرۂ ارض پر اکٹھے جینا ہے لیکن ہنوز انہوں نے اکٹھے ہونا نہیں سیکھا اور ہنوز اپنی انفرادیت کو قربان کرنا نہیں جانا ___ ایسا یکجا ہونا کہ گویا ایک ہوں اور یہ یکتائی دنیاوی معاملات سے آلودہ بھی نہ ہو۔

تنہائی

☆ اگر تم کسی شخص کا اس انداز سے بائیکاٹ کر دو کہ وہ انسانوں کے سمندر میں ایک جزیرہ سا بن کر رہ جائے، علیحدہ، تنہا ہر شخص سے لاتعلق ___ ہر شخص اُسے پاگل سمجھتا ہو، تو فطری طور پر اس کے زندہ رہنے کی امنگ دم توڑ جائے گی، وہ تنہا ہو کر مر جائے گا۔

ڈھلنا

☆ خواہش کی فطرت کا تقاضا ہے کہ وہ تنگ سے تنگ ہوتی جاتی ہے حرص میں ڈھل جاتی ہے۔

پیاس

☆ سوال یہ نہیں کہ آیا پیاس کافی ہے یا نہیں۔ سوال تو یہ ہے کہ آیا پیاس ہے بھی یا نہیں ___ اس کی وجہ یہ ہے کہ پیاس جھوٹی بھی ہو سکتی ہے ___ اور تم کو کیا معلوم کہ جھوٹی پیاس کیا ہے؟ تمہیں پیاس نہیں لگ رہی ہوتی کہ اچانک تمہاری نظر کوکا کولا کی بوتل پر پڑتی ہے انتہائی انوکھے انداز سے تمہیں پیاس محسوس ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

ہستی

☆ فخر و وقار یہ احساس ہے کہ ہستی تمہیں چاہتی ہے، ہستی نے تمہیں تخلیق کیا ہے کہ ہستی کو تمہاری ضرورت ہے، ہستی تمہیں خوش آمدید کہتی ہے ___ تم غیر مطلوب بچے نہیں ہو، یتیم نہیں ہو، ہستی لمحہ لمحہ تمہاری پرورش کر رہی ہے تمہیں زندگی، روشنی اور ہر ضروری شے عطا کر رہی ہے۔

عاجزی

☆ اَنا کا درست متضاد بھی اَنا ہی ہے، پردوں کے پیچھے چھپی اَنا، یہ کبھی کبھی عاجز انسان میں بھی چھلکتی ہے وہ سوچتا ہے کہ وہ سب سے زیادہ عاجز ہے، یہی اَنا ہوتی ہے، عاجزی ایسی کسی زبان سے واقف نہیں ہوتی۔

کلید

☆ بھگوان نے تمہیں کلیدوں کے بغیر دنیا میں نہیں بھیجا، تاہم تمہیں ان کلیدوں کو استعمال کرنا ہوگا تمہیں ان کو تالے میں ڈالنا اور گھمانا ہوگا۔

محبت کا عمل

☆ محبت کرتے وقت خوشبوئیں سلگاؤ، گیت گاؤ، رقص کرو، تمہاری خواب گاہ کو ایک معبد ہونا چاہئے، ایک پوتر استھان، محبت کے عمل میں جلدی مت کرو، اس میں گہرا جاؤ، جتنا ممکن ہو آہستگی سے اور وقار سے اس عمل کو انجام دو۔

سائنسدان

☆ سائنس دان سے ہمدرد انسان ہونے کی توقع نہیں کی جا سکتی، درحقیقت سائنس دان فطرت سے زیادہ متشدد بن جاتا ہے۔ تمام سائنسی ترقی فطرت سے تشدد ہے۔ سائنس دان وہ تخریب کار ہوتا ہے جو سب سے پہلے اپنے وسعت پذیر شعور کے لئے تباہ کن ہوتا ہے یہ اپنے شعور کو وسعت دینے کے بجائے محدود کر دیتا ہے۔

خوشی

☆ درختوں کو دیکھو، پرندوں کو دیکھو، بادلوں کو دیکھو، ستاروں کو دیکھو ___ اگر تمہاری آنکھیں ہیں تو تم دیکھ سکو گے کہ ساری ہستی خوش ہے، ہر شے خوش ہے ___ وہ وزیراعظم یا صدر بننے والے نہیں، وہ دولت مند بننے والے بھی نہیں ___ پھولوں کو دیکھو ___ بلاوجہ، بے سبب، پھول اتنے خوش ہوتے ہیں کہ یقین نہیں آتا۔

☆ ساری کائنات اُس مادے سے بنی ہے جسے خوشی کہتے ہیں۔

مہربانی

☆ جب کوئی شخص بے سبب خوش ہوتا ہے تو تم اس خوشی کو اپنے اندر محدود نہیں رکھ سکتے، یہ دوسروں تک پھیلنے لگتی ہے، یہ مشترک ہو جاتی ہے تم اسے محدود نہیں رکھ سکتے۔ یہ ہوتی ہی اتنی زیادہ ہے، یہ لامحدود ہوتی ہے، تم اسے اپنے ہاتھوں میں نہیں رکھ سکتے۔ تمہیں اس کو پھیلنے دینا پڑتا ہے، یہی تو مہربانی ہے۔

نقال

☆ یسوع جو کچھ کرتے تھے اپنے دل کی سرگوشی پر کرتے تھے عیسائی جو کچھ کر رہے ہیں وہ ان کے

دلوں کی سرگوشی نہیں ہے وہ نقال ہیں، اور جس لمحے تم نقال بنتے ہو، تم اپنی انسانیت کی توہین کرتے ہو، تم اپنے بھگوان کی توہین کرتے ہو۔

ہندوستان میں

☆ پانچ ہزار سال گزر جانے کے بعد بھی ہندوستان میں لاکھوں لوگ ایسے ہیں جن کے ساتھ انسانوں جیسا سلوک نہیں کیا جاتا ان کے ساتھ جانوروں جیسا سلوک کیا جاتا ہے حد تو یہ ہے کہ گائے زندہ انسانوں سے زیادہ اہم ہے گائے کی پوجا کی جاتی ہے۔ گائے مقدس ہے جبکہ چھوت، شودر، دھتکارے ہوئے انسان ___ پانچ ہزار سال پہلے منو کے دھتکارے ہوئے انسان، زندہ جلا دیئے جاتے ہیں۔

درست اور غلط

☆ یہاں کوئی شے غلط یا درست نہیں ہے ___ اس لئے کہ آج جو شے درست ہے ممکن ہے وہ اگلے لمحے درست نہ ہو، ممکن ہے آج کوئی شے درست نہ ہو اور اگلے روز کوئی شے غلط نہ ہو ___ درست اور غلط کا فیصلہ چونکہ لوگوں نے کیا ہے اس لئے انہوں نے ساری نوع انسانی کو گمراہ کر دیا ہے۔

حقیقی چہرہ

☆ جب بھی ہندو مسلم فساد ہو تو تم اس ملک کے لوگوں کا حقیقی چہرہ دیکھ سکتے ہو ___ قاتلوں جیسا، صرف ایک روز پہلے وہ اپنی اپنی عبادت گاہوں میں عبادت کر رہے تھے وہ انتہائی نیک دکھائی دے رہے تھے ___ فساد ہونے دو اور دیکھو، ان کی نیکی کس طرح غائب ہو جاتی ہے جیسے کبھی تھی ہی نہیں، اور وہ قتل کرنے اور زنا کرنے کو تیار ہوتے ہیں۔

لاعلمی

☆لاعلمی دانش کا سرچشمہ آغاز ہے، جان لو کہ یہ کوئی منفی شے نہیں ___ سادہ سی بات ہے کہ یہ ایک صاف، اَن لکھی لوح ہے کچھ بھی تو نہیں لکھا ہوا جس پر، اس پر لکھنی ہے خود تم نے اپنی بائبل، اپنی گیتا، اپنا مقدس صحیفہ، تمہی نے ہی خلق کرنا ہے۔

☆لاعلمی ایک کوکھ ہے، اس کوکھ میں چلتی ہے سچ کی جستجو.......... اور اگر تم علم کے عذاب سے دوچار نہیں ہوئے تو لاعلمی حقیقی ابتداء ہے۔

☆اس حقیقت کا کامل ادراک کہ ___ میں کچھ نہیں جانتا، میں لاعلم ہوں، دانش وحکمت کی طرف پہلا قدم ہے۔

☆لاعلمی تمہارے لئے کچھ بھی نہیں کر سکتی تاہم یہ اس شے کو ممکن بناتی ہے جو علم کی ہر عطا سے کہیں زیادہ بیش قیمت و بیش قدر ہے۔

کوکھ اور سمندر

☆سائنسدان کہتے ہیں کہ لوگ سمندر کے قرب میں بھلا محسوس کرتے ہیں اُس کی وجہ یہ ہے کہ بچہ ماں کی کوکھ میں جس سیال میں تیرتا رہتا ہے سمندر میں اس سیال کے جیسے ہی کیمیکل اور نمکیات پائے جاتے ہیں۔

☆ماں کی کوکھ میں وہی کچھ ہوتا ہے جو سمندر میں ہوتا ہے۔ حاملہ عورت نمکین چیزوں میں بہت رغبت لیتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ بچہ زیادہ سے زیادہ نمک طلب کرتا ہے، نمک ایک حاجت ہے۔

روحانیت

☆عمل مادی ہے، دنیاوی ہے، ارضی ہے، دنیا میں ایسی کسی شے کا وجود نہیں جسے روحانی عمل کہا جائے۔ روحانیت ایک واردات ہے، ایک ہونی ہے، یہ تم سے کہیں عظیم ہے تم اسے کر نہیں

سکتے تم اپنے گھر کی چھت تو تعمیر کر سکتے ہو لیکن ستاروں سے بھرا آسمان نہیں بنا سکتے۔

ترکِ ذات

☆تمام اعلیٰ اقدار آسمان کی طرح ہیں جو بہت وسیع ہے، بے شمار ستاروں سے مزین اور رازوں سے بھرا ہوا ___ تم اُس معجزاتی دنیا میں بار پا سکتے ہو بشرطیکہ اپنے آپ کو ترک کر دو، اپنے آپ کو معبد کے باہر ہی چھوڑ آؤ۔

لازم اور غیر لازم

☆جو کچھ لازم ہے، اٹل ہے، ناگزیر ہے، وہ سب تم پر ہوتا ہے ___ اور جو کچھ تم پر لازم نہیں ہے وہ سب تمہارے کرنے کے لئے باقی ہے سو اپنی ساری حیاتی کو 'غیر لازم' میں ضائع مت کرو ___ ہاں یہ غیر لازم بھی کہیں لازم ہوتا ہے، لیکن یاد رہے کہ ___ جو لازم ہے اسے فراموش نہیں کرنا چاہئے۔

☆اور اس کے لئے تمہیں کچھ بھی کرنا نہیں تمہیں رہنا ہے صرف ایک موصول کنندہ، کشادہ، مہیا، تاکہ جب ماوراء سے بلاوا آئے تو تم روح کی گہرائیوں سے یہ کہنے کے لئے تیار ہو کہ ___ ہاں میں آ رہا ہوں۔

روشنی

☆محبت کو تمہاری صفت ہونا چاہئے تمہارا کردار ہونا چاہئے، تمہاری ہستی ہونا چاہئے، تمہاری روشنی ہونا چاہئے، بالکل سورج کی طرح جس کی روشنی کسی خاص شے کے لئے نہیں ہوتی۔

مذہبی

☆میں صرف اس شخص کو مذہبی کہہ سکتا ہوں جو زندگی دوست ہو، زندگی دشمن اپنے آپ کو مذہبی کہلوا سکتے ہیں نہ صرف مذہبی ہوتے ہیں اُن کی اداسی ظاہر کرتی ہے کہ وہ مذہبی نہیں ہیں___ ایک مصدقہ مذہبی انسان مزاح کی حس بھی رکھتا ہے۔

یتیم

☆یہ کائنات ہماری ہے، یہ ہمارا گھر ہے، ہم کوئی یتیم تھوڑے ہیں، یہ دھرتی ہماری ماں ہے، یہ آسمان ہمارا باپ ہے یہ وسیع وعریض کائنات ہمارے لئے ہے اور ہم اس کے لئے ہیں۔

خاموش موسیقی

ستی کی موسیقی کو محسوس کرنا ہی وہ واحد دھرم ہے جسے میں مصدقہ تسلیم کرتا ہوں، اس کی کوئی پستک نہیں، نہ ہی اسے اس کی ضرورت ہے اس میں پوجا پاٹھ کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی مرف خاموش ہونا ضروری ہوتا ہے، اس خاموشی سے پوجا جنم لیتی ہے اور ساری ہستی بھگوان بن جاتی ہے۔

ہر طرف بھگوان

☆ ٭وان ایک شخص کے طور پر نہیں ہے، بھگوان ہر طرف موجود ہے، درختوں میں، پرندوں میں، انوروں میں، انسانوں میں، داناؤں میں، نادانوں میں___ ساری ہستی بھگوان ہے۔

خبط

☆اپنی زندگی میں خبط مت تخلیق کرو، ہنستے کھیلتے ہوئے کم سنجیدہ زندگی بسر کرو۔

نفسیاتی غلام

☆ہندو غلام ہیں، عیسائی غلام ہیں___ یہ سب دھرم کے نفسیاتی غلام ہیں___ کیونکہ وہ تمہیں دلاسہ دیتے ہیں کہ اگر تم پیروی کرتے رہو گے تو تمہارے ساتھ کچھ غلط نہیں ہوگا۔ وہ تمہیں ہر طرح سے محتاج بنائے رکھتے ہیں وہ تمہیں پوجا کرنا سکھاتے ہیں اور پوجا تو محض بھیک مانگنا ہے۔

آزادی اور ذمہ داری

☆آزادی ذمہ داری لے کر آتی ہے۔ ذمہ داری تمہیں مزید آزاد ہونے میں مدد دیتی ہے صرف وہی شخص آزادی کے مزے سے، ذمہ داری کے حسن سے واقف ہوتا ہے وہی شخص اپنے آپ کو انسان کہہ سکتا ہے۔

حساسیت

☆تم عورت کو دھوکہ نہیں دے سکتے وہ حیرا کن حساسیت کی مالک ہوتی ہے___ جب محبت ہوتی ہے تو اُسے بار بار جتانے کی ضرورت نہیں ہوتی تم جانتے ہو اور وہ بھی جانتی ہے۔

آرزوئیں

☆اپنی آرزو کو حقیقت بننے دو___ آرزو گہرائی میں ایک التواہی ہوتی ہے، اس کا مطلب ہے

آنے والی کل ___ ایسی آرزوئیں بانجھ ہوتی ہیں اس غیر یقینی کیفیت میں کہ آنے والی کل میں تم بھی موجود ہوتے ہو یا نہیں! اس لئے تمام خواہشیں خطرناک ہیں۔

داؤ

☆ مذہب کاروباری لوگوں کے لئے نہیں ہے یہ اُن لوگوں کے لئے ہے جو کسی نامعلوم شے کے لئے سب کچھ داؤ پر لگا دیتے ہیں اس کے لئے جرأت کی ضرورت ہوتی ہے۔

خالق

☆ دنیا کے تمام دھرم کہتے ہیں کہ بھگوان خالق ہے، میں نہیں جانتا کہ وہ خالق ہے یا نہیں میں تو ایک بات جانتا ہوں جب تمہاری تخلیقیت عروج کو پہنچتی ہے جب تمہاری ساری زندگی تخلیقی ہو جاتی ہے تب تم بھگوان میں جیتے ہو پس وہ یقیناً خالق ہے کیونکہ جو لوگ تخلیقی تھے وہ اس کے قریب ترین لوگ تھے۔

تقدیر

☆ ہر شخص دنیا میں ایک خاص تقدیر لے کر آتا ہے اسے کچھ ذمہ داریاں نبھانا ہوتی ہیں، کچھ پیغام پہنچانا ہوتے ہیں، کچھ کام مکمل کرنا ہوتے ہیں، تم یہاں حادثاتی طور پر نہیں ہو، با معنی طور پر ہو، تمہارے پیچھے ایک مقصد ہے، کُل تمہارے ذریعے کچھ کرنا چاہتا ہے۔

جھلکیاں

☆ سچ کی تلاش، بھگوان کی تلاش، یہ صرف تبھی ممکن ہے جب تم بہت مرتبہ ناکام ہو چکے ہو ___

پھر ایک روز تمہیں احساس ہوتا ہے کہ محبت تمہیں کچھ جھلکیاں دکھا سکتی ہے اور وہی ___ چند جھلکیاں اچھی ہوتی ہیں اور وہ بھگوان کی جھلکیاں ہوتی ہیں۔

انحصار

☆ زندگی باہمی انحصار کا نام ہے، کوئی شخص آزاد نہیں ہے تم ایک لمحہ بھی تنہا نہیں جی سکتے تمہیں ساری ہستی کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے یہ سانسوں کی طرح اہم ہے، یہ تعلق داری نہیں ہے، مکمل طور پر باہمی انحصار ہے۔

ماسوا انسان

☆ ساری ہستی سوائے انسان کے رقص کر رہی ہے ساری ہستی سکون کے ساتھ حرکت کر رہی ہے، درخت نشوونما پا رہے ہیں، پرندے چہچہا رہے ہیں دریا بہہ رہے ہیں ستارے حرکت میں ہیں، کوئی جلدی نہیں ___ نہ کوئی جلدی ہے نہ کوئی نقصان، سوائے انسان کے، انسان اپنے ذہن کا شکار ہو گیا ہے۔

تلاش

☆ تلاش کرنے والا ہی وہ ہے جس کو تلاش کیا جا رہا ہے ___ شاہد ہی مشہود ہے، عالم ہی وہ ہے جس کو جانا جا رہا ہے۔

دھرم اور فطرت

☆ سنسکرت میں دھرم کا مطلب ہے فطرت، اس کا مطلب کوئی چرچ نہیں اس کا مطلب الٰہیات

نہیں۔اس کا سادہ سا مطلب ہے تمہاری فطرت ___ مثلاً آگ کا دھرم کیا ہے؟ گرم ہونا! پانی کا دھرم کیا ہے؟ نشیب کو بہنا!!! انسان کی فطرت کیا ہے؟ انسان کا دھرم کیا ہے؟ اپنے آپ کو جاننا!!

گیان

☆اگر تم آزادی چاہتے ہو تو گیان واحد آزادی ہے، اگر تم انفرادیت چاہتے ہو تو گیان واحد انفرادیت ہے اگر تم رحمتوں بھری زندگی چاہتے ہو تو گیان واحد تجربہ ہے اور یہ بہت آسان ہے، اور اسے حاصل کرنے کے لئے تمہیں کچھ بھی نہیں کرنا پڑتا، کیونکہ یہ پہلے سے موجود ہے ___ تم صرف پُرسکون ہو جاؤ، اور دیکھو۔

درشن

☆ہندوستان میں مغربی فلسفے جیسی کوئی شے نہیں، فلسفے کا مطلب ہے سچ کے بارے میں سوچنا، علم کی محبت ___ جبکہ ہندوستان میں ایک مختلف شے موجود ہے، جس کو 'درشن' کہتے ہیں، درشن کا مطلب سوچنا نہیں اس کا مطلب دیکھنا ہے۔

سچ

☆تمہارا سچ سوچا ہوا نہیں دیکھا ہوا ہونا چاہئے یہ پہلے سے موجود ہے تمہیں اس کو پانے کے لئے کہیں نہیں جانا ہے تمہیں اس کے بارے سوچنا نہیں ہے تمہیں تو سوچنا چھوڑنا ہے تاکہ سچ تمہاری ہستی سے ابھر سکے۔

رسّی

☆محبت جنس اور پوجا کے بیچ بندھی رسّی ہے اس کا کچھ حصہ جنس ہے کچھ پوجا، اس کا جنسی حصہ لازمی درد، کرب اور اذیت لاتا ہے اور اس کا پوجا والا حصہ بے شمار مسرتیں لاتا ہے پس محبت کو ترک کرنا مشکل ہے۔

فطرت کے غلام

☆جنس تمہیں تمہارا حیاتیاتی طوق یاد دلاتی ہے۔یہ تمہیں یاد دلاتی ہے کہ تم آزاد نہیں ہو، تم فطرت کی دی ہوئی جبلتوں کے غلام ہو، تم فطرت سے آزاد نہیں ہو، تمہاری ڈوریاں فطرت کے ہاتھ میں ہیں، تم اَن جانی لاشعوری قوتوں کی کٹھ پتلی ہو۔

جنسی عمل

☆اگر کوئی جبلی قوت مجبور نہ کرے تو کوئی شخص بھی جنسی عمل نہیں کرے گا۔کوئی شخص مرضی سے جنسی عمل نہیں کرتا سب ہچکچاتے ہوئے اس میں مبتلا ہوتے ہیں اگر جنسی عمل کرنے نہ کرنے کا فیصلہ تم پر ہو تو لوگ اسے نہ کرنے کا فیصلہ کریں گے۔شاید اسی وجہ سے لوگ دوسروں سے چھپ کر جنسی عمل کرتے ہیں۔اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ عمل بہت مضحکہ خیز دکھائی دیتا ہے اور اس عمل کے دوران انسان محسوس کرتا ہے کہ وہ انسانیت کے درجے سے گر رہا ہے۔

عظیم لیڈر

☆سیاستدان اور پنڈت چاہتے ہیں کہ ہر انسان بھیڑ ہی رہے صرف تبھی وہ گڈریے، لیڈر، عظیم لیڈر بن سکتے ہیں، میڈیا کر اور احمق لوگ عظیم لیڈر ہونے کی اداکاری کر رہے ہیں لیکن یہ

صرف تبھی ممکن ہے جب ساری نوع انسانی ذہانت کے اعتبار سے انتہائی پست رہے۔

بے اطمینانی

☆ محبت تمہیں ایسی بے اطمینانی سے دوچار کر دیتی ہے کہ تم مطلق محبوب یعنی بھگوان کی شدید آرزو کرنے لگتے ہو، تم مطلق محبت کو ڈھونڈنے لگتے ہو۔

جیون لمحہ

☆ بھگوان وہ نہیں جس نے دنیا بنائی ہے، بھگوان تو وہ ہے جسے تم اُس وقت تخلیق کرتے ہو، جب تم کاملیت کے ساتھ جیتے ہو اپنے پورے من کے ساتھ کسی شے سے چمٹے بغیر، جب تمہارا جیون لمحہ لمحہ خوشی میں ڈھل جاتا ہے، تب تمہارا جیون روشنی کے میلے کے سوا کچھ نہیں ہوتا، ہر لمحہ انتہائی قیمتی ہے، وہ گیا تو پھر گیا، ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔

نقشِ قدم

☆ ہر شخص کو ہجوم کے پیچھے پیچھے چلے بغیر اپنے جیون کو پانا ہوتا ہے، اپنی آواز کی پیروی کرو، ہجوم میں سفر کئے بغیر، ایک چھوٹے سے نقشِ قدم پر قدم دھرو، اسے بھی کسی نے خلق نہیں کیا تم ہی چلتے ہو تو یہ تخلیق ہوتا ہے۔

مقصد

☆ جیون کا مقصد خود جیون ہے ___ زیادہ جیون، گہرا جیون، زیادہ بلند جیون، لیکن ہمیشہ جیون، جیون سے اعلیٰ تر کچھ نہیں۔

سر چشمہ

☆ محبت کوئی تعلق داری نہیں، محبت تو ہونے کی حالت ہے، اس کا کسی شخص سے کوئی سروکار نہیں، انسان محبت کرتا نہیں، وہ محبت ہوتا ہے بلاشبہ جب انسان محبت ہوتا ہے تو وہ محبت کرتا ہے، تاہم یہ ایک نتیجہ ہے، ضمنی پیداوار ہے، یہ سر چشمہ نہیں، سر چشمہ یہ ہے کہ انسان محبت ہے۔

سچا دھرم

☆ ننھا بچہ خوف سے آزاد ہوتا ہے، بچے ہر خوف سے آزاد پیدا ہوتے ہیں اگر معاشرہ انہیں خوف سے آزاد رہنے میں مدد دے۔ اگر معاشرہ انہیں درختوں اور پہاڑوں پر چڑھنے اور سمندروں اور دریاؤں میں تیرنے میں مدد دے اور اگر معاشرہ انہیں مُردہ عقیدے دینے کے بجائے انہیں تلاش و جستجو کرنے دے تو بچے عظیم محبت کرنے والے بن جائیں گے، زندگی سے محبت کرنے والے ___ اور یہی سچا دھرم ہے۔

مادے سے ماوراء

☆ مسئلہ یہ ہے کہ مادے سے ماوراء کیسے ہوا جائے اور اپنی آنکھوں کو زیادہ شعور کی طرف کیسے کھولا جائے، شعور کی کوئی حد نہیں ہے تم جتنا زیادہ باشعور ہوتے ہو اتنا ہی تمہیں ادراک ہوتا ہے کہ آگے کتنا کچھ ممکن ہے جب تم ایک چوٹی پر پہنچتے ہو تو تمہارے سامنے دوسری چوٹی ابھر آتی ہے۔

تکمیل پسند

☆ ہم نفسیاتی اعتبار سے بیمار پرورش پاتے ہیں یہ چیز ہماری داخلی نشوونما کے لئے سارے

امکانات کوتباہ کردیتی ہے، تمہیں عین ابتداء سے ہی تکمیل پسند بننے کا درس دیا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ تم اپنے تکمیل پسندانہ تصورات کا اطلاق ہر شے پر کرنے لگتے ہو۔

نتیجہ

☆ کاملیت کوئی ڈسپلن نہیں ___ لیکن ہر انسان کو اسی کا درس دیا جاتا ہے نتیجہ اس کا ایک ایسی دنیا ہے جو منافقوں سے بھری ہوئی ہے۔ ایسے منافق، جو پوری طرح جانتے ہیں کہ وہ کھوکھلے اور خالی ہیں لیکن وہ یوں ظاہر کرتے ہیں جیسے تمام تر صفات کے حامل ہوں۔

اجارہ داری

☆ محبت کو شاعری میں مت ڈھونڈو، میرا ذاتی تجربہ یہ ہے کہ محبت کی شاعری کرنے والے لوگ محبت سے واقف نہیں ہوتے محبت پر صرف صوفیوں کی اجارہ داری ہے اگر تم محبت کو جاننا چاہتے ہو تو تمہیں صوفیوں کی دنیا میں داخل ہونا پڑے گا۔

تسلسل

☆ ماں باپ بچوں پر وہ بوجھ ڈال دیتے ہیں جو ہر نسل دوسری نسل پر صدیوں سے ڈالتی چلی آ رہی ہے، یہ مسلسل پاگل پن ہے۔

ہر شخص

☆ صرف اشیاء کو ملکیت میں لایا جا سکتا ہے، ہستیوں کو ملکیت میں نہیں لایا جا سکتا۔ تم ہستی کے ساتھ ملاپ تو کر سکتے ہو، تم اپنی شاعری، اپنی محبت، اپنی خوبصورتی، اپنا جسم، اپنا ذہن تو بانٹ

سکتے ہو، تم بانٹ تو سکتے ہو، کاروبار نہیں کر سکتے، تم سودے بازی نہیں کر سکتے، تم کسی مرد یا عورت کو ملکیت میں نہیں لا سکتے لیکن سارے کرۂ ارض پر ہر شخص یہی کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

بڑھاپا

☆ بڑھاپا تمہاری اپنی تخلیق ہوتا ہے یہ مصیبت بھی ہو سکتا ہے اور میلہ بھی ہو سکتا ہے، یہ رنج والم بھی ہو سکتا ہے اور رقص و نغمہ بھی اس کا سارا انحصار اس اَمر پر ہوتا ہے کہ تم ہستی کو کتنی گہرائی سے قبول کرنے کے لئے تیار ہو خواہ وہ کچھ بھی لائے، ایک روز وہ موت کو بھی لائے گی اُسے شکر کے ساتھ قبول کرو۔

خوبصورت وقفہ

☆ اگر زندگی کو درست طور پر جیا جائے تو وہ موت سے کبھی خوفزدہ نہیں ہوتی اگر تم اپنی زندگی جی چکے ہو تو تم موت کو خوش آمدید کہو گے، وہ آرام کے وقفے کی طرح، ایک عظیم نیند کی طرح آئے گی اگر تم اپنی زندگی میں عروج پر پہنچے ہو تو موت آرام کا ایک خوبصورت وقفہ ہو گی ایک نعمت ہو گی۔

آئینہ

☆ شعور تو بس شعور ہوتا ہے آئینہ تو بس آئینہ ہوتا ہے یہ رَد نہیں ہوتا یہ عورت نہیں ہوتا یہ تو صرف عکس دکھاتا ہے، شعور بالکل عکس دکھانے والا آئینہ ہوتا ہے۔

صداقت

☆ منطق تمہارے اندر کا مرد ہے جبکہ دل تمہارے اندر کی عورت ہے لیکن صداقت کا مرد اور عورت

سے کوئی تعلق نہیں، صداقت تمہارا شعور ہے جس طرح مرد نے عورت کو غلام بنا رکھا ہے اسی طرح سر نے دل کو غلام بنایا ہوا ہے۔

اندھی محبت

☆ دل کچھ خاص میدانوں میں کام کر سکتا ہے اس کی ٹانگیں تو ہیں لیکن یہ آنکھوں سے محروم ہے ___ یہ اندھا ہے لیکن یہ حیران کن انداز میں زبردست رفتار کے ساتھ حرکت کر سکتا ہے بلاشبہ یہ جانے بغیر کہ وہ کہاں جا رہا ہے یہ محض انسان نہیں ہے دنیا کی تمام زبانوں میں محبت کو اندھی کہا جاتا ہے یہ محبت نہیں ہے جو اندھی ہوتی ہے یہ تو دل ہے جو آنکھوں سے محروم ہے۔

جنگ

☆ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ ہر جنگ مردوں نے چھیڑی تھی جبکہ عورت نے بے پناہ مصیبتیں برداشت کیں، حیرت کی بات ہے، مجرم مرد ہے لیکن سزا عورت بھگتتی ہے، عورت اپنے شوہر گنواتی ہے، اپنے بچے گنواتی ہے، اپنی عصمت گنواتی ہے ___ جنگ کا عورت سے کوئی سروکار نہیں ہوتا وہ تو کھیل سے باہر ہوتی ہے تاہم سب سے زیادہ نشانہ عورتوں کو بنایا جاتا ہے۔

اسرار

☆ سائنس کی ساری کوشش ہستی کو بے اسرار کرنا ہے شاعری اور آرٹ ہستی کے اسرار سے لطف اندوز ہوتے ہیں، صوفیا اور مذہبی انسان اسرار کو جیتے ہیں، شاعروں کی طرح بیرونی طور پر نہیں بلکہ اُس کے عین اندر ___ وہ خود ایک اسرار بن جاتے ہیں، یہ اچھا ہے کہ ہم ایک پُراسرار کُل کے گھیرے میں ہیں اگر ہر اسرار کھل جائے تو زندگی نہایت اکتا دینے والی ہوگی۔

حواشی

☆ میں تو ان کتابوں سے نفرت کرتا ہوں جن میں حواشی ہوتے ہیں میں ایسی کتابوں کو پڑھتا ہی نہیں جس لمحے میں حواشی کو دیکھتا ہوں کتاب کو پرے پھینک دیتا ہوں اسے کسی پنڈت نے لکھا ہوگا، کسی سکالر نے کسی احمق نے لکھا ہوگا۔

ہم جنس پرست

☆ عورت عورت ہے اور مرد مرد ہے، انہیں مرد اور عورت ہی رہنا چاہئے عورت کی گھر میں دلچسپی برقرار رہنی چاہئے کیونکہ جب وہ گھر میں دلچسپی کھو دیتی ہے تب وہ کوکھ میں بچے میں دلچسپی کھو دیتی ہے یوں قدرتی طور پر وہ ہم جنس پرست بن جاتی ہے۔

سائنس اور صوفی

☆ زندگی اتنی پُراسرار ہے کہ ہمارے ہاتھ اس کی رفعتوں تک رسائی پانے سے قاصر ہیں، ہماری آنکھیں اس کے عمیق ترین اسرار کو نہیں دیکھ سکتیں ___ ہستی کے کسی بھی ظہور ___ مرد یا عورت ___ درختوں، جانوروں یا پرندوں ___ کو سمجھنا سائنس کا کام ہے، صوفی کا نہیں۔

اسرار

☆ آدمی ایک اسرار ہے، عورت ایک اسرار ہے، ہر وہ شے جو وجود رکھتی ہے اسرار ہے اور اس کو سمجھنے کی ہماری تمام کوششیں رائیگاں جائیں گی ہر شے پُراسرار ہے، لہٰذا سمجھنے کی کوشش کرنے سے لطف اندوز ہونا بہتر ہے۔

احمق

☆ جو شخص زندگی کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے بالآخر احمق ثابت ہوتا ہے اور جو شخص زندگی سے لطف اندوز ہوتا ہے دانشمند بن جاتا ہے اور زندگی سے لطف اندوز ہوتے چلا جاتا ہے۔

فرق

☆ جسمانی طاقت تو حیوانیت کا جزو ہوتی ہے۔ اگر برتری کا تعین جسمانی طاقت سے ہی ہونا ہے تو کوئی بھی جانور لیں وہ مرد سے زیادہ طاقتور ہوگا، مگر حقیقی صرف یقیناً موجود ہے جسے فرقوں کے انبار تلے سے تلاش کرنا ہوگا۔

عورت اور ایڈونچر

☆ عورت، مرد کے جسم کو نہیں دیکھتی وہ اس کی انتہائی داخلی صفات کو دیکھتی ہے وہ خوبصورت پٹھوں والے مرد سے محبت نہیں کرتی وہ اس مرد سے محبت کرتی ہے جو کرشماتی شخصیت کا مالک ہو، وہ مرد جو ایک اسرار کا حامل ہوتا ہے جسے عورت کھولنا چاہتی ہے، عورت اپنے مرد کو صرف مرد ہی نہیں دیکھنا چاہتی بلکہ شعور کی دریافت کا ایک ایڈونچر دیکھنا چاہتی ہے۔

مجامعت

☆ عورت کی مجامعت کُلی ہوتی ہے صرف اُس کے جنسی اعضاء تک محدود نہیں رہتی عورت کا سارا جسم جنسی ہوتا ہے وہ مرد سے ہزار گنا زیادہ بڑے، گہرے، زیادہ مالا مال کر دینے والے، زیادہ نشوونما دینے والے مجامعت کے خوبصورت تجربے سے گزر سکتی ہے۔

احساس برتری

☆ فطرت نے مرد کے بجائے عورت کو تخلیق کے لئے چُنا ہے، تخلیق کے عمل میں مرد کا کردار بالکل نہیں ہے اس کمتری نے ہی سب سے بڑا مسئلہ پیدا کیا، مرد نے عورت کے پَر کاٹنے شروع کر دیئے اُس نے ہر طریقے سے عورت کو گھٹانے کی اُس کی تذلیل و تحقیر کی کوششیں شروع کر دیں تاکہ کم از کم اُسے یقین ہو سکے کہ وہ برتر ہے۔

منفرد ملاپ

☆ عورت کو اپنے تخلیقی امکانات خود ہی اپنی روح میں تلاش کرنے چاہئیں اور انہیں ترقی دینی چاہیے تو وہ خوبصورت مستقبل پالے گی۔ مرد اور عورت نہ تو مساوی ہیں اور نہ ہی غیر مساوی ___ وہ تو منفرد ہیں اور دونوں منفرد ہستیوں کا ملاپ کسی معجزانہ تراشے کو وجود میں لے آتا ہے۔

محبت اور آبادی

☆ مرد اگر حقیقتاً عورت سے محبت کرتا تو دنیا کی آبادی کبھی اتنی زیادہ نہیں ہوتی۔ مرد کا لفظ محبت بالکل کھوکھلا ہے وہ تو عورت سے تقریباً جانوروں جیسا سلوک کر رہا ہے۔

ہم آہنگ

☆ اگر تم عورت ہو اور تمہارا ذہن مرد کا ہے تو تمہاری زندگی غیر ضروری تنازع میں بہت زیادہ توانائی ضائع کر دے گی ہم آہنگ ہونا زیادہ بہتر ہے اگر کوئی مرد ہو تو ذہنی طور پر بھی مرد ہو، اگر کوئی عورت ہو تو ذہنی طور پر بھی عورت ہو۔

مؤنث

☆ آزادیٔ نسواں کی تحریک غیر ضروری مشکلات کھڑی کر رہی ہے یہ عورتوں کو بھیڑیوں میں بدل رہی ہے وہ انہیں سکھا رہی ہے کہ لڑا کیسے جاتا ہے۔ مرد دشمن ہے تو دشمن سے محبت کس طرح کر سکتی ہو؟ تم دشمن کے ساتھ گہرا اور قریبی رشتہ کیسے قائم کر سکتی ہو، عورت کو حقیقتاً عورت بننے کے لئے زیادہ مونث بننا پڑے گا۔

دلچسپی

☆ عورتوں کو ان جنگوں سے کوئی دلچسپی نہیں، ایٹمی ہتھیاروں سے کوئی دلچسپی نہیں، عورتوں کو کمیونزم یا سرمایہ داری سے کوئی دلچسپی نہیں، یہ سب ازم ستر کی پیداوار ہیں عورت کو خوش ہونے میں دلچسپی ہے اسے زندگی کی چھوٹی چھوٹی چیزوں میں دلچسپی ہے، ایک خوبصورت گھر، ایک باغ، ایک نہانے کا تالاب۔

احساس ذلت

☆ مرد نے عورت کو بتایا ہے کہ صرف طوائفیں جنس سے محفوظ ہوتی ہیں وہ کراہتی ہیں اور سسکیاں بھرتی ہیں اور تقریباً دیوانی ہو جاتی ہیں عزت دار خاتون کی حیثیت سے تمہیں ایسی حرکتیں نہیں کرنی چاہئیں، پس عورت تناؤ میں رہتی ہے اور اندر ہی اندر محسوس کرتی ہے کہ اُس کی تذلیل ہو رہی ہے، اُسے استعمال کیا جا رہا ہے۔

یہ فاصلے

☆ ہر عورت اپنے شوہر کو قتل کر دینا چاہتی ہے یہ الگ بات کہ وہ اُس کو قتل نہیں کرتی کیونکہ اگر وہ

اُس کو قتل کرے گی تو پھر اُس کا کیا بنے گا___ ہر شوہر اپنی بیوی سے نجات پانا چاہتا ہے تاہم وہ اس سے نجات نہیں پا سکتا۔ میں اور اُس نے خود عورت کو ہزار مرتبہ یقین دلایا ہے کہ وہ اُس سے پیار کرتا ہے اور اُس نے خود ہزاروں عورتوں کو یقین دلایا ہے کہ وہ اُس سے محبت کرتا ہے جب وہ کام پر روانہ ہوتا ہے تو عورت کا بوسہ لیتا ہے، اس میں کوئی محبت نہیں ہوتی، محض ڈھانچے ایک دوسرے کو چھوتے ہیں لیکن___ حاضر کوئی نہیں ہوتا۔

ہم آہنگی

☆ محبت دو اشخاص میں ہم آہنگی تخلیق کرنا ہے، دو اشخاص کا مطلب ہے دو مختلف دنیائیں۔ جب دو دنیائیں قریب تر آتی ہیں اور اگر تم ہم آہنگ ہونا نہیں جانتے تو تصادم ناگزیر ہوتا ہے، محبت ہم آہنگی ہوتی ہے، خوشی، صحت اور ہم آہنگی سب محبت سے جنم لیتی ہیں۔

شادی

☆ شادی بذات خود کسی شے کو برباد نہیں کرتی شادی تو اُسی کو باہر لاتی ہے جو تمہارے اندر نہاں ہوتا ہے اگر تمہارے پیچھے تمہارے اندر محبت نہاں ہے تو شادی اُسے عیاں کر دے گی اگر محبت محض ایک بہانہ ہے یا ایک چارہ ہے تو جلد یا بدیر یہ معدوم ہو جائے گا۔ تب تمہاری حقیقت تمہاری گندی شخصیت عیاں ہو جائے گی۔

جنسی کشش

☆ جنسی کشش صرف انجانے پن میں ہوتی ہے جب تم ایک بار عورت یا مرد کے جسم کا ذائقہ چکھ لیتے ہو تو جنسی کشش ختم ہو جاتی ہے اگر تمہاری محبت جنسی کشش تھی تو اُسے غائب ہونا ہی تھا۔

صورت حالات

☆ جب تم محبت میں ہوتے ہو، تب تم حقیقت کی پیدا کردہ تمام مشکلات سے گزر سکتے ہو، بہت سی اذیتیں بہت سے اضطراب مگر تم ان سب سے گزرنے پر قادر ہو گے ____ تمہاری محبت زیادہ سے زیادہ کھلے گی۔ کیونکہ یہ تمام صورت حالات چیلنج بن جائیں گے اور تمہاری محبت ان پر غلبہ پاتے ہوئے زیادہ سے زیادہ مضبوط ہو جائے گی۔

محبت اور جنس

☆ محبت جنون نہیں ہوتی، محبت کوئی جذبہ نہیں ہوتی، محبت تو ایک گہری انڈرسٹینڈنگ ہوتی ہے کہ کوئی شخص کس حد تک تمہیں مکمل کرتا ہے کوئی شخص تمہیں پورا دائرہ بناتا ہے۔ دوسرے کی موجودگی تمہاری موجودگی کو بڑھاتی ہے محبت تمہیں تمہارا ہونے کی آزادی دیتی ہے یہ ملکیت پسندی نہیں ہوتی، پس جنس کو محبت کبھی مت تصور کرو۔

مٹھاس

☆ جب تم کسی معاملہ محبت کی شروعات میں ہوتے ہو ہنی مون کے دن گزار رہے ہوتے ہو تو تم ایک میٹھی شے کا ذائقہ چکھتے ہو جلد ہی یہ مٹھاس گھل جاتی ہے اور حقیقتیں برہنہ حالت میں ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں اور ساری شے بھدی گندی ہو جاتی ہے۔

اکیلا پن

☆ ہر شخص اکیلے پن سے دُور بھاگتا ہے، یہ ایک زخم کے مثل ہے، یہ اذیت ناک ہے، اس سے فرار ہونے کا واحد طریقہ ہجوم میں ہوتا ہے معاشرے کا حصہ بن جانا ہے دوست بنانا، خاندان

غریب

☆ غریب لوگ زیادہ وجدانی ہوتے ہیں، ابتدائی لوگوں کو دیکھو وہ زیادہ وجدانی تھے جتنا زیادہ کوئی شخص غریب ہوگا وہ اتنا ہی زیادہ کم ذہین ہوگا اور یہی اُس کے غریب ہونے کی وجہ ہو سکتی ہے چونکہ وہ کم ذہین ہے اس لئے عقل کی دنیا کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

ریاضی

☆ نسائی ذہن حسن کا حامل ہے، مردانہ دماغ اہلیت کا حامل ہے، اگر طویل عرصہ تک لڑائی ہوتی رہے تو بلاشبہ حسن شکست کھا جاتا ہے اہل ذہن جیت جائے گا کیونکہ دنیا ریاضی کی زبان سمجھتی ہے محبت نہیں۔

مردانہ ذہن

☆ مردانہ ذہن کی ایک مثبت خصوصیت یہ ہے کہ وہ تحقیق کرتا ہے تلاش کو نکلتا ہے جبکہ منفی خصوصیت یہ ہے کہ وہ ہمیشہ شک کرتا ہے لیکن کیا تم شک کئے بغیر تحقیق کرنے والے بن سکتے ہو؟؟

راستہ

☆ دل کا راستہ خوبصورت مگر خطرناک ہے، ذہن کا راستہ عامیانہ مگر محفوظ ہے، مرد نے زندگی کا محفوظ ترین اور مختصر راستہ منتخب کر لیا ہے۔ عورت نے سب سے زیادہ خوبصورت مگر سب سے زیادہ خطرناک راستہ منتخب کیا ہے، جذبات، احساسات، کیفیات کا خطرناک راستہ۔

عقل کی تباہی

☆ مرد کے بنائے ہوئے معاشرے میں دلی کوئی جگہ نہیں، مرد کو دل کی زبان سیکھنا ہوگی کیونکہ عقل تو پوری نوع انسانی کو عالمی خودکشی کی طرف لے جا چکی ہے عقل نے فطرت کے آہنگ کو برباد کر دیا ہے، ماحول کو تباہ کر دیا ہے عقل نے خوبصورت مشینیں تو دی ہیں لیکن خوبصورت انسان کو تباہ کر دیا ہے۔

دوسرا رُخ

☆ محبت کا دوسرا رُخ نفرت ہے، محبت کا دوسرا رُخ حسد ہے پس اگر کوئی عورت نفرت اور حسد کا شکار ہو جائے تو محبت کا سارا حسن فنا ہو جاتا ہے اور اس کے پاس صرف زہر بچ رہتا ہے، وہ خود کو زہر دے دے گی اور اپنے پاس موجود ہر شخص کو زہر دے دے گی۔

جرأت مندی

☆ عورتیں یقیناً زیادہ جرأت مند ہوتی ہیں دنیا بھر کی ثقافتوں میں یہ عورت ہوتی ہے جو اپنے خاندان کو چھوڑتی ہے اور اپنے شوہر کے خاندان میں جاتی ہے، وہ اپنی ماں کو، اپنے باپ کو، اپنی سہیلیوں کو، اپنے شہر کو، ہر اُس شے کو جس سے وہ محبت کر چکی ہے، جس کے ساتھ وہ پروان چڑھی ہے، محبت کے لئے وہ ہر شے قربان کر دیتی ہے، مرد ایسا نہیں کر سکتا۔

وادی نفرت

☆ محبت کرنے والا بننا ہو تو بہت محتاط رہنا پڑتا ہے کیونکہ تم نفرت کی کھائی میں گر سکتے ہو، جو بہت قریب ہوتی ہے، محبت کی ہر اونچائی بہت بلند ہوتی ہے نفرت کی سیاہ وادی نے اُسے ہر طرف

سے گھیرا ہوتا ہے، تم بہت آسانی سے پھسل سکتے ہو۔

نہیں کر سکتا

☆ عورت زندگی کے مختلف مراحل میں ماں کی طرح محبت کرتی ہے جو کوئی باپ نہیں کر سکتا، وہ بیوی کی طرح محبت کرتی ہے جو کوئی شوہر نہیں کر سکتا، حتیٰ کہ چھوٹی سی بچی بھی ہو تو وہ بیٹی کی حیثیت سے محبت کرتی ہے جو کوئی لڑکا نہیں کر سکتا۔

سائنس اور علم

☆ علم کیا ہے؟ علم حیرت سے نجات پانے کا صرف ایک وسیلہ ہے، پوری سائنس کیا ہے؟ ہستی کے اسرار کو ختم کرنے کی کوشش ہے اور لفظ سائنس کا مطلب ہے علم ___ اور یہ ایک انتہائی سادہ حقیقت ہے کہ جتنا زیادہ تم جانتے ہو اتنا ہی تمہاری حیرت کم ہو جاتی ہے۔

غلام

☆ جو کچھ بھی فطری ہے اُس کے خلاف بغاوت کرنا ممکن نہیں ہے، اُسے صبر شکر کے ساتھ قبول کر لو۔ یہ الوہی ہستی کا دکھائی نہ دینے والا ہاتھ ہے، جو تمہیں صحت دینا چاہتی ہے جو تمہیں شعور کی اعلیٰ ترین سطح پر لانے کی خواہشمند ہے لیکن جو کچھ بھی غیر فطرتی ہے ___ غلامی کی کسی بھی صورت کو عمل میں لانا تمہاری روح کو برباد کرنا ہے، اور غلام بن کر جینے سے مر جانا بہتر ہے۔

آزادی

☆ اگر عورت حقیقتاً عورت بننے کے لئے آزاد نہیں ہوئی تو پھر مرد بھی حقیقتاً مرد بننے کے لئے آزاد

نہیں ہوگا۔ مرد کی آزادی کے لئے عورت کی آزادی انتہائی لازم ہے، عورت کی آزادی مرد کی آزادی سے زیادہ اور بنیادی اہمیت رکھتی ہے، اور اگر عورت غلام ہے جیسا کہ وہ صدیوں سے غلام ہے تو وہ مرد کو بھی غلام بنادے گی، نہایت نفیس طریقوں سے۔

قطبین

☆ مرد اور عورت بجلی کے منفی اور مثبت قطبین کی طرح ہیں وہ مقناطیسی انداز میں ایک دوسرے کو کھینچتے ہیں وہ متخالف قطب ہیں لہٰذا تنازع فطری ہے ___ لیکن انڈرسٹینڈنگ کے ذریعے، نرمی کے ساتھ محبت کے ذریعے، ایک دوسرے کی دنیا میں جھانک کر اور اُس کا ہمدرد بننے کی کوشش کر کے تمام مسائل کو حل کیا جاسکتا ہے۔

آزادی نسواں

☆ دنیا میں آزادی نسواں کی جو تحریک جاری ہے وہ مرد کا تخلیق کردہ مظہر ہے، یہ بھی ایک مردانہ سازش ہے، کوئی مرد عورت سے چھٹکارا نہیں پانا چاہتا۔ وہ کوئی ذمہ داری بھی اٹھانا نہیں چاہتا۔ وہ تو عورت سے نفرت اندوز ہونا چاہتا ہے مگر صرف ایک تماشے کے طور پر۔

کوکھ

☆ عورت کی کوکھ فطری ہے، کوکھ بچے کی متمنی ہے، کوکھ ایک گھر کی آرزومند ہے، گھر عورت کے باہر دکھائی دینے والی کوکھ ہے، یہ اندرونی کوکھ کا عکس ہے، جب عورت گھر میں دلچسپی کھو دیتی ہے تب وہ کوکھ میں بھی دلچسپی کھو دیتی ہے، مرد اور عورت مساوی نہیں ہیں کیونکہ مرد کوکھ سے محروم ہے۔

گناہگار اور عالم

☆ ایک گناہ گار کسی عالم کی نسبت زیادہ آسانی سے حق تک رسائی پا سکتا ہے کیونکہ وہ داخلی طور پر آگاہ ہوتا ہے کہ وہ خطاکار ہے، وہ شرمندہ و نادم ہوسکتا ہے اور وہ محسوس کرتا ہے کہ اُس نے کوئی خطا کی ہے۔ تم کو کوئی ایسا گناہ گار نہیں ملے گا جو بنیادی طور پر مسرور ہو اُسے غلطی کا احساس نہ ہو وہ اپنی غلطی کی تلافی کرنے پر آمادہ ہوتا ہے اور ایک دن توازن پیدا کر لیتا ہے ___ لیکن اگر تم ایک عالم ہو، لفظوں، نظریوں اور فلسفوں کے آدمی ہو، ایک عظیم پنڈت ہو، تو پھر یہ دشوار ہے کیونکہ تم کبھی اپنی 'علامیت' پر ندامت محسوس نہیں کرتے، تم مسرور ہوتے ہو اور اس حوالے سے اَنا پرست ہوتے ہو۔

ہندوستانی عالم

☆ ہندوستان پنڈتوں، برہمنوں اور عالموں کا ایک عظیم ملک ہے، تم ہندوستانی عالموں کا مقابلہ نہیں کر سکتے وہ ہزاروں برسوں کے ورثے کے مالک ہیں اور وہ ___ لفظوں، اور لفظوں اور لفظوں پر ہی لئے چلے جارہے ہیں۔

واحد گناہ

☆ اگر چرچ جانے سے تم محسوس کرتے ہو کہ تم ایک مذہبی انسان ہو، تو تم ضرور دوسروں سے کچھ زیادہ غیر معمولی، زیادہ برتر، زیادہ خالص ہو رہے ہو، خود سے زیادہ مقدس ہو رہے ہو ___ اگر یہ رجحان تم میں پنپ رہا ہے کہ تم خود سے بھی زیادہ مقدس ہو رہے ہو تو پھر اس کو ترک کر دو کیونکہ یہی رجحان دنیا کا واحد گناہ ہے۔

حقیقت

☆ کوئی بہتر نہیں ہے، کوئی بدتر نہیں ہے، کوئی گرو نہیں ہے، کوئی چیلا نہیں ہے، کوئی عطا نہیں ہے، کوئی قبولیت نہیں ہے، جو کچھ ہم سوچتے ہیں دیکھتے اور محسوس کرتے ہیں حقیقی نہیں ہے، ظاہر اشیاء حقیقت میں موجود نہیں ہیں۔

پرانے وقتوں میں

☆ پرانے وقتوں میں لوگ غیر آگاہ تھے تو سوچتے تھے کہ بجلی کا کڑکنا خدا کے غصے میں ہونے کی علامت ہے، خدا دھمکا رہا ہے، سزا دینے کو ہے، خوف تخلیق کر کے لوگوں کو پجاری بنایا گیا تا کہ لوگ سمجھیں کہ خدا ہے اور وہ انہیں سزا دے گا۔

رحم و ترس

☆ رحم اور ترس ایک داخلی ائیر کنڈیشنر ہے دفعتاً ہر شے ٹھنڈی اور خوبصورت ہو جاتی ہے اور کوئی شے تمہیں ڈسٹرب نہیں کر سکتی، کُل ہستی تمہاری دوست بن جاتی ہے کیونکہ جب تم رحم و ترس کی آنکھوں سے دیکھتے ہو تو ہر فرد تمہیں دوست نظر آتا ہے۔

گرم اور سرد

☆ جنس ایک گرم عمل ہے، محبت نہیں۔ محبت گرم نہیں ہوتی محبت تو قطعاً ٹھنڈی ہے لیکن سرد نہیں۔ سرد نہیں کہ یہ مردہ نہیں ہوتی، یہ ٹھنڈی ہوتی ہے بادنسیم کی طرح ___ تاہم جنس سے ہم آہنگی کی وجہ سے یہ تصور ابھرتا ہے کہ محبت کو گرم ہونا چاہئے۔

جیت

☆ عورت کو مارتے ہوئے تم احساس خطا کا شکار ہوتے ہو، جلد یا بدیر تمہیں جھکنا اور صلح کرنا پڑتی ہے تاہم خود کو مارتے ہوئے عورت کبھی غلطی محسوس نہیں کرتی ___ لہٰذا یا تو تم کسی عورت کو پیٹتے ہو یا وہ عورت خود کو مارتی ہے تو تب بھی تمہیں احساس جرم ہوتا ہے ___ دونوں معاملوں میں عورت جیتتی ہے۔

معاشرے

☆ معاشرے اپنے انداز سے تبدیل ہوتے ہیں انہیں بدلنے کی چنداں ضرورت نہیں وہ اسی طرح تبدیل ہوتے ہیں جیسے موسم آنے پر درخت ___ پرانے معاشرے اپنے انداز سے مر جاتے ہیں انہیں تباہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ___ نئے معاشرے اپنے انداز سے نئے بچوں کے مانند پیدا ہوتے رہتے ہیں کسی اسقاط حمل کی ضرورت نہیں ہوتی، یہ خود بخود خودکارانہ طور سے ہو جاتا ہے۔

تشخیص

☆ جب کبھی کوئی بیماری ہوتی ہے سب سے پہلے یہ کوشش کرو آیا وہ بیماری ہے بھی یا محض کج فہمی ہے، کیونکہ اگر تو حقیقی بیماری ہے تو اس کا علاج ہو سکتا ہے لیکن اگر حقیقی بیماری نہیں ہے محض کج فہمی ہے تو کوئی دوا کارگر نہیں ہوگی۔

سچی فطرت

☆ سچی فطرت ہمیشہ رہتی ہے نہ تو کبھی ابھرتی ہے نہ دبتی ہے، یہ ہمیشہ رہتی ہے، غصہ آتا ہے چلا

جاتا ہے نفرت ابھرتی ہے ختم ہو جاتی ہے تمہاری نام نہاد محبت طلوع ہوتی ہے غروب ہو جاتی ہے تمہاری فطرت سدا رہتی ہے سو اُس سب کے متعلق پریشان مت ہو جو آتا جاتا رہتا ہے۔

ماضی کی طرف

☆ ماضی کی طرف سفر کرو، ہر رات سونے سے پہلے ایک گھنٹے کے لئے ماضی میں جایا کرو، بہت سی یادیں باری باری نظارہ کرائیں گی بہت سی چیزیں تمہیں حیران کر دیں گی کہ ___ ایسی چنگاری بھی یارب اپنے خاکستر میں تھی، اور ___ اتنی زندگی اور تازگی کے ساتھ گویا وہ ابھی ابھی واقع ہوئی ہوں، تم دوبارہ ایک بچہ، ایک نوجوان، ایک محبت کرنے والا ہو گے۔

قائل کرنا

☆ ذہن کبھی قائل نہیں ہوتا، نہ اسے قائل کیا جا سکتا ہے ذہن کچھ بھی نہیں ہے سوائے شک کے ایک عمل کے، اسے قائل نہیں کیا یہ لامحدود حد تک بحث کئے جائے گا کیونکہ تم جو کچھ بھی کہو یہ اس کے گرد دلائل ومباحث کا تانا بانا بُن دیتا ہے۔

موت کا خوف

☆ موت کو فنا نہیں کیا جا سکتا، تم اسے رَد کر سکتے ہو، تم اس سے انکاری ہو سکتے ہو، تم خوفزدہ ہو سکتے ہو، سہم سکتے ہو تاہم یہ تو ہے، بالکل گوشے میں ___ سائے کی طرح ہمیشہ تمہارے ساتھ ساتھ، تم اپنی ساری زندگی لرزتے کانپتے رہتے ہو اور تم لرز رہے ہو اور 'خوف' میں ہر اک خوف میں اگر گہرائی میں تلاش کیا جائے تو تم پاؤ گے موت کا خوف!

ڈاکٹرز

☆ ہر شخص کسی نہ کسی خاص پیشے کا انتخاب کرتا ہے اس انتخاب کے پس پردہ ایک نفسیات ہوتی ہے، وہ لوگ جو میڈیکل کی تعلیم حاصل کرتے ہیں موت سے بہت زیادہ خوفزدہ ہوتے ہیں تمہارے ڈاکٹر کسی بھی شخص سے زیادہ موت سے خوف کھاتے ہیں۔

جانور

☆ مشرق میں عدم تشدد کا نظریہ اس انکشاف کی وجہ سے پیدا ہوا ہے کہ ہر جانور میں یہ امکان موجود ہے کہ وہ 'سچ' شعور اور محبت کے اعلیٰ ترین مدارج تک پہنچ سکے۔ انہیں کھانے کے لئے ہلاک کرنا شر ہے۔

☆ جانوروں کو کھانے کی غرض سے ہلاک نہ کرنے کا نظریہ اس تجربہ سے پیدا ہوا ہے کہ وہ سب اسی اَمر کے اہل ہیں کہ دیوتا بن جائیں وہ تمہارے مساوی ہیں۔

استرداد

☆ سائنس اُس وقت تک شعور کو رَد کرنے کا حق نہیں رکھتی جب تک یہ انسانی شعور کے اندرونی آفاق کو دریافت نہیں کر لیتی اور یہ نہیں پا لیتی کہ یہ 'خواب مصالحہ' ہے حقیقت نہیں ہے بلکہ محض ایک سایہ ہے اس لئے دریافت نہیں کیا بلکہ فرض کر لیا ہے۔

پھل

☆ پھل اُس درخت کی گواہی ہوتا ہے جس پر کہ وہ پیدا ہوتا ہے اگر یہ رس سے بھرا ہوا ہے، میٹھا ہے، ذائقے دار ہے تو گویا یہ درخت کے بارے میں ہی کچھ کہہ رہا ہے کیونکہ پھل جس بھی شے

کا حاصل ہے وہ درخت کی عطا ہے۔

حوصلہ شکنی

☆ تمام مذاہب یہ کہہ کر انسان کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں کہ حقیقت کو پانا انتہائی دشوار ہے اس میں زندگیاں صرف ہو جاتی ہیں۔

خدا

☆ خدا ہے اس لئے کہ تم خوف سے معمور ہو ___ اس کا مذہب سے کوئی تعلق ہے نہ فلسفہ سے، اس کا کچھ تعلق تمہاری نفسیات سے ہے۔ خدا تمہارا خوف ہے جس کو بڑھا چڑھا کر اور پُرشکوہ بنا کر آسمانوں پر پہنچا دیا گیا ہے، بہت ہی بُرا بنا دیا گیا ہے۔

نفسیات کی سُولی

☆ یہ تو اچھا ہوا کہ نفسیات دان کچھ عرصہ پہلے نمودار ہوئے بصورت دیگر حضرت عیسیٰ کو مصلوب نہ کیا جاتا بلکہ نفسیات کی سُولی پر چڑھا دیا جاتا۔

ابنارمل

☆ نفسیات داں معاشرے کو جوں کا توں رکھنے کا کام کر رہے ہیں معاشرہ بھی انہیں اسی لئے زیادہ معاوضہ ادا کرتا ہے، حالانکہ ان کا کام صفر ہے، اگر ___ لوگ نارمل رہیں تو وہ اتنا حوصلہ نہیں کر پائیں گے کہ معاشرے کو تبدیل کریں ___ کیونکہ نارمل لوگ نارمل کام ہی کرتے ہیں، انقلابی عمل کوئی نارمل عمل نہیں ہوتا۔